ذوالحجہ : ۱۴۱۹ھ
اپریل : ۱۹۹۹ء

۴

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوّت ملتان

کچھ تو کہیے کہ لوگ کہتے ہیں

امیرِ احرار سیّد عطاء المحسن بخاری کا فکر انگیز کالم

عاشورۂ محرم؟

تحقیق و تجزیہ

ربوہ سے چناب نگر تک

مسلمانوں کی فتح

اپریل فول

ایک یہودی و عیسائی رسمِ بد

ہیجڑوں کے گھر میں بچّہ

شیزان قادیانیوں کی فرم ہے

اخبارُ الأحرار

چناب نگر میں سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس اور دیگر تنظیمی سرگرمیاں

محاذِ اسلام

مسئلہ ختمِ نبوت مسلمانوں کے فکر و عمل، تحریک اور جدوجہد کی آخری بنیاد ہے۔ امتِ مسلمہ کے دل کی آواز اور شہداء کے مقدس خون کی پکار ہے۔ دینی کارکن اسی روحانی پکار پر لبیک کہتے ہوئے اسلامی و انقلابی تحریک کو از سرِ نو مرتب کریں اور خالص اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے منظم ہو کر سروں پر کفن باندھ کر میدانِ عمل میں آ جائیں۔

نصف صدی قبل "اسلامی مملکت پاکستان" کا نعرہ لگایا گیا جو خوابِ پریشاں بن کر بکھر گیا۔ لادین حکمرانوں اور سیاست دانوں نے اسلام کی جگہ کافرانہ جمہوریت کو مسلط کیا، بے دین آمریت کا وبال خریدا۔ شرم و حیا اور غیرت کا جنازہ نکالا اور اسلام کو انتظار گاہ میں قید کرنے کی کوشش کی۔

اب بھی اسلام کا نعرہ لگا کر سیکولرازم کی لعنت خریدی جا رہی ہے۔ نظامِ اسلام کی تذلیل کر کے یہود و نصاریٰ کی طرح شیطانی مطالبات کی تکمیل ہو رہی ہے۔ قوم موجودہ دورِ … نظامِ ریاست و سیاست کے کفریہ خونی پنجوں میں جکڑی ہوئی ہے۔ اسلامی آئین و تحفظِ ختمِ نبوت کی ہمہ گیر دینی و انقلابی جدوجہد کے … دنیا کی کوئی طاقت ہمیں [illegible]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (پ ۱ البقرہ)

اے اہلِ ایمان! اسلام کے دائرہ میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم کی پیروی نہ کرو یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

جانشینِ امیرِ شریعت

سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ

ملتان … نومبر ۱۹۷۰

Regd: M - No.32

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوّت ملتان

ذوالحجہ: ۱۴۱۹ھ

اپریل ۱۹۹۹ء

زرِ تعاون سالانہ:

اندرون ملک ۱۵۰ روپے،

بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

جلد: ۱۰، شمارہ: ۳، قیمت: ۱۵ روپے،

مجلس ادارت

* زیرِسرپرستی: حضرت مولاناخواجہ خان محمدمدظلہ
* رئیس التحریر: سید عطاءالمحسن بخاری
* مدیرمسئول: سیدمحمدکفیل بخاری

رفقاء فکر

ابنِ امیرشریعت حضرت پیرجی سیدعطاءالمہیمن بخاری مدظلہ

- پروفیسرخالدشبیر احمد
- سیدخالدمسعود گیلانی
- مولانا محمداسحٰق سلیمی
- مولانامحمدمغیرہ
- عبداللطیف خالدچیمہ
- محمدعمرفاروق
- ابوسفیان تائب
- ساغراقبالی

رابطہ: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون: 511961

تحریک تحفظِ ختمِ نبوت (شعبۂ تبلیغ) مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

ناشر: سید محمد کفیل بخاری، طابع: تشکیل احمد اختر، مطبع: تشکیلِ نو پرنٹرز، مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم ملتان

تشکیل

عنوان	مضمون	مصنف	صفحہ
دل کی بات	اداریہ	مدیر	۳
قلم برداشتہ	کچھ تو کہیئے کہ لوگ کہتے ہیں	سید عطاء المحسن بخاری	۵
تحقیق و تحریر	یہ لبرلز……	شمس الاسلام بہاری	۷
	ہیجڑوں کے گھر میں بچہ	محمد عمر فاروق	۸
	اپریل فول	مولانا محمد تقی عثمانی	۱۰
	عاشورہ محرم	پروفیسر قاضی محمد طاہر الہاشمی	۱۳
شاعری	نعت (حافظ محمد ظہور الحق ظہور۔ سید کاشف گیلانی، علیم ناصری)		۲۳
	(نظم) مال زادے	ساغر اقبالی	۲۵
دین و دانش	سورۃ البقرہ کے فضائل	مولانا عبدالواحد مخدوم	۲۶
شخصیت	حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ	اقبال احمد صدیقی	۲۹
معاصر سے انتخاب	آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے۔	ایم ایم حسن	۳۱
ردّ قادیانیت	ربوہ سے چناب نگر تک	احمد معاویہ	۳۳
	……وہ کسرِ نفسی ثابت نہ کرسکا	دین محمد فریدی	۳۶
	ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن کا قیام	ادارہ	۳۸
اخبار الاحرار	اکیسویں سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس		۳۹
	حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ اور سید کفیل بخاری کی تنظیمی و تبلیغی مصروفیات		۴۷
	پاکستان میں این جی اوز کا بھیانک کردار (پیربن یامین رضوی کے نام خط)		۴۹
	شیزان قادیانیوں کی فرم ہے	حافظ حبیب اللہ چیمہ	۵۰
زبانِ خلق			۵۰
	اجتماعات احرار ضلع رحیم یار خان	مولانا فقیر اللہ رحمانی	۵۱
حسنِ انتقاد	تبصرہ کتب	ادارہ	۵۸
ترحیم	مسافران آخرت		۶۰
حاصل مطالعہ		ساغر اقبالی	۶۲

دل کی بات

فرقہ وارانہ دہشت گردی

اسباب، عوامل اور حل

۵، اپریل کی شام یہ خبر پورے ملک میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلی کہ امیر لشکر جھنگوی ریاض بسرا سرگودھا میں ایک پولیس مقابلے میں ہلاک ہو گیا۔
۶، اپریل کو تمام قومی اخبارات نے ریاض بسرا کی ہلاکت کو شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کیا جب کہ ۷، اپریل کے اخبارات میں گورنر پنجاب کی تردیدی وضاحت شائع ہو گئی کہ سرگودھا کے پولیس مقابلے میں ریاض بسرا نہیں اس کے دو ساتھی شہزاد وڑائچ اور قاری عزیز الرحمن ہلاک ہوئے۔ ریاض بسرا زندہ ہے۔ ساتھ ہی ریاض بسرا کا اپنا بیان بھی شائع ہوا۔ جو اس نے نامعلوم مقام سے اخباری ایجنسیوں اور اخبارات کے دفاتر میں فون کر کے لکھوایا کہ
"میں زندہ ہوں اور پنجاب پولیس کی دسترس سے باہر ہوں۔ مشن سے کوئی طاقت نہیں ہٹا سکتی"۔ ساتھیوں کے خون کا حساب ضرور لوں گا۔ (جنگ لاہور ۷، اپریل ۹۹ء)
ہمارے ملک کے بعض کالم نگاروں، تجزیہ نگاروں، لبرلز اور "اتحاد بین المسلمین" کے عنوان سے روزی کمانے والے مصلحین کے خیالات اکثر اخبارات میں پڑھنے کو ملتے ہیں۔ چند گھسے پٹے اور پامال جملے ہیں جن کا گذشتہ دس برس سے تکرار ہو رہا ہے۔ ان میں سے کوئی شخص اپنے مسلکی ڈربے سے باہر آباد وسیع دنیا کو دیکھنے اور غور و فکر کرنے کے لئے تیار ہے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی معقول تجویز یا حل ہے۔
فرقہ وارانہ قتل و غارت گری کے اسباب میں سب سے بڑا سبب بعض ذاکرین و واعظین کی وہ تقاریر ہیں جن میں امت مسلمہ کے اصل اسلاف صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی کھلی توہین کی گئی۔ پھر ایسی کتابیں بھی شائع ہوئیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ اصحاب پر تبرہ کیا گیا۔ تاریخی شواہد سے یہ بات بھی سو فیصد درست ہے کہ انقلاب ایران کے بعد پاکستان میں فرقہ وارانہ تصادم اور قتل و غارت شروع ہوئی جس کا تسلسل تاایں دم قائم ہے۔ اہل بصیرت نے تب بھی حکومت کو خبردار کیا تھا کہ اس آگ کو روک لیں۔ ورنہ ہم سب اس کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ مگر حکومت نے سنی ان سنی کر دی۔ یہی عمل ہر حکومت نے دہرایا نتیجہ سب کے سامنے ہے۔ نہ ایسے افراد کو سزا دی گئی جو اس آگ کو بھڑکا رہے تھے اور نہ ہی ان کتابوں کو ضبط کیا گیا جن میں صحابہ کرام کی توہین کی گئی تھی۔ امن پسند علماء نے

حکومت کو افراد اور کتابوں کی فہرست بھی پیش کی مگر سب بے کار۔ مولانا حق نواز جھنگوی اور ان کی سپاہ صحابہ اسی مجرمانہ غفلت کا ردّ عمل تھے۔ مولانا کی بات سننے کی بجائے حکومت نے ان سے محاذ آرائی کو مسئلہ کا حل سمجھا۔ آخر کار مولانا شہید کر دیئے گئے۔ اگر مولانا قتل نہ ہوتے تو ریاض بسرا لشکر جھنگوی نہ بناتا۔ پھر تو قتل و غارت گری معمول بن گئی۔ ادھر سپاہِ محمد بن گئی سابق وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر اپنے دو انٹرویوز اور متعدد اخباری بیانات میں اس بات کا برملا اظہار کر چکے ہیں کہ "سپاہ محمد ایران نے بنوائی اور اس کی مکمل پشت پناہی کی"۔ نصیر اللہ بابر کے اس مؤقف کی تائید حال ہی میں افغانستان کے شمالی صوبوں مزار شریف اور بامیان وغیرہ میں ایران کی کھلی مداخلت سے بھی ہوتی ہے۔ وہاں سے پکڑا جانے والا ایرانی اسلحہ اتنی مقدار میں تھا کہ طالبان کو کہنا پڑا کہ ہماری تاریخ میں اتنا اسلحہ نہیں ملا۔

حکومت پاکستان کو داخلی اور خارجی دونوں محاذوں پر دہشت گردی کے خاتمے کے لئے غیر جانبدارانہ اور مستقل اقدامات کرنے ہوں گے۔

۱۔ شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کی سزا کا نفاذ اور اس پر یقینی عمل در آمد۔

۲۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کے مرتکب افراد کو بلا تخصیص مسلک عبرتناک سزا۔

۳۔ قرآن کریم و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار و توہین کی سزا کا نفاذ۔

۴۔ ایسے تمام لٹریچر کی ضبطی جس میں درج بالا گستاخیوں کا ارتکاب کیا گیا ہو۔

۵۔ بیرونی مداخلت اور دباؤ کو سب سے پہلے ختم کیا جائے۔ اور ایسے تمام لٹریچر کی در آمد روکی جائے جس میں اہانتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہانت صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا ارتکاب کیا گیا ہو۔

۶۔ ملک میں ہونے والے تمام جعلی پولیس مقابلوں کو فوراً بند کیا جائے اور عدالتی فیصلوں پر عمل در آمد کیا جائے۔

گذشتہ سال سے پولیس مقابلے بھی معمول بن گئے ہیں۔ ڈاکو، قاتل، دہشت گرد یقیناً اس قابل ہیں کہ انہیں قرار واقعی سزا دی جائے مگر ماورائے عدالت قتل جرائم کے خاتمے کا کوئی حل نہیں ہے۔

سرگودھا کے حالیہ پولیس مقابلے میں دو بے گناہ افراد کی ہلاکت نے حکومت اور انتظامیہ کی جو بعد اڑائی ہے وہ ظاہر و باہر ہے اور پوری دنیا اس سے باخبر ہے۔ ہماری رائے میں ریاض بسرا اور اس کے تمام ساتھیوں کو ختم کرنے سے بھی اس کا کردار اور فرقہ واریت ختم نہیں ہو گی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ان تمام راستوں کو بند کیا جائے جو انبیاء کرام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخیوں کا سبب بنے ہیں۔ اگر گستاخیوں کے راستے بند ہو گئے تو قتل و غارت گری بھی رک جائے گی اور ریاض بسرا جیسے کردار بھی ختم ہو جائیں گے۔ حکومت ایسے افراد کا جسمانی وجود مٹانے کی بجائے اسباب اور وجوہات کو ختم کرے۔

سید عطاء المحسن بخاری

کچھ تو کہیے کہ لوگ کہتے ہیں

ایک جاگیر دار، متعصب مزاج، تند خو، انگریزی اسناد سے مرصع، فرنگیانہ ذہن کا مرہون منت، پیپلز پارٹی کا بافتہ پرداختہ، پاکستان میں تقسیم در تقسیم کے ماہر سیاست بازوں کے ملک کا سابق صدر سیاسی دریوزہ گر، ووٹوں کا بھکاری پاور آف ووٹ کی آس میں دربدر خاک بہ سر بھاشن دیتا ہے "انتقام کا وقت آ گیا لٹیروں کے خلاف بین الاقوامی قانون سازی کراؤں گا" لوگ کہتے ہیں جب یہ لٹیروں میں شامل تھے، لٹیروں کے شاہی "واجے" تھے، لٹیروں کے سردار تھے، انہوں نے خود قانون کیوں نہ بنایا؟ اسمبلی میں یہ صدائے رستاخیز کیوں نہ لگائی؟ سازگار ماحول کے باوجود اس کام کے لئے مزید سازگار کیوں نہ بنایا؟ اپنوں سے کیوں بگاڑی غیروں سے آشنائی کیوں بڑھائی؟ دشمنوں کے کوٹھوں کو کیوں پھلانگتے رہے اور کٹر لیگیوں کے ساتھ مل کر بھیک کا کورس کیوں گاتے رہے؟ بتا سکتے ہیں کہ "آزادی کا سفر" تو ۴۲ء سے شروع ہو کر ۴۷ء میں ختم ہو گیا تھا۔ اب کون سی "آزادی" ڈھونڈنے نکلے ہیں؟ کیا بانی پاکستان نے غلامی لے کے دی تھی جواب آزادی مانگتے ہیں۔ سردار سئیں! آپ بلوچ ہیں پہلے چوٹی کے زیردست بلوچوں کو تو آزادی بخش دو انہیں لیلائے آزادی کی عشرتیں بخش دو، انہیں آزادی کی خوشیاں دیدو، آزادی سے زمینیں بھی بخش دو۔ انہیں آزادی سے کاشت کرنے دو۔ "جیہڑا اوہ باوے او ہو ای کھاوے" پر آزادی سے عمل کرنے دو۔ اپنے جبر و استحصال کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دو۔ بلوچوں کی مجبوریاں دور کرنے میں ان کی بھرپور مدد کرو آپ بہت کامیاب آدمی مانے جائیں گے۔ دریشک کھوسے اور مزاری آداب بجا لائیں گے۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور اس پر سہاگہ کہ آپ تہجد گزار بھی ہیں اور آپ موحد بھی ہیں کیا تہجد کے وقت آپ کے قلب تپاں میں یہ لہر نہیں اٹھتی کہ آپ کے ضلع میں جو معاشی ناانصافیاں ڈیڑھ صدی سے پنجے گاڑے بلوچوں کے جسم کا آخری قطرہ تک نچوڑنے کی فکر میں ہیں اس معاشی ناہمواری، ناانصافی اور جبر و قہر کی ناپاک فضا کو پاک کر دیں۔ ناانصافی عدل میں بدل جائے۔ ناہمواری برابری اور برادری میں بدل جائے جبر و قہر محبت و اخوت کا سنگھار کر لے۔ کیا آپ کے نمازی دل میں ایسی کوئی ہوک نہیں اٹھتی؟ ایسی کوئی پاکیزگی چٹکیاں نہیں لیتی؟ کیا ڈیرہ غازیخان کے وسنیکوں کے لئے آپ کے نہاں خانہ دماغ میں مہر و مروّت کا کوئی منصوبہ اٹھکیلیاں نہیں لیتا، تمام سکھ، سارے چین، سکھ کی ساری راتیں، خوشیوں کے سارے سورج، جاگیرداروں، سرمایہ داروں نادار سیاسی مریضوں، معزولِ اقتدار لوگوں کی مرمریں کوٹھیوں میں اُگتے ہیں۔ سرخ گلاب انہی کے پائین باغ میں کھلنے کے لئے ہیں۔

شگفتہ پھول حسینوں کے ہار کے قابل
جو خشک ہوں تو ہمارے مزار کے قابل

جتنا زر آپ سیاست کی بنجر زمین میں شراب خانہ خراب کی طرح بہار ہے ہیں کیا یہ سرمایہ جہاں، جہان بلوچاں پر نہیں وارا جا سکتا۔ بلوچیوں کی فلاح و بہبود پر صرف نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ اس قرآنی قانون پر عمل نہیں کر سکتے تو اور کون سا قانون آپ کو یا قوم کو نفع دے سکتا ہے؟ آپ اگر امت کی فلاح و صلاح میں کوشاں نہیں ہوں گے بلکہ سیاسی گداگروں میں اضافہ کریں گے تو اس سے تو امت میں فساد کی راہیں پھوٹیں گی۔ روش روش سر پھٹول ہو گی، کہانیاں بنیں گی، افسانے لکھے جائیں گے اور آپ کو کوسا جائے گا اور دستِ افسوس ملنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا۔ اور ہاں! لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ کا موجودہ رول بھی صرف ایجنسیوں کی رضامندی کے ماتحت ہے۔ قوم کی بھلائی مقصود نہیں بلکہ اقتداری لباس کی دھلائی مقصود ہے اور اتنی مہنگی دھلائی تو صرف بانیٔ پاکستان کو ہی سجتی تھی۔

بقیہ ص

..... شاید ہم ٹھوکریں کھانے کے خوگر ہیں ممکن ہے اس میدان میں بھی ہم نے ٹھوکر ہی کھائی ہو۔ ممکن ہے آپ کے ذہنِ رسا میں انڈین کلچر کا مقابلہ کرنے کی آرزوئیں اٹکھیلیاں کرتی یا سہارا ڈھونڈتی ہوں۔ شاید "شاہدِ جہاں" اعماقِ جان میں پاکستانیت اتارنے کا پاکیزہ رول پلے کر رہے ہوں اور ہم کہ ملاؤں اور بنیاد پرستوں کے پالے ہوئے اس مقام سے ناآشنا ہوں، یا ہماری وہاں تک رسائی نہ ہو۔ کیونکہ

جب بھی دیکھا ہے "انہیں" عالم نو دیکھا ہے
مرحلہ طے نہ ہوا ان کی شناسائی کا

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام کے زیر انتظام

مرکزی مسجد عثمانیہ

ہاؤسنگ سکیم چیچاوطنی کی باقاعدہ تعمیر کے لئے احباب تعاون کا ہاتھ بڑھائیں اور اللہ سے اجر پائیں

منجانب: انجمن مرکزی مسجد عثمانیہ (رجسٹرڈ) معرفت: دفتر احرار، جامع مسجد چیچاوطنی فون 0445-611657

کرنٹ: اکاؤنٹ نمبر 9-2324 نیشنل بینک جامع مسجد بازار چیچاوطنی

بنام مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم چیچا وطنی

شمس الاسلام بہاری

یہ لبرلز.....!

ایک کالم .... شیطانی کلچر کے صحافتی سرپرستوں کے لئے

روزنامہ "خبریں" نے آج توکمال کر دیا ...... ویسے تو "خبریں" اپنی تاریخ پیدائش سے آج تک، کمالات ہی کمالات کے جلوے دکھاتا آیا ہے .... مگر صاحب آج توخارا شگاف کام کیا ہے .... وہ کیا؟ کیا خبریں کے قاری حج کے مقدس مہینے میں قرب الہی سے اپنی محرومیوں پر آٹھ آٹھ آنسو بہاتے دیکھے گئے ہیں؟ ....اجی نہیں .... پھر کیا معاشی ناہمواری، معاشی ستم اور کفریہ معاشی رویے دیکھ کر "خبریں" کے شائقین بے تاب ہو گئے؟ ان کے اندر کا آدمی جاگ اٹھا؟ کسی سٹیڈیم میں انسانوں یا دو پاؤں پر چلنے والے "دابوں" کے سمندر میں جوار بھاٹا پیدا ہوا؟ کیا ضیا شاہد کی قیادت میں دہشت گردوں کا قلع قمع کرنے کے لئے پچیس ہزار افراد تن من دھن کی بازی لگانے کے لئے آمادہ و تیار ہو گئے؟ .... اجی حضرت آپ کس سمت نکل گئے۔ ضیا شاہد صاحب اور ان کی "خبری ٹیم" بھی تو لبرل ہیں، جیسے بانیٔ پاکستان سے لیکر مسٹر جسٹس (ر) جاوید اقبال تک سب کے سب لبرل ہیں۔ ضیاء شاہد کے پسندیدہ مشاغل میں سے ایک مشغلہ لوگوں کو نچانا ہے۔ کبھی بھنگڑا ناچ میں "خبریں" مقبول ہوتا ہے تو کبھی لڈی ناچ میں "خبریں" لڈو کی طرح من میں پھوٹتا ہے۔ "خبریں" والے کبھی ظل ہما کے سایہ میں تھرکتے ہیں، کبھی ریما کے کتھک ڈانس میں ابھرتے ڈوبتے جھکتے اور ڈولتے ہیں اور کبھی صیمی خیلوی کے لوک سُروں میں سر ٹکراتے، چکراتے اور لڑھکتے ہیں۔ جب بد بودار منہ بولتے ہیں اور سُر میں بولتے ہیں تو ۲۵، ۲۵ ہزار انسان ناچنے لگتے ہیں۔ .... جی، یہ سب کچھ لبرل ازم کے نتائج ہی تو ہیں .... یعنی جتنی دینی اقدار ہیں انہیں پامال کرنے کے لئے لبرل ہونا اتنا ہی ضروری جتنا پاکستان میں رہنے کے لئے لیگی ہونا .... اور اس لبرل ازم کی سیئات وفا حسنات اتنی پر کشش ہیں جتنی بے نظیر .... ڈیانا اور مونیکا بھی ان کی ہم سری کا دعویٰ نہیں کر سکتیں کہ وہ دونوں صرف عشق و فسق کا جھولنا جھولتی رہیں .... اور بے نظیر اپنی "روشن خیالی" کی وجہ سے مقبول بارگاہ امریکہ ٹھہریں۔ پاکستان جیسے "ملک خداداد" میں "امریکہ داد" وزیراعظم بنیں .... اور بڑے بڑے لبرل مولاناؤں کے ناتواں کندھوں پر خارجی سفارت کا بوجھ بھی لاد دیا اور خوب داد اقتدار دی .... برا ہو امریکی داو ودھش کا جس نے بے نظیر کے بعد پھر نواز میاں کو چن لیا اور امریکی ایجنڈا ان کی گود میں ڈال دیا .... اور "امریکی سفیر" (جن کی نہیں نظیر) فصیح اردو میں ہم نواؤں کے ساتھ گا رہے ہیں

چن لیا میں نے تمہیں، سارا جہاں رہنے دیا

واہ ضیا شاھد صاحب واہ، اس ایجنڈے کا صحافیانہ رول آپ نے خواب ادا کیا۔ یہی نیو ورلڈ آرڈر ہے

بقیہ ص ۶ پر

محمد عمر فاروق

ہیجڑوں کے گھر میں بچہ

پاکستان جب سے وجود میں آیا ہے۔ سیاسی استحکام کی دولت سے زیادہ دیر تک بہرہ ور نہیں رہ سکا۔ کئی جماعتیں دلفریب نعروں کے ساتھ میدانِ سیاست میں لنگر کس کر اتریں اور لنگوٹ چھوڑ کر غائب ہو گئیں۔ آج بھی سیاسی ابتری اور افراتفری کا دور دورہ ہے۔ ''پونم'' جیسے کنواریوں اور عوامی اتحاد جیسے مردانہ ناموں والے اتحاد اندرونی اختلافات کے باعث حکومت گرانے کی قوت دافعہ سے ہی خالی ہو چکے ہیں۔

اس گنجلک اور بد تر سیاسی صورتِ حالات میں امید کی ایک کرن پشاور کے ہمسایہ علاقے اٹک میں نمودار ہوئی ہے۔ روزنامہ ''اوصاف'' کے بیورو آفس اٹک کی رپورٹ کے مطابق وہاں تیسری جنس کی نمائندہ نور جہاں عرف جانی خسرہ نے ایک پر ہجوم اخباری کانفرنس میں ''آل پاکستان خواجہ سرا پارٹی'' کے قیام کا اعلان کیا۔ ہمارے ملک میں ایسی ''درمیانی'' قیادت کا اٹھنا یقیناً کسی انقلاب سے کم نہیں ہے۔ انقلابی دعوے تو ہر سیاسی جماعت نے کیے۔ لیکن ابھی تک کوئی پارٹی عملاً انقلاب نہیں لاسکی اور پھر عوام نے زنانہ حکومت بھی دیکھی اور مردانہ گورنمنٹ تو اب بھی برسر اقتدار ہے۔ لیکن خواجہ سرا پارٹی کی بانی چیئرمین جس حکومت کا سندیسہ دے رہی ہیں۔ وہ ''ہی'' اور ''شی'' کی بجائے خالصتاً مخنث گورنمنٹ ہو گی جو جانی خسرہ کے بقول ''حقیقی انقلاب برپا کرے گی۔''

چونکہ ابھی صرف پارٹی کا قیام کے اعلان کیا گیا ہے۔ اس لیے انقلاب کیا ہو گا اور اس کے لانے کا طریقہ کار کیا ہو گا؟ جیسے سوالات کے جوابات فی الحال جاری نہیں کیے گئے۔ مگر اہل نظر اندازہ کر سکتے ہیں کہ ''انقلابیوں'' کی یہ جماعت پاکستان میں کون سے رنگ کا انقلاب لائے گی۔ ادب ناشناس ''شیرو'' کا خیال ہے کہ ''خواجہ سرا جہاں تو اپرات دیکھتے ہیں وہیں ساری رات ناچتے ہیں اور ان کے شب و روز شادیوں کی خانہ آبادیوں میں گزرتے ہیں۔ اس لیے یہ انقلاب سرخ ہو گا۔ کیونکہ سرخی لبوں کے لیے اتنی ضروری ہے۔ جتنا نو بیاہتا کے لیے لال لباس۔ ویسے بھی ہر سفیدی ''انقلاب'' کے بعد سرخی میں نہا جاتی ہے اس لیے سرخ رنگ کے انقلاب پر کسی کو اعتراض بھی نہیں ہو گا۔''

عوام یہ خیال نہ کرے کہ یہ پارٹی صرف خواجہ سراؤں کی فلاح و بہبود کے لیے ہی کام کرے گی اور ان کے حقوق کی جنگ نہیں لڑے گی۔ جانی خسرہ کے مطابق ''ان کی پارٹی نہ صرف صدیوں سے ناانصافی کا شکار خواجہ سراؤں کے لیے بنیادی انسانی حقوق حاصل کرنے کی جدوجہد کرے گی۔ بلکہ ناانصافی اور ظلم کی چکی میں پسنے والے پاکستان کے ننانوے فیصد عوام کو بھی انصاف مہیا کرے گی۔ جن پر ایک فیصد اقلیت مسلط ہے۔'' جانی خسرہ کا یہ خطرناک عزم بالجزم صاحبانِ اقتدار بالخصوص ڈاکٹر طاہر القادری کے لیے لمحہ فکریہ ہے

کیونکہ ڈاکٹر صاحب ہمیشہ تیسری قوت ہونے اور انقلاب لانے کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔ خواجہ سرا پارٹی کا انقلاب بکف تیسری قوت کی حیثیت سے سیاسی دنگل میں اترنا ڈاکٹر طاہر القادری کے لیے یقیناً کسی بڑے خطرے کی گھنٹی ہے۔ انہیں چاہیے کہ وہ عوامی اتحاد سے طلاق بائن تو لے ہی چکے ہیں۔ بلا تاخیر خواجہ سرا پارٹی کے ساتھ کمپرومائز (سیاسی عقد) کر کے الائینس بنا لیں۔ خواجہ سرا پارٹی سے توقع ہے کہ وہ بھی بہ انداز خسروانہ بانہیں کھول کر ان کا استقبال کرے گی اور کبھی ان سے پیٹھ نہیں پھیرے گی۔ "شیرو" کی رائے ہے کہ "فائدے میں ڈاکٹر صاحب ہی رہیں گے۔ کیونکہ تیسری قوت کی نمائندگی اور انقلاب ان دونوں میں قدرِ مشترک ہے۔ اور اتحاد کی صورت میں ان دونوں کے ہوتے ہوئے کوئی تیسرا نمائندگی کا دعویٰ کر سکے گا اور نہ ہی انقلاب لا سکے گا۔ کیونکہ خواجہ سرا پارٹی کی بانی جانی خسرہ نے واشگاف کہا ہے کہ "حقیقی انقلاب صرف خواجہ سرا ہی لاسکتے ہیں۔ جنہیں آج تک پوری انسانی تاریخ میں حکومت کا موقع ہی نہیں دیا گیا"۔

ڈاکٹر طاہر القادری نے اگر خوش قسمتی اور سنہری اتحاد کا یہ موقع کھو دیا تو ایسا نہ ہو کہ اے این پی یا "پونم" کے "بابے" خواجہ سرا پارٹی کو بائی کمان سمیت بائی جیک کر کے انقلاب برپا نہ کر دیں۔ کیونکہ جانی خسرہ کو پورا یقین ہے کہ "اب ہماری حکومت بنے گی اور دنیا دیکھے گی کہ یہ حکومت اپنی مثال آپ ہوگی"۔

"شیرو" نے ادھر اُدھر سے سن گن کر یہ خبر دی ہے کہ خواجہ سرا پارٹی کے قیام سے حکومت کے ایوانوں میں بھی تھر تھلی مچ گئی ہے۔ اور وفاقی وزیر شیخ رشید احمد کی نقل و حمل کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے کہ وہ کہیں دورن خانہ خواجہ سرا پارٹی سے گٹھ جوڑ نہ کر لیں۔ جبکہ حضرت مولانا عبدالستار نیازی اور محترم الطاف حسین جیسے مجرد رہنماؤں کے کارکن بھی اپنے رہنماؤں کے بارے میں وسوسوں اور خدشوں میں مبتلا پائے گئے ہیں۔ جبکہ خود خواجہ سرا پارٹی مس ناہید خان سے اپنے آپ کو بچانے کی کوششوں میں ہے۔

ہم "شیرو" کی خبروں پر اعتماد کریں یا نہ کریں۔ لیکن یہ واضح ہے کہ خواجہ سرا پارٹی کا معرض وجود میں آنا مرد حضرات کی مردانگی کے لیے زبردست چیلنج ہے۔ کیونکہ ان کے منہ زبانی سیاسی دعووں کے بارے میں خواجہ سرا دھڑلے سے کہہ سکتے ہیں کہ ناک نہ کان، نتھ، بالیوں کا ارمان۔ حکومت اور اپوزیشن کے جوانمردوں کو اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے یہ فارسی مقولہ مدنظر رکھنا چاہیے کہ "مرد باید کہ ہراساں نہ شود مشکلے نیست کہ آساں نہ شود"۔ یعنی مرد ہمت نہ ہارے تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ اگر زنانہ و مرادنہ قیادت نے ہوش کے ناخن نہ لیے۔ جبکہ قوم دونوں کو آزما چکی ہے تو قرائن بتا رہے ہیں کہ ہیجڑوں کے گھر بیٹا ہو ہی جائے گا کہ آخر انہوں نے بیاہ نہیں برات تو دیکھی ہے۔

◎

مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی

اپریل فول

مغرب کے بے سوچے سمجھے تقلید کے شوق نے ہمارے معاشرے میں جن رسموں کو رواج دیا، انہی میں سے ایک رسم "اپریل فول" منانے کی رسم بھی ہے۔ اس رسم کے تحت یکم اپریل کی تاریخ میں جھوٹ بول کر کسی کو دھوکہ دینا اور دھوکہ دے کر اسے بے وقوف بنانا نہ صرف جائز سمجھا جاتا ہے بلکہ اسے ایک کمال قرار دیا جاتا ہے۔ جو شخص جتنی صفائی اور چابک دستی سے دوسرے کو جتنا بڑا دھوکہ دے، اتنا ہی اسے قابل تعریف اور یکم اپریل کی تاریخ سے صحیح فائدہ اٹھانے والا سمجھا جاتا ہے۔

یہ مذاق جسے درحقیقت "بدمذاق" کہنا چاہیے۔ نہ جانے کتنے افراد کو بلاوجہ جانی مالی نقصان پہنچا جا چکا ہے۔ بلکہ اس کے نتیجے میں بعض اوقات لوگوں کی جانیں چلی گئیں انہیں کسی ایسے صدمے کی جھوٹی خبر سنا دی گئی جسے سننے کی وہ تاب نہ لاسکے، اور زندگی ہی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

یہ رسم جس کی بنیاد جھوٹ، دھوکے اور کسی بے گناہ کو بلاوجہ بیوقوف بنانا ہے۔ اخلاقی اعتبار سے تو جیسی کچھ ہے، ظاہر ہی ہے لیکن اس کا تاریخی پہلو بھی لوگوں کے لیے انتہائی شرمناک ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تقدس پر کسی اعتبار سے ایمان رکھتے ہیں۔

اس رسم کی ابتداء کیسے ہوئی؟ اس بارے میں مؤرخین کے بیانات مختلف ہیں۔ بعض مصنفین کا کہنا ہے کہ فرانس میں سترہویں صدی سے پہلے سال کا آغاز جنوری کے بجائے اپریل سے ہوا کرتا تھا، اس مہینے کو رومی لوگ اپنی دیوی وینس (VENUS) کی طرف منسوب کر کے مقدس سمجھا کرتے تھے، وینس کا ترجمہ یونانی زبان میں Aphrodite کیا جاتا تھا اور شاید اسی یونانی نام سے موسوم کر کے مہینے کا نام اپریل رکھ دیا گیا۔ (برٹانیکا پندرہواں ایڈیشن ص ۲۹۲ ج ۸) لہذا بعض مصنفین کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ یکم اپریل سال کی پہلی تاریخ ہوتی تھی اور اس کے ساتھ ایک بت پرستانہ تقدس بھی وابستہ تھا، اس لئے اس دن کو لوگ جشن مسرت منایا کرتے تھے اور اسی جشن مسرت کا ایک حصہ ہنسی مذاق بھی تھا جو رفتہ رفتہ ترقی کر کے اپریل فول کی شکل اختیار کر گیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس جشن مسرت کے دن لوگ ایک دوسرے کو تحفے دیا کرتے تھے، ایک مرتبہ کسی نے تحفے کے نام پر کوئی مذاق کیا جو بالآخر دوسرے لوگوں میں بھی رواج پکڑ گیا۔

برٹانیکا میں اس رسم کی ایک اور وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ۲۱ مارچ سے موسم میں تبدیلیاں آنی شروع ہوتی ہیں۔ ان تبدیلیوں کو بعض لوگوں نے اس طرح تعبیر کیا کہ (معاذاللہ) قدرت ہمارے ساتھ مذاق کر کے ہمیں بے وقوف بنا رہی ہے، لہذا لوگوں نے بھی اس زمانے میں ایک دوسرے کو بے وقوف بنانا شروع کر دیا۔ (برٹانیکا ص ۴۹۶ ج ۱)

یہ بات اب بھی مبہم ہی ہے کہ قدرت کے اس نام نہاد "مذاق" کے نتیجے میں یہ رسم چلانے سے "قدرت" کی

پیروی مقصود تھی، یا اس سے انتقام لینا منظور تھا۔

ایک تیسری وجہ انیسویں صدی عیسوی کی معروف انسائیکلو پیڈیا لاروس نے بیان کی ہے اور اسی کو صحیح قرار دیا ہے۔ وہ وجہ یہ ہے کہ دراصل یہودیوں اور عیسائیوں کی بیان کردہ روایات کے مطابق یکم اپریل وہ تاریخ ہے جس میں رومیوں اور یہودیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تمسخر اور استہزاء کا نشانہ بنایا گیا۔ موجودہ نام نہاد انجیلوں میں اس واقعے کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ لوقا کی انجیل کے الفاظ یہ ہیں۔

"اور جو آدمی اسے (یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کو) گرفتار کئے ہوئے تھے، اس کو ٹھٹھے میں اڑاتے اور مارتے تھے۔ اور اس کی آنکھیں بند کر کے اسکے منہ پر طمانچے مارتے تھے اور اس سے یہ کہہ کر پوچھتے تھے کہ نبوت (یعنی الہام) سے بتا کہ کس نے تجھ کو مارا؟ اور طعنے مار مار کر بہت سی اور باتیں اس کے خلاف کہیں"۔ (لوقا ۲۲، ۶۳ تا ۶۵)

انجیلوں میں ہی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کو یہودی سرداروں اور فقیہوں کی عدالت عالیہ میں پیش کیا گیا، پھر انہیں پیلاطس کی عدالت میں لے گئے کہ ان کا فیصلہ وہاں ہو گا۔ پیلاطس نے انہیں ہیروڈیس کی عدالت میں بھیج دیا، اور بالآخر ہیروڈیس نے دوبارہ فیصلے کے لیے ان کو پیلاطس ہی کی عدالت میں بھیجا۔

لاروس کا کہنا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ایک عدالت سے دوسرے عدالت میں بھیجنے کا مقصد بھی ان کے ساتھ مذاق کرنا اور انہیں تکلیف پہنچانا تھا اور چونکہ یہ واقعہ یکم اپریل کو پیش آیا تھا اس لئے اپریل فول کی رسم در حقیقت اسی شرمناک واقعے کی یادگار ہے۔

اپریل فول منانے کے نتیجے میں جس شخص کو بے وقوف بنایا جاتا ہے اسے فرانسیسی زبان میں Poisson d.avril کہا جاتا ہے۔ جس کا انگریزی ترجمہ April Fish ہے۔ یعنی اپریل کی مچھلی (برٹانیکا ص ۴۹۶ ج ۱) گویا جس کسی کو بےوقوف بنایا گیا ہے وہ پہلی مچھلی ہے جو اپریل کے آغاز میں شکار کی گئی۔ لیکن لاروس نے اپنے مذکورہ بالا موقف کی تائید میں کہا ہے کہ Poisson کا لفظ جس کا ترجمہ "مچھلی" کیا گیا ہے۔ در حقیقت اسی سے ملتے جلتے ایک اور فرانسیسی لفظ Posion کی بگڑی ہوئی شکل ہے جس کے معنی "تکلیف پہنچانے" اور "عذاب دینے" کے ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ رسم در حقیقت اس عذاب اور اذیت کی یاد دلانے کے لیے مقرر کی گئی ہے جو عیسائی روایات کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کو پہنچائی گئی تھی۔

ایک اور فرانسیسی مصنف کا کہنا ہے کہ دراصل Poisson کا لفظ اپنی اصلی شکل ہی پر ہے۔ لیکن یہ لفظ پانچ الفاظ کے ابتدائی حروف کو ملا کر ترتیب دیا گیا ہے۔ جن کے معنی فرانسیسی زبان میں بالترتیب عیسیٰ، مسیح اللہ، بیٹا اور فدیہ ہوتے ہیں۔ (اس تفصیل کے لیے دیکھئے فرید وجدی کی عربی انسائیکلوپیڈیا، دائرہ معارف القرآن ص ۲۱، ۲۲ ج ۱) گویا اس مصنف کے نزدیک بھی اپریل فول کی اصل یہی ہے کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کا مذاق اڑانے اور انہیں تکلیف پہنچانے کی یادگار ہے۔

اگر یہ بات درست ہے (اور لاروس وغیرہ نے اسے بڑے وثوق کے ساتھ درست قرار دیا ہے اور اس کے شواہد پیش کئے ہیں) تو غالب گمان یہی ہے کہ یہ رسم یہودیوں نے جاری کی ہو گی اور اس کا منشاء حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تضحیک ہو گی۔ لیکن یہ بات حیرت ناک ہے کہ جو رسم یہودیوں نے (معاذاللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہنسی اڑانے کے لیے جاری کی اسے عیسائیوں نے کس طرح ٹھنڈے پیٹوں نہ صرف قبول کرلیا ہے بلکہ خود بھی اسے منانے اور رواج دینے میں شریک ہو گئے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عیسائی صاحبان اس رسم کی اصلیت سے واقف ہی نہ ہوں، اور انہوں نے بے سوچے سمجھے اس پر عمل شروع کر دیا ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عیسائیوں کا مزاج و مذاق اس معاملہ میں عجیب و غریب ہے جس صلیب پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے خیال میں سولی دی گئی، بظاہر قاعدے سے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ وہ ان کی نگاہ میں قابل نفرت ہوتی کہ اس کے ذریعے حضرت مسیح علیہ السلام کو ایسی اذیت دی گئی لیکن یہ عجیب بات ہے کہ عیسائی حضرات نے اسے مقدس قرار دینا شروع کر دیا، اور آج وہ عیسائی مذہب میں تقدس کی سب سے بڑی علامت سمجھی جاتی ہے۔

لہٰذا یہ بھی ممکن ہے کہ عیسائی حضرات نے حضرت مسیح علیہ السلام کے نشانہ تمسخر بننے کی اس یادگار کو بھی برا نہ سمجھا ہو، اور یہ جاننے کے باوجود کہ اپریل فول کسی واقعے کی یادگار ہے انہوں نے اپنے معاشرے میں بھی اس رسم کو جاری رکھا ہو، واللہ اعلم بالصواب۔

لیکن مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات ضرور واضح ہوتی ہے کہ خواہ اپریل فول کی رسم وینس نامی دیوی کی طرف منسوب ہو، یا اسے (معاذاللہ) "قدرت کے مذاق" کا ردعمل کہا جائے، یا حضرت مسیح علیہ السلام کے مذاق اڑانے کی یادگار، ہر صورت میں اس رسم کا رشتہ کسی نہ کسی توہم پرستی یا کسی گستاخانہ نظریے یا واقعے سے جڑا ہوا ہے اور مسلمانوں کے نقطہ نظر سے یہ رسم مندرجہ ذیل بدترین گناہوں کا مجموعہ ہے۔

۱۔ جھوٹ بولنا ۲۔ دھوکہ دینا ۳۔ دوسرے کو اذیت پہنچانا

۴۔ ایک ایسے واقعے کی یاد منانا جس کی اصل یا تو بت پرستی ہے یا توہم پرستی، پھر ایک پیغمبر کے ساتھ گستاخانہ مذاق

اب مسلمانوں کو خود فیصلہ کر لینا چاہئیے کہ آیا یہ رسم اس لائق ہے کہ اسے مسلمان معاشروں میں اپنا کر اسے فروغ دیا جائے؟

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے ماحول میں اپریل فول منانے کا رواج بہت زیادہ نہیں ہے۔ لیکن اب بھی ہر سال کچھ نہ کچھ خبریں سننے میں آہی جاتی ہیں کہ بعض لوگوں نے اپریل فول منایا۔ جو لوگ بے سوچے سمجھے اس رسم میں شریک ہوتے ہیں وہ اگر سنجیدگی سے اس رسم کی حقیقت و اصلیت اور اس کے نتائج پر غور کریں گے تو ان شاء اللہ وہ اس سے پرہیز کی اہمیت تک ضرور پہنچ کر رہیں گے۔

پروفیسر قاضی محمد طاھر الھاشمی

عاشورہ محرم

ماہ محرم سن ھجری کا پہلا مہینہ ہے اور سن ھجری کی ترویج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک اہم کارنامہ ہے۔ ایک دفعہ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک دستاویز پیش ہوئی جس پر صرف "شعبان" لکھا ہوا تھا دستاویز کا تعلق کس سال سے ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سن متعین کرنے کی تجویز پیش کی۔ باہمی مشاورت سے طے پایا کہ ہمیں اپنے سن کا آغاز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ ھجرت سے کرنا چاہئیے کیونکہ وہ اسلام کی تاریخ میں عظیم انقلابی واقعہ ہے۔ ہجرت ربیع الاوّل کے مہینے میں ہوئی تھی لیکن عرب نیا سال محرم سے شروع کیا کرتے تھے اس لئے فیصلہ یہ ہوا کہ تاریخ ہجرت کو دوماہ پیچھے ہٹا کر سن ہجری کا آغاز اسی سال (۱۷ھ) کے محرم سے کیاجائے۔ اس طرح تاریخ اسلام میں پہلی مرتبہ یوم الخمیس ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۷ھ ۱۲ جولائی ۶۳۸ء کو مملکت اسلام میں اس کا نفاذ ہوا۔ یہی سن ھجری آج تک پورے عالم اسلام میں رائج و نافذ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

"زمانہ گھوم گھما کر پھر اسی حالت پر آگیا ہے جس حالت پر اس وقت تھا جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق فرمائی۔ سال بارہ مہینوں کا ہے جن میں چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین پے در پے ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور چوتھا رجب جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہے"

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر سورۃ التوبہ)

بعض علماء نے لکھا ہے کہ اصل ملت ابراہیمی میں یہ چار ماہ اشہر حرم قرار دیئے گئے تھے ان میں قتال و جدال کی بالخصوص ممانعت ہے۔ عاشوراء کی تاریخی عظمت کے متعلق حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ لکھتے ہیں کہ "عاشوراء کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی اور حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کنارہ پر آئی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی تھی اور فرعون غرق ہوا تھا اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور اسی دن آسمان پر اٹھائے گئے۔ اسی دن حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے خلاصی ملی اور اسی دن امت کا قصور معاف ہوا اور اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں سے نکالے گئے۔ اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کو مشہور مرض سے صحت عطا ہوئی اور اسی دن حضرت ادریس علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملک عطا ہوا۔ اس کے علاوہ اور بھی کرامات اس دن کی شروح حدیث اور کتب سیر میں لکھی ہیں۔ محدثانہ حثیت سے ان میں کلام بھی ہے مگر بہت سے کرامات صحیح طور سے بھی ثابت ہیں۔" (شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۳۱۲)

مولانا عبدالحی لکھنویؒ نے "الآثار المرجوعہ" صفحہ ۳۲۴ پر ان میں سے اکثر واقعات کو حدیثوں کے حوالے کے ساتھ لکھا ہے۔

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس مہینے کو اس لیے فضیلت حاصل ہوئی کہ اس میں حضرت حسینؓ کی شہادت ہوئی۔ یہ خیال بالکل غلط ہے اس مہینے کی حرمت کا حضرت حسینؓ کے واقعہ شہادت سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ سانحہ شہادت تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پچاس سال بعد پیش آیا اور دین کی تکمیل تو آپ کی زندگی ہی میں کردی گئی تھی۔ "الیوم اکملت لکم دینکم---" اس لیے یہ تصور اس آیت قرآنی کے سراسر خلاف ہے۔ محرم اشہر حرم میں سے ہے اور اس کے معنی ہی محترم، معظم اور مقدس کے ہیں۔ اس مہینے اور عاشوراء کی فضیلت اسلام سے بھی بہت پہلے سے ہے۔

عاشوراء سے کیا مراد ہے؟ اور اس دن کون سی عبادت مسنون ہے؟ اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

عاشوراء (عاشوراء الف مقصورہ کے ساتھ اور عشوراء پہلے الف کے حذف کے ساتھ) عشر سے ماخوذ ہے اور عشر دس کو کہتے ہیں۔ بعض روایات کے مطابق نواں دن یوم عاشوراء کہلاتا ہے (لسان العرب بذیل مادہ عشر)

حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ عاشوراء معدول (اپنی اصل سے ہٹا ہوا) ہے جو اصل میں عاشرہ تھا مبالغہ و تعظیم کے لیے اسے عاشوراء بنا دیا گیا ہے۔ عاشوراء دراصل لیلۃ عاشرۃ (دسویں رات) کی صفت ہے گویا جب عاشوراء بولا جاتا ہے تو اس سے مقصود یوم اللیلۃ العاشرۃ (یعنی دسویں رات کا دن) ہوتا ہے۔ (فتح الباری باب صیام یوم عاشوراء) یوم عاشوراء کی تعیین کے سلسلے میں روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عاشوراء محرم کی دسویں تاریخ کو کہتے ہیں۔ ابن حجرؒ نے کہا ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اس سے مراد نویں تاریخ ہے۔ پہلی صورت میں یوم کی اضافت گذشتہ رات کی طرف ہوگی اور دوسری صورت میں یوم اضافت گذشتہ رات کی طرف ہوگی اور دوسری صورت میں یوم کی اضافت آئندہ رات کی طرف ہوگی۔ (حوالہ سابق)

غالباً اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے وقت فرمایا کہ یہود چونکہ دسویں محرم کو عید مناتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اس لیے تم نویں یا گیارھویں محرم کو روزہ رکھا کرو اور فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو یہود کی مخالفت کرتے ہوئے نویں محرم کو روزہ رکھوں گا۔ اس کی تائید حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ حکم بن اعراج کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس گیا جبکہ وہ زم زم کے پاس اپنی چادر کا تکیہ بنائے لیے ہوئے تھے سو میں نے کہا کہ مجھے یوم عاشوراء کے بارے میں بتائیے کیونکہ میں اس کا روزہ رکھنا چاہتا ہوں ابن عباس نے کہا جب محرم کا چاند نظر آئے تو دن گننا شروع کردو پھر نو تاریخ کی صبح کو روزہ رکھو میں نے کہا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ انہوں نے کہاں ہاں۔ (جامع ترمذی۔ باب ماجاء فی عاشوراء ای یوم ھو)

حضرت ابن عباس کی اس روایت کی اساس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ارشاد ہے کہ جب اگلا سال

آئے گا تو انشاء اللہ ہم نویں تاریخ کا روزہ رکھیں گے۔ چنانچہ ابن عباسؓ نے ایک موقع پر کہا کہ تم لوگ یہودیوں کی مخالفت کرتے ہوئے نویں اور دسویں تاریخ کو روزہ رکھا کرو۔ ابن عباسؓ ہی سے مروی ہے کہ

امر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بصوم عاشوراء یوم العاشر"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء یعنی دسویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (جامع ترمذی۔ باب ماجاء فی عاشوراء ای یوم ھو) جمہور صحابہ و تابعین و ائمہ عظام سلف و خلف کا یہی قول ہے کہ عاشوراء محرم کی دسویں تاریخ ہے اگرچہ بعض سلف کو اس میں اختلاف بھی رہا ہے مگر بزاز نے بسند صحیح حضرت عائشہ سے ایک روایت نقل کی ہے جس میں صراحت کے ساتھ عاشوراء دسویں تاریخ کو کہا گیا ہے۔

(مجمع الزوائد ص ۱۸۹ ج ۳، عینی شرح بخاری ص ۳۴۶ ج ۵)

مشہور ریاضیات ابو ریحان بیرونی رم ۴۴۰ھ لکھتے ہیں کہ: کہا جاتا ہے کہ عاشوراء عبرانی لفظ جو معرب ہو کر عاشوراء ہو گیا ہے اس سے مراد یہود کے مہینے "تشری" کا دسواں روز ہے جس کا روزہ صوم الکبور کہلاتا ہے۔ اس کو عربوں کے مہینے میں شمار کیا جانے لگا۔ اور ان کے سب سے پہلے مہینے کا دسواں روز شمار کیا جانے لگا۔ اور ان کے سب سے پہلے مہینے کا دسواں روز قرار پایا۔" (الآثار الباقیۃ عن القرون الخالیۃ ص ۳۳۱) علامہ سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ "عام طور سے یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی میں چالیس دن روزہ رکھنا اچھا سمجھتے ہیں لیکن چالیسویں دن کا روزہ رکھنا ان پر فرض ہے جو ان کے ساتویں مہینے "تشرین" کی دسویں تاریخ کو پڑتا ہے اور اسی لیے اس کو عاشوراء کہتے ہیں۔ یہی عاشوراء کا دن وہ دن تھا جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات کے دس احکام عنایت ہوئے تھے۔ اسی لیے تورات میں اس دن کے روزہ کی نہایت تاکید آئی ہے"۔ (سیرت النبی علیہ السلام ص ۲۴۳ ج ۵)

امام بخاری اپنی سند کے ساتھ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے۔ عرض کیا گیا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمنوں سے نجات دی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تم سے زیادہ حق دار ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کا تم سے زیادہ حق دار ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی دیا۔ (صحیح بخاری۔ باب صیام یوم عاشوراء)

صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ یہ بہت بڑا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی تھی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کر دیا تھا اس خوشی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا تھا۔ امام بخاری نے ہجرت کے باب میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ ہم بھی ان کی تعظیم میں روزہ رکھتے ہیں۔

ان روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہودی عاشوراء کے دن روزہ رکھتے تھے۔ اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عاشوراء روزہ رکھتے تھے۔ اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عاشوراء سے مراد تو دس محرم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ

وسلم ربیع الاول کے نصف اول میں مدینہ تشریف لائے نیز یہودی اپنی تاریخوں کا حساب شمسی مہینوں سے کرتے تھے پھر عاشورہ محرم کو ان کے روزہ رکھنے کا کیا مطلب ہے؟ اس اشکال کی بناء پر ابوریحان بیرونی نے کہا ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہجرت کے پہلے سال محرم کا پہلا دن جمعہ کا تھا جو ۱۶ ۔ تموز ۹۳۳ اسکندر کے مطابق ہے دوسری طرف یہودیوں کے اس سال کا پہلا دن ۱۲ ایلول اتوار کا دن ہے جو ۲۹ ۔صفر کے مطابق ہے۔ اس لحاظ سے عاشوراء کا روزہ ۹۔ ربیع منگل کو ہونا چاہیئے۔ ان دونوں تاریخوں کا تطابق ہر حال میں ناممکن ہے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں کہ بیرونی کا یہ بیان متعدد مفروضوں پر قائم ہے۔ اس کا پہلا مفروضہ تو یہ ہے کہ یہ گفتگو جو حضرت ابن عباسؓ اور دوسرے صحابہؓ سے منقول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری کے پہلے ہی دن ہوئی تھی اس لئے کہ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینة اولما دخل المدینة"

حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت تو ربیع الاول کے نصف اول میں ہوئی تھی۔ یہ وہم دراصل فن دراصل فن حدیث سے بے تعلقی اور صحابہ کرامؓ کے طرز کلام اور ان کی تعبیرات سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ یہ اسلوب احادیث میں بکثرت ملتا ہے۔ ابوداؤد میں ہے کہ

قدم صلی اللہ علیہ وسلم المدینة ولهم یومان یلعبون فیهما..."

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور وہاں دو دن ایسے تھے جن میں لوگ جشن مناتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ دن کیسے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ جاہلیت میں یہ ہمارے کھیل تماشے کے دن تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ دن کیسے ہیں ۔ عرض کیا گیا کہ جاہلیت میں یہ ہمارے کھیل تماشے کے دن تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ان سے بہتر دو دن عطا کیئے ہیں عیدالفطر اور عید الاضحیٰ۔ تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکالنا صحیح ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری عین اسی دن ہوئی تھی۔ جو ان کے کھیل تماشے کا دن تھا۔ اسی قسم کی تعبیرات کھجور کی پیوند کاری کے سلسلہ میں بھی آئی ہیں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ "ان کو اس حدیث میں اشکال محض اس خیال کی بناء پر ہوا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو عاشوراء کے روزہ کی حالت میں پایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری ربیع الاول میں ہوئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث کا مفہوم وہ نہیں جو بیرونی نے سمجھا ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم سب سے پہلے مدینہ تشریف لانے کے بعد ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور عاشوراء تک قیام فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہود اس دن روزہ سے ہیں۔"

اس وضاحت کے بعد اس حدیث اور مذکورہ بالا حسابی تحقیق میں کوئی تضاد باقی نہیں رہتا۔

ان کا دوسرا مفروضہ یہ ہے کہ حدیث میں جس صوم عاشوراء کا ذکر ہے وہ یہود کے مذھبی مہینہ تشری کا دسواں روز ہے جس کو یوم کبور کہا جاتا ہے یعنی کفارہ کا روزہ جو یہودیوں میں بہت مشہور و معروف ہے لیکن یہ مفروضہ حدیث کے الفاظ کے خلاف ہے تورات بھی اس کی تصدیق نہیں کرتی اس لیے کہ یہ ان کے کسی بہت بڑے گناہ اور تاریخی اور قومی جرم کے کفارہ کے طور پر رکھا گیا ہے اور اس کو غم و ماتم و تعذیب نفس کا دن کہا گیا ہے۔ اس کے بر خلاف احادیث صحیحہ میں اس کی صراحت موجود ہے کہ عاشوراء کا دن جس میں مسلمانوں کو روزہ رکھنے کا حکم ہے یہود کے نزدیک بہت خوشی و مسرت اور عید کا دن تھا۔ (ارکان اربعہ ص ۲۶۵)

جیوش انسائیکلوپیڈیا میں اسی کی صراحت موجود ہے کہ کچھ مقامی اور قومی روزے بھی تھے جو ملکوں اور علاقوں کے اختلاف کے ساتھ جہاں یہود قدیم زمانہ سے آباد تھے ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مدینہ کے یہودی عاشوراء کے روزہ میں منفرد ہوں اور اس کا دوسروں کی بہ نسبت زیادہ اہتمام و التزام کرتے ہوں۔ اسی لیے احادیث صحیح میں یہودیوں کے اس روزہ کا ذکر بکثرت آیا ہے۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے عاشوراء کا روزہ رکھنے کی وجہ سے خود یا اہل اسلام کو اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی صریح روایت موجود ہے کہ قریش زمانہ جاہلیت میں یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کا روزہ رکھتے تھے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو وہاں خود بھی اس کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورا کے دن روزہ رکھنا چھوڑ دیا جس کی خواہش ہوتی اس دن کا روزہ رکھتا اور جو چاہتا اس دن کا روزہ نہ رکھتا۔

(صحیح بخاری باب صیام یوم عاشوراء۔ صحیح مسلم باب صوم یوم عاشوراء)

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ عاشوراء کا دن زمانہ جاہلیت میں قریش مکہ کے نزدیک بھی بڑا محترم دن تھا اسی دن خانہ کعبہ پر نیا غلاف ڈالا جاتا تھا اور قریش اس دن روزہ رکھتے تھے۔ قیاس یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی کچھ روایات اس دن کے بارے میں ان تک پہنچی ہوں گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ قریش ملت ابراہیمی کی نسبت سے جو اچھے کام کرتے تھے ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اتفاق اور اشتراک فرماتے تھے پس اپنے اس اصول کی بناء پر حج میں بھی شرکت فرماتے اور عاشوراء کا روزہ بھی رکھتے تھے لیکن دوسروں کو اس کا حکم نہیں دیتے تھے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہاں کے یہود کو بھی عاشوراء کا روزہ رکھتے دیکھا۔ ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا کہ یہ وہ مبارک اور تاریخی دن ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو اللہ نے نجات عطا فرمائی تھی اور فرعون اور اس کے لشکر کو غرقاب کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کے روزے کا زیادہ اہتمام فرمایا اور مسلمانوں کو عمومی حکم دیا کہ وہ بھی اس دن روزہ رکھا کریں۔ بعض احادیث میں ہے کہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ایسا تاکیدی حکم دیا جیسا حکم فرائض اور واجبات کے لیے دیا جاتا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کی صبح مدینہ کے آس پاس کے ان علاقوں میں جن میں انصار رہتے تھے یہ اطلاع بھجوائی کہ جن لوگوں نے ابھی کچھ کھایا پیا نہ ہو وہ آج کے دن روزہ رکھیں، اور جنہوں نے کچھ کھا پی لیا ہو وہ بھی دن کے باقی حصے میں کھانا پینا چھوڑ دیں اور روزہ داروں کی طرح رہیں۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے لڑکوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے۔ اور ان کے لیے کھلونے بناتے تھے پھر جب کوئی رونے لگتا تو اس کو وہی کھیلنے کو دیدیتے تھے۔ یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا تھا۔ (صحیح مسلم باب صوم یوم عاشوراء) ان احادیث کی بناء پر بہت سے ائمہ نے یہ سمجھا ہے کہ ابتداء میں عاشوراء کا روزہ واجب تھا بعد میں جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو عاشوراء کے روزے کی فرضیت منسوخ ہو گئی اور اس کی حیثیت اک نفلی روزے کی رہ گئی۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی فضیلت والے دن کے روزے کا بہت زیادہ اہتمام اور فکر کرتے ہوں سوائے دن یوم عاشوراء کے اور سوائے اس ماہ یعنی رمضان کے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء میں روزہ رکھنے کو اپنا معمول بنا لیا اور مسلمانوں کو بھی اس کا کم دیا تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کو تو یہود و نصاریٰ بڑے دن کی حیثیت سے مانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ جب اگلا سال آئے گا تو ہم نویں کو روزہ رکھیں گے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ لیکن اگلے سال کا محرم آنے سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات واقع ہو گئی (صحیح مسلم باب صوم یوم عاشوراء)

اس تفصیل سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ عاشوراء اور محرم میں اہل سنت والجماعت کے نزدیک روزے ہیں بلکہ حدیث میں رمضان کے علاوہ نفلی روزوں میں محرم کے روزوں کو سب سے افضل قرار دیا گیا ہے۔

افضل الصیام بعد صیام شهر رمضان شهر الله المحرم"

(جامع ترمذی باب ماجاء فی صوم المحرم) یہ فضیلت عاشوراء کے علاوہ محرم کے دوسرے ایام کو بھی شامل ہے جبکہ اہل تشیع کا نقطۂ نظر اس کے بالکل برعکس ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

اہل تشیع کے نزدیک محرم کا مہینہ منحوس ہے۔ خمینی لکھتا ہے کہ "روزہ رکھنا عاشورہ کے دن.....مکروہ ہے" (توضیح المسائل ص ۲۰۳) شیعہ حضرات کی مشہور اور معتبر کتاب "تحفۃ العوام" میں محرم اور یوم عاشوراء کے اعمال کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

"نویں و دسویں کو روزہ نہ رکھے اس لیے کہ نبی امیہ نے ان دو روزوں میں روزہ رکھا تھا واسطے برکت اور شماتت قتل حسینؓ کے اور احادیث بیسار اہلبیت سے ان دو دنوں کے روزوں کی مذمت میں وارد ہوئی ہیں۔ اور حضرت امام رضاؒ سے روایت ہے کہ جو شخص روز عاشوراء اپنی حاجات دنیا کو ترک کرے اور اپنے کسی کام

میں سعی نہ رے حق تعالیٰ اس کی حاجات دنیا و آخرت کو برلاوےگا- اور جو شخص روز عاشوراء کو روز برکت جانے گا اور کاربائے دنیا میں مشغول ہوگا اور گھر میں کچھ ذخیرہ جمع کرے گا حق تعالیٰ اس کو بروز قیامت تزید اور ابن زیاد اور عمر سعد کے ساتھ محشور کرے گا- پس لازم ہے کہ تمام روز گریہ وزاری میں بسر کرے بددستیکہ رونا ان حضرات پر گناہان کبیرہ کو مٹاتا ہے اور حضرت امام موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ اگر چاہے تو کہ شہیدان کربلا کے ثواب میں شریک ہو تو جس وقت مصیبت امام حسینؓ کی تجھ کو یاد آوے گریہ کر اور کہہ

"یالیتنیکنت معهم فافوز فوزاعظیما"

حاصل معنی اس کے یہ ہیں کہ اے کاش ہوتا میں بروز عاشوراء شہیدان کربلا کے ہمراہ اور میں بھی شہید ہو کر رستگاری عظیم حاصل کرتا--- واضح ہو کہ روز عاشوراء روز کمال حزن و ملال ہے اور نحس تریں ایام ہے۔ ہمارے مخالفین نے فضائل روز عاشوراء اور صوم روز عاشور کے متعلق جو حدیثیں لکھی ہیں اور فضیلتیں قرار دیہیں سب بناء بر تحریر اکابر علمائے اہلسنت غلط اور مصنوع ہیں لہذا جب صبح عاشوراء ہو تو بے آب و دانہ رہے نہ کچھ کھائے نہ پیئے آخر روز بعد عصر پانی سے افطار کرے کہ اس وقت لڑائی موقوف ہوئی ہے حضرت سے اور متعلقین خانہ کو حکم کرے کہ مصیبت برپا کریں جیسے اپنے عزیز کے لیے روتے پیٹتے ہیں اس طرح روئے جیسے ماں اپنے بچے کے لیے روتی ہے کہ یہ مصیبت اعظم ترین مصائب ہے جب ایسا کرے تو لکھا جائے گا اس کے لیے ثواب ہزار ہزار حج اور ہزار ہزار عمرہ اور ہزار ہزار جہاد کا کہ سب آنحضرت کے ساتھ بجالایا ہوا اور فرمایا کہ بہترین کار روز عاشوراء یہ ہے کہ بند جامہ کو اپنے کھول دے اور آستین کو کہنی تک الٹ دے بطور مصیبت زدگان اور طرف صحرا یا بام خانہ کے جاوے اور باخضوع و خشوع و باچشم گریان اول روز قبل دوپہر یہ اعمال بجالاوے پھر منہ کرے طرف روضہ منورہ یعنی قبر مبارک شہید کربلا کے اور خاطر میں لاوے معرکہ کربلا اور شہادت امام مظلوم کو اور انگلی سے اشارہ کرے اور نیت کرے کہ زیارت پڑھتا ہوں میں جناب امام حسینؓ کی روز عاشوراء سنت قربۃ الی اللہ- پھر کہے (آگے زیارت کی طویل عبادت درج ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں

اللهم ان هذا يوم تبركت به بنوا مية وابن آكلة الاكباد اللعين ابن اللعين على لسانك و لسان نبيك.. اللهم العن اباسفيان و معاوية بن ابى سفيان و يزيد بن معوية و آل مروان عليهم منك ابوالا بدين.

پس دو رکعت نماز زیارت پڑھے- نماز کے بعد احتیاطاً دوبارہ بھی زیادرت پڑھے تو بہتر ہے- بعد اس کے سو (۱۰۰) مرتبہ کہہ

اللهم العن اول ظالم ظلم حق محمد و آل محمد و آخر تابع له على ذلك

پھر دو رکعت نماز پڑھے اور یہ کہے-

اللهم خص انت اول ظالم باللعن منى و ابدأ به اولا ثم الثانى ثم الثالث ثم الرابع اللهم العن يزيد بن معاوية خامسا" (تحفة العلوم ۱۴۲۔۱۴۶)

اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار مرتضیٰ حسین فاضل لکھتے ہیں کہ "عاشوراء" دس محرم ۶۱ ھ کا نام اس روز حضرت امام حسین اور ان کے ساتھی کربلا میں شہید ہوئے۔ اس غم انگیز یاد میں دو محرم (روز ورود امام در کربلا) سے علامات غم کا اظہار خاص اہمیت کر لیتا ہے۔۔ ۶۱ ھ کا عاشور گزر گیا اس کے بعد ہر سال یہ دن آتا ہے اور امام حسین کے دوستدار اس دن کی یاد میں منفرد سوگواری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ہر گھر میں یکم محرم سے ماتم و مجلس، ذکر شہادت اور بیان مصائب ہوتا ہے۔ شب عاشور شب بیداری ہوتی ہے مرد و زن، چھوٹے بڑے، گریہ و بکا، سینہ زنی اور نوحہ خوانی میں معروف رہتے ہیں۔ امام حسینؓ اور ان کے ساتھیوں پر درود و سلام اور قاتلوں پر نفرین کی تسبیحیں پڑھتے ہیں۔ نماز ادا کرتے اور خاص مروی دعائیں پڑھتے ہیں۔ صبح کے وقت سر و پا برہنہ گھروں سے نکلتے ہیں۔ سر کھلے، بالوں پر خاک پڑی. سیاہ کپڑے پہنے گریبان کا تکملہ کھلا آستین الٹے پائنچے چڑھائے دامن گردانے میدانوں یا کربلاؤں میں جاتے ہیں۔ راستے میں کوئی ملتا ہے تو ایک دوسرے سے کہتا ہے:

اعظم اللّٰہ اجورنا بمصانبا بالحسین و جعلنا وایاکم من الطالبین بثارہ مع ولیہ الامام المھدی من آل محمد علیھم السلام"

اللہ ہمیں اور تمہیں امام حسینؓ کی مصیبت میں غم زدہ ہونے پر زیادہ سے زیادہ اجر دے اور ہم کو اور تمہیں امام مہدی آخرالزمان کے ساتھ امام حسین کے خون ناحق کا بدلہ لینے کی توفیق دے۔ کھلے میدان میں، کہیں صحن مساجد اور کہیں کربلا نامی خاص مقامات شہر پر لوگ جمع ہو کر نماز پڑھتے اور امام حسین اور ان کے اصحاب و انصار و اقرباء شہداء کربلا کی زیارت (مخصوص و مروی سلام) بجالاتے ہیں۔ پھر دن بھر سوگوار و غم آگین رہتے ہیں۔ عاشور کے دن خرید و فروخت، کاروبار، میل ملاقات، دینوی باتیں نہیں کرتے۔ عصر کے بعد ایک زیارت پڑھتے ہیں جس میں رسول اللہ اور جناب فاطمہ زہراء، علی مرتضیٰؓ اور دوسرے ائمہ سے خطاب کر کے ایک معین و مروی دعا زیارت کے ذریعے مصائب زدوں کی طرح بہت معمولی کھانا کھاتے ہیں۔ شام کے وقت مغربین کے بعد پُرسے کی مجلس ہوتی ہیں اور پھر گریہ و بکا کیا جاتا ہے۔ برصغیر میں اس رات کو شام غریباں کہا جاتا ہے اور اس وقت کی مجلس کا خاص اہتمام یہ ہوتا ہے کہ عزا خانے میں فرش کے بغیر یا زمین پر یا معمولی فرش پر لوگ یوں بیٹھتے ہیں جیسے جنازے کو دفن کر کے آئے ہوں سب اشکبار ہوتے ہیں ایک وعظ یا ذاکر منبر پر بیٹھ کر اس وقت کے حالات کربلا بیان کرتا ہے۔ عزاخانے میں شمع اور روشنی گل کر دی جاتی ہے کہ اسی طرح کربلا والے بے سر و سامان تھے ان مجلسوں میں غضب کا گریہ ہوتا ہے اس کے بعد مراسم عاشور انجام پاتے ہیں۔۔۔۔ شیعہ عاشور کو یوم غم مانتے ہیں۔ ائمہ کرام کے احکام کی روشنی میں اس دن روزہ نہیں رکھتے نئے لباس، آرائش و زیبائش کے احکام کی روشنی میں اس دن روزہ نہیں کرتے اور احادیث ائمہ کرام کے مطابق صبح سے عصر تک بیاد حضرت سید الشہداء ترک آب وغذا کرتے ہیں۔ امام محمد باقر نے فرمایا ہے رمضان کے روزوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشور کا روزہ نہیں رکھا۔

(الکافی۔ الفروع ص ۳۰۲، سفینۃ البحار ص ۱۹۶ ج ۲)

عاشور کے دن شیعہ گھروں میں مکمل سوگ ہوتا ہے اور باہر تعزیہ، علم اور ذوالجناح کے جلوس کے ساتھ سینہ زنی، نوحہ خوانی اور غم انگیز مظاہرے ہوتے ہیں۔ تاریخ نے سب سے پہلا بڑا جلوس اور سرکاری طور پر منایا جانے والا یوم غم ۳۵۲ھ میں لکھا ہے۔ اس سال معزالدولہ نے حکم کے ذریعے بغداد کے بازار بند کرا دیئے اور جلوس ماتم بغداد سے گزرا۔ اس کے بعد سے اختلاف و اتفاق کے ساتھ یہ جلوس عام ہوتے گئے اور پاکستان و ہندوستان کے تمام شہروں میں بھی جہاں عزاداران اہلبیت موجود ہیں یہ دن جلوسوں کا دن ہے"۔
(اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور ص ۶۷۴-۶۷۶ ج ۱۲)

پیچھے گزر چکا ہے کہ یہودیوں کے ہاں ایکعاشوراء یوم عید کی طرح منایا جاتا تھا اور اس میں وہ روزہ بھی رکھتے تھے جس سے بعض حضرات کو یہ اشکال پیدا ہوا کہ عید اور روزہ کا جوڑ بعید از فہم ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اس خیال کی بنیاد صرف یہ ہے کہ ہم عیسائیوں اور یہودیوں کے روزہ کو اسلامی روزہ پر قیاس کرنے لگتے ہیں۔ جیوش انسائیکلوپیڈیا میں ساتویں مہینہ کے اوائل کے متعلق وضاحت کے ساتھ لکھا ہے کہ یہ روزہ اور عید کا دن ہے۔ جبکہ دوسرا عاشوراء جو ان کے مذہبی مہینہ "تشری" کا دسواں روز ہے جس کو "یوم کبور" کہا جاتا ہے یعنی کفارہ کا روزہ جو یہودیوں میں بہت مشہور و معروف ہے۔ یہ ان کی شریعت اور مذہبی کتابوں میں اسی صیغہ یعنی Yom kippur کے ساتھ مذکور ہے اور اس کو انگریزی میں DAY OF ATONEMENT کہتے ہیں (جیوش انسائیکلوپیڈیا) یہ ان کے کسی بہت بڑے گناہ اور کسی تاریخی اور قومی جرم (غالباً یہ جرم گوسالہ پرستی ہے) کے کفارہ کے طور پر رکھا گیا ہے۔ اور اس کو غم و ماتم و تھذیب نفس کا دن کہا گیا ہے۔ یہودیوں کی مذہبی کتاب "سفرالاحبار" میں کفارہ کے دن کا ذکر (جو ساتویں مہینہ تشری کا دسواں روز ہے) اس طرح ملتا ہے: "اور یہ تمہارے لئے ایک دائمی قانون ہو کہ ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ کو تم اپنی جان کو دکھ دینا اور اس دن کوئی خواہ وہ دیسی ہو یا پردیسی جو تمہارے بیچ بودوباش رکھتا ہو کسی طرح کا کام نہ کرے کیونکہ اس روز تمہارے واسطے تم کو پاک کرنے کے لیے کفارہ دیا جائے گا۔ سو تم اپنے گناہوں سے خداوند کے حضور پاک ٹھہرو گے" (احبر، باب نمبر ۱۶۔ آیات نمبر ۲۹-۳۱)

دوسری جگہ آتا ہے اور خداوند نے موسیٰ سے کہا اسی ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ کو کفارہ کا دن ہے اسی روز تمہارا مقدس مجمع ہو اور اپنی جانوں کو دکھ دینا اور خداوند کے حضور آتشین قربانی گزارنا تم اس دن کسی طرح کا کام نہ کرنا کیونکہ وہ کفارہ کا دن ہے جس میں خداوند تمہارے خدا کے حضور تمہارے لیے کفارہ دیا جائے گا۔"
(کتاب مقدس، پرانا اور نیا عہد نامہ) برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی) گنتی میں ایک جگہ آیا ہے "پھر اسی ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ کو تمہارا مقدس مجمع ہو تم اپنی اپنی جان کو دکھ دینا اور کسی طرح کا کام نہ کرنا"
(گنتی باب نمبر ۲۹۔ بحوالہ ارکان اربعہ ص ۲۶۵)

اس کے برخلاف احادیث صحیحہ میں اس کی صراحت موجود ہے کہ عاشوراء کا دن جس میں مسلمانوں کو روزہ

رکھنے کا حکم ہے یہود کے نزدیک بہت خوشی و مسرت اور عید کا دن تھا۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ یہ کفارہ کا دن ہے اگر یہ مان لیا جائے تو یہ دن حزن و ملال، غم و ماتم اور عقوبت و تفریر کا دن ہونا چاہیے۔ یہودیوں کا عاشوراء کے متعلق ہے قول کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمنوں سے نجات دی خود اس سلسلہ میں ایک میزان قرار دیا جاسکتا ہے اس دن کا نام تورات میں متعدد مقامات پر صراحت کے ساتھ "ابیب" آیا ہے جس کو بعد میں "نیسان" کہا جانے لگا۔ نستانی کہتے ہیں کہ اسرائیلیوں کے موجودہ مہینے اس طرح ہیں کہ ان کے سال کا پہلا مہینہ تشری ہے اور اس لحاظ سے "ابیب" کا مہینہ سال کا ساتواں مہینہ قرار پاتا ہے۔

بہرحال عاشوراء محرم کی فضیلت و اہمیت کا تعلق واقعہ شہادت حسینؓ سے ہرگز نہیں ہے۔ اس میں مسنون عمل صرف روزہ رکھنا ہے اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت سے بچنے کے لیے ایک دن قبل یا بعد کا روزہ ملا لینا ضروری ہے جبکہ مولانا منظور نعمانیؒ کی تحقیق کے مطابق آج کل یہود و نصاریٰ عاشوراء کا روزہ ہی نہیں رکھتے بلکہ ان کا کوئی بھی کام قمری مہینوں کے حساب سے نہیں ہوتا اس لئے اب کسی اشتراک اور تشابہ کا سوال ہی نہیں رہا لہٰذا فی زماننا رفع تشابہ کے لیے نویں یا گیارھویں کا روزہ رکھنے کی ضرورت نہ ہونی چاہیے۔ (معارف الحدیث ص ۱۷۱ ج ۴) اہل تشیع نے عاشوراء کو یہودیوں کی پیروری میں حزن و ملال، غم و ماتم اور عقوبت و تریر کا دن قرار دیا ہے ان کا قومی جرم گوسالہ پرستی تھا اور ان کا قومی جرم قتل حسینؓ اور اس میں "اعانت" ہے۔ اسی طرح ایسی ہی بات ان کی اگلوں نے بھی کہی تھی ان کے اور ان کے دل یکساں ہو گئے ہم نے تو یقین والوں کے لیے نشانیاں بیان کر دیں۔

مدرسہ ابوبکر صدیق تلہ گنگ میں ٹیلی فون کی تنصیب

احباب و کارکنان احرار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تلہ گنگ کے مرکز احرار مدرسہ ابوبکر صدیق (ملحق وفاق المدارس الاحرار ملتان) میں ٹیلی فون کی تنصیب ہو گئی ہے۔ مجلس احرار اسلام کے مبلغ مولانا فیض الرحمن صاحب یہاں ہمہ وقت موجود رہتے ہیں۔ احباب فون نمبر نوٹ فرمالیں۔

مدرسہ ابوبکر صدیق ۔ تلہ گنگ (ضلع چکوال) (05776) 412201

سدا بہار ہے گلزارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پوری ہو کاش خواہشِ دیدارِ مصطفیٰ
جی بھر کے دیکھوں مصحفِ رخسارِ مصطفیٰ

کافور کفر و شرک کی تاریکیاں ہوئیں
پھیلے جہاں میں جس طرف انوارِ مصطفیٰ

جس میں نہیں ہے اسود و احمر کا امتیاز
وہ مرجعِ انام ہے دربارِ مصطفیٰ

ارشادِ مصطفیٰ مرا سرمایۂ نجات
پیغامِ کردگار ہے گفتارِ مصطفیٰ

دینِ ھُدیٰ کو جس نے کیا نذرِ خواہشات
کس منہ سے ہے وہ بندۂ سرکارِ مصطفیٰ

ناموسِ مصطفیٰ کی قسم اس زمین پر
کوئی پنپ سکے گا نہ غدارِ مصطفیٰ

چلتا ہے ہر چمن میں بہار و خزاں کا دور
لیکن سدا بہار ہے گلزارِ مصطفیٰ

مجھ کو کسی مسیح کی حاجت نہیں ظہور
درماں سے بے نیاز ہے بیمارِ مصطفیٰ

حافظ محمد ظہور الحق ظہور، اسلام آباد

پاتے ہیں زمانے میں وہ لوگ دوام اکثر

رہتا ہے مرے لب پر اب اُس کا ہی نام اکثر
دھن اس کی ہی رہتی ہے ہو صبح کہ شام اکثر

میں کب تھا کسی قابل پر اُس کا یہ احساں ہے
رہتا ہے مرے دل میں اب اُس کا قیام اکثر

جو عشق کے میداں میں دے دیتے ہیں جاں اپنی
پاتے ہیں زمانے میں وہ لوگ دوام اکثر

یوں ربط رکھا میں نے اُس پیکرِ رحمت سے
پڑھتا ہوں دُرود اکثر دیتا ہوں سلام اکثر

وہ دبدبہ شاہوں میں دیکھا نہیں دنیا نے
شاہوں سے بھی بڑھ کر ہیں آقا کے غلام اکثر

یہ مدح سرائی بھی ہے اِک اُن کی توجہ سے
پاتا نہیں ہر شاعر کاشف یہ مقام اکثر

سید کاشف گیلانی

(علیم ناصری)

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفٰے نے آ کے توڑا میرے دل کا سومنات
میرے آقا نے دلائی لعل و عُزیٰ سے نجات

تھے مسلط مجھ پہ کتنے آرزوؤں کے ہُبل
جانے کتنے چھپ کے بیٹھے تھے یہاں لات و منات

جانے کتنے خاک کے تودے مرے معبود تھے
مانگتا پھرتا تھا میں ظلمات سے آبِ حیات

بارہا تاریکیوں سے نور کی مانگی ہے بھیک
ماسوا کے سامنے بیکار پھیلائے ہیں ہات

دیوتا شیطاں صفت تھے میری گردن پر سوار
روز و شب تھی کثرتِ اوہام میری کائنات

میرے آقا نے کیا ایقاں سے مجھ کو بہرہ ور
نعرۂ توحید سے دی میں نے عفریتوں کو مات

میں رہا گو مدتوں فحشا و منکر کا اسیر
مصطفٰے نے مجھ کو بخشا تحفۂ صوم و صلات

میں کروں کیونکر ادا اس کی ثنا گوئی کا حق
کس زباں سے سرورِ عالم کی گنواؤں صفات

دیدۂ خورشید نے دیکھا نہیں ایسا جمیل
اب تک اس کی منتظر ہے چاند تاروں کی برات

اس کے گرویدہ رہے ہیں اور رہیں گے حشر تک
عابدینِ قانتین و عابداتِ قانتات

اس کے نقشِ پا کے شیدائی رہیں گے تا ابد
مومنینِ صالحین و مومناتِ صالحات

قولِ فیصل ہے رسول اللہ کا ایک ایک قول
صادق و برحق ہے اس محبوب کی ایک ایک بات

ارضِ جاکرتہ سے لے کر تا رباط اس کے حصار
کارواں در کارواں اس کے عساکر شش جہات

اس نے سمجھائے مجھے توحید کے زرّیں رموز
اس نے سکھلائے مجھے سنت کے رخشندہ نکات

مل گیا توحید کا مجھ کو صراطِ مستقیم
ورنہ میں ہوتا اسیر فاحشات و منکرات

اور کچھ نیکی نہیں ہے میرے دامن میں علیم
ہیں یہی دو چار نعتیں باقیات الصالحات

ماں زادے

ساغر اقبالی

ایک ڈیرے پر
ایک وڈیرے نے آواز دی
"اوئے کڑملی! اوئے وَدّو!
وَدّو بھاگا ہوا آیا
وڈیرے نے
اس کے سر سے
پٹکا اتارا
اس سے اپنا جوتا صاف کیا
اور پٹکا
وَدّو کے منہ پر مار کر کہا
"دفع ہو جا"
وَدّو
"سئیں سئیں" کرتا ہوا
الٹے پاؤں لوٹ آیا

....

"جمعہ بازار" کے ساتھ
سڑک کے کنارے
ایک پجارو کے پاس
زرق برق لباس میں ملبوس
اکڑی ہوئی
ایک امیر زادی
کھڑی تھی
اور نیچے زمین پر
بیٹھ کر
ایک مزارع کی بیٹی
اپنے دوپٹے سے
اس کے جوتے
صاف کر رہی تھی

....

سوچتا ہوں کہ
اللہ نے انسان کو آزاد پیدا کیا ہے
مگر یہ ماں زادے
جن کے باپ دادے
غلام ابن غلام ابن غلام
کل تک سمندر پار سے آنے والے
پدر فرنگ کے بوٹ چاٹتے رہے
اپنی قوم سے غداری کے بدلے میں
جاگیریں پاتے رہے
آج انسانیت کی تذلیل کر رہے ہیں
اس کی تحقیر کر رہے ہیں
کیا یہ کسی
فرعون شدّاد سے کم ہیں!

مولانا عبد واحد مخدوم (ڈوو، چناب نگر)

سورۃ بقرہ کے فضائل

(۱) یہ قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت ہے اور بہت سے احکام پر مشتمل ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورۃ بقرہ کو پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت اور بدنصیبی ہے۔ اور اہل باطل اس پر قابو نہیں پا سکتے۔ قرطبیؒ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ اس جگہ اہل باطل سے مراد جادوگر ہیں۔ مراد یہ ہے کہ اس سورۃ کے پڑھنے والے پر کسی کا جادو نہ چلے گا۔ (معارف القرآن)

(۲) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۳) ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص رات میں سورۃ بقرہ پڑھے تین رات تک شیطان اس گھر میں داخل نہ ہوگا۔ اور جو شخص دن میں پڑھے گا تو تین دن شیطان اس گھر میں داخل نہ ہوگا۔ (حصن حصین)

آیتہ الکرسی کے فضائل

(۱) احادیث میں اس کے بڑے فضائل و برکات مذکور ہیں۔ مسند احمد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ قرآن میں کون سی آیت سب سے زیادہ عظیم ہے۔ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آیتہ الکرسی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا۔ اے ابومنذر تمہیں علم مبارک ہو۔ (مسلم)

اسی طرح حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن میں عظیم تر آیت (ثواب کے لحاظ سے) کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا آیت الکرسی۔ (ابن کثیر)

(۲) نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز فرض کے بعد آیتہ الکرسی پڑھا کرے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کے لئے بجز موت کے کوئی مانع نہیں ہے۔ یعنی موت کے بعد فوراً وہ جنت کے آثار اور راحت و آرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔ (ابن کثیر۔ معارف القرآن)

(۳) فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مومن آیتہ الکرسی پڑھتا ہے۔ اور اس کا ثواب اہل قبور کے لئے پہنچاتا ہے تو حق تعالیٰ مشرق اور مغرب سے چالیس نور ہر میت کی قبر میں داخل فرماتے ہیں۔ اور ان کی قبور میں وسعت دیتے ہیں۔ اور ان کے درجات بڑھاتے ہیں۔ (جواہر خمسہ مصنفہ شیخ محمد غوث گوالیاری)

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ

میں ایک آیت ہے جو قرآن کریم کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ وہ جس گھر میں پڑھی جائے شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے۔

(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) پر چوکیدار مقرر کیا۔ ایک شخص آیا اس نے اس غلہ سے چرانا شروع کیا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ اس نے کہا میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ بچوں کا نفقہ ہے اور میرے لئے بہت حاجت ہے۔ ابوہریرہ اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ تیرے قیدی کا کیا حال ہے جو گزشتہ شب پکڑا تھا میں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس نے سخت حاجت اور عیال داری کی شکایت کی میں نے اس پر رحم کیا اور اسے چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار! اس نے تجھ سے جھوٹ بولا اور دوبارہ آئے گا۔ میں یقین کیا وہ دوبارہ آئے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی وجہ سے کہ آپ نے فرمایا تھا وہ دوبارہ آئے گا۔ میں اس کا منتظر رہا۔ وہ پھر آیا اور اس نے غلہ سے لپ بھرنا شروع کر دیا۔ میں نے اس کو پکڑا۔ میں نے کہا کہ میں تجھ کو اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دے میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ ایک کنبہ کی ذمہ داری ہے۔ میں دوبارہ نہ آؤں گا۔ میں نے اس پر رحم کیا اسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس نے سخت حاجت کی شکایت کی اور بہت منت سماجت کی میں نے رحم کیا اور اسے چھوڑ دیا۔ فرمایا خبردار رہو۔ اس نے جھوٹ بولا اور دوبارہ پھر آئے گا۔ میں منتظر رہا وہ آیا غلہ چرانے لگا۔ میں نے اسے پکڑا میں نے کہا میں تجھ کو اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ اور تیسری بار کی آخر ہے۔ تو نے کہا تھا میں اب نہیں آؤں گا۔ اور تو پھر آ گیا۔ اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دے بس تجھ کو چند کلمے سکھلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تجھ کو نفع دیگا۔ جب تو اپنے بستر پر جگہ پکڑے تو آیۃ الکرسی کو پڑھ لے۔

اللہ لا الہ الا ھو الحی قیوم ختم آیت تک۔ اللہ تعالی کی طرف سے تجھ پر ہمیشہ ایک نگہبان مقرر ہو گا۔ اور تمہارے پاس کوئی شیطان قریب نہیں آئے گا۔ صبح تک میں نے اس کو پھر چھوڑ دیا۔ میں جب صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے کہا میرے قیدی نے مجھے چند کلمے سکھلائے کہ مجھ کو ان کے سبب اللہ تعالیٰ نفع دے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ خبردار ہو اس نے آیت الکرسی پڑھ کر سونے والی بات تو سچ کہی۔ حالانکہ وہ خود بڑا جھوٹا ہے۔ تجھ کو معلوم ہے وہ کون ہے جس سے تو مخاطب تھا تین رات سے؟ میں نے کہا نہیں فرمایا شیطان تھا۔ (بخاری)

(۷) حدیث بخاری میں ہے کہ سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے سے تمام شب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس شخص کے لئے ایک نگہبان مقرر ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے پاس نہیں آتا۔ اس لئے اگر کسی کو خوفناک اور بھیانک خواب ستاتے ہوں تو بعض بزرگوں نے آیۃ الکرسی کی یہ ترتیب بھی بتائی ہے۔ تین دفعہ اعوذ پڑھے اور تین ہی مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور اس میں کلمہ ولایؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم کو تین دفعہ دھرائے۔ پھر سو جائے۔ انشاء اللہ امن وراحت میں سوتا رہے گا۔

(۸) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز فرض کے بعد آیۃ الکرسی اور یہ آیت شھد اللہ اور قل اللھم ملک الملک سے بغیر حساب تک پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف فرمائیں گے۔ اور جنت میں جگہ دیں گے۔ اور اس کی ستر حاجتیں پوری فرمائیں گے۔ جن میں کم سے کم حاجت اس کی مغفرت ہے۔ (روح المعانی۔ معارف القرآن جلد دوم)

(۹) امام بغوی نے اپنی سند کے ساتھ حدیث نبوی نقل فرمائی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سورۃ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آل عمران کی آیتیں ایک آیت شھد اللہ انہ لاالہ الاھو آخر تک اور دوسری یہ آیت قل اللھم ملک الملک سے بغیر حساب تک پڑھا کرے تو میں اس کا ٹھکانہ جنت میں بنادوں گا۔ اور اس کو اپنے خطیرۃ القدس میں جگہ دوں گا۔ اور ہر روز اس کی طرف ستر مرتبہ نظر رحمت کروں گا اور اس کی ستر حاجتیں پوری کروں اور ہر حاسد اور دشمن سے پناہ دوں گا۔ اور ان پر اس کو غالب رکھوں گا۔ (معارف القرآن جلد دوم)

(۱۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حٰم (المومن) الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی پڑھے ان کی برکت سے شام تک محفوظ رہتا ہے۔ اور شام کے وقت پڑھے تو وہ ان کی برکت سے صبح تک محفوظ رہتا ہے۔ (ترمذی مشکوۃ)

(۱۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس مال یا اولاد پر آیۃ الکرسی کو پڑھ کر دم کر دو گے یا لکھ کر (مال میں) رکھ دو گے۔ یا بچہ کے گلے میں ڈال دو گے شیطان اس مال اور اولاد کے قریب بھی نہ آئے گا۔ (حصن حصین)

(۱۲) ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو جو شخص یہ کرے گا۔ میں اسے شکر گزار دل اور ذکر کرنے والی زبان دوں گا۔ اور اسے نبیوں کا ثواب اور صدیقوں کا عمل دوں گا۔ اس پر ہمیشگی صرف نبیوں سے ہوتی ہے۔ یا صدیقوں سے یا اس بندے سے جس کا دل میں نے ایمان کے لئے آزمالیا ہو یا اسے اپنی راہ میں شہید کرنا چاہتا ہوں۔ (ابن کثیر)

حضرت امام محمد بخاری رحمہ اللہ

اقبال احمد صدیقی (کراچی)

امام محمد بخاری رحمہ اللہ وسط ایشیا کے تاریخی شہر بخارا میں ۱۳ شوال ۱۹۴ ھ میں یا ایک دوسرے ثقہ حوالے کے مطابق یکم شوال ۲۵۶ ہجری میں پیدا ہوئے۔ بخارا، سوویت یونین میں جمہوریہ اشتراکیہ از بکستان کا ایک معروف شہر رہا ہے۔ اس شہر نے بڑے عروج وزوال دیکھے اور آخر وہ زمانہ آ گیا کہ روسی ماوراء النہر میں اپنے قدم جمانے لگے۔ انہوں نے بخارا کے حکمرانوں پر فوجی دباؤ بڑھانا شروع کر دیا تو حاکم بخارا نے کئی بار کی طاقت آزمائی کے بعد روسیوں کی اطاعت قبول کر لی۔

سمرقند، بخارا اور تاشقند ایسے نام ہیں جو اسلامی تاریخ سے خصوصاً ان علماء، مشائخ اور ائمہ کے حوالے سے کبھی محو نہیں ہو سکتے۔ جو آج بھی مسلمانوں کے دلوں میں محفوظ ہیں۔

حضرت امام محمد بخاریؒ کا آبائی وطن بخارا سب سے زیادہ انہی کی وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ کا پورا نام ابو عبداللہ بن اسمٰعیل بن ابراہیم تھا۔ امام حدیث محمد بن اسمٰعیل البخاری کے والد بزرگوار کا یہ حوالہ قابل ذکر ہے کہ وہ خود حدیث کے ثقہ اور معتبر راویوں میں سے تھے۔ کمسنی میں سایہ پدری سے محروم ہو گئے۔ عابدہ وزاہدہ والدہ نے بڑی شفقت سے پرورش کی۔ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے معاملے میں نہایت فرض شناس تھیں۔ لیکن امام محمد بچپن میں ہی بینائی سے محروم ہو گئے۔ ان کی والدہ صاحبہ نے مغموم رہنے کے بجائے گریہ وزاری سے بارگاہ الہیٰ میں دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا۔ قادر مطلق نے اپنے کرم خاص سے ان کی بینائی بحال کر دی۔ حصول علم کا شوق انہیں پہلے ہی بہت تھا۔ چشم بینا کی نعمت نے موقع فراہم کر دیا۔ جب کہ ذہانت بھی فراواں تھی اور قوت حافظہ بھی بے مثال تھی۔ گویا مشیت ایزدی کسی بڑے کام کو ان کی ذات سے وابستہ کر چکی تھی۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم بخارا کے جلیل القدر اساتذہ محمد بن سلام بیکندی، محمد یوسف بیکندی، عبداللہ بن عمر مسندی اور ابراہیم بن الاشعت سے حاصل کی۔ ۱۶ برس کی عمر میں عبداللہ بن مبارک اور وکیل ابن الجراح کی کتابوں کو حفظ کیا۔ اس سے قبل صرف گیارہ برس کی عمر میں اپنی حیرت انگیز یاداشت کی بنا پر انھوں نے علامہ داخلی جیسے نامور عالم اور محدث کو ایک سند درست کرنے کا مشورہ دیا۔ ان کا انداز غیر مؤدبانہ نہیں تھا۔ یہ حیرت انگیز واقعہ بھی ان ہی سے منسوب ہے کہ وہ طالب علمی کے زمانے میں ۱۶ روز بغداد میں رہے اور اس مختصر عرصے میں انھوں نے پندرہ ہزار سے زائد احادیث حفظ کر لیں۔

علامہ ابن حجر جو شافعی مسلک کے مستند فقیہہ، محدث اور مؤرخ مانے جاتے ہیں اور "فتح الباری فی شرح البخاری" ان کی معرکہ آراء کتاب ہے نیز، ۴۰ سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں، وہ کہا کرتے تھے کہ

امام بخاری فقہ و حدیث میں دنیا کے امام ہیں۔ وہ مجتہد کے مقام پر فائز ہیں۔ دوسرے سے حدیث لینے میں حد درجہ احتیاط برتتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے زبردست قوت حافظہ سے نوازا ہے اور جذبۂ تحقیق ان میں بدرجہ کمال ہے۔

احادیث کا ایک مجموعہ جو امام محمد بن اسمٰعیل البخاری کی تالیف ہے اس کتاب کا نام "الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "وسننہ وایامہ" ہے، اسے "جامع" یا "الجامع" اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں ہر قسم کے مسائل کی احادیث مثلاً عقائد، احکام، آداب، تفسیر، تاریخ، سیر، شمائل، فتن، علامات، قیامت، مناقب، مثالب درج ہیں۔ امام بخاری نے جب اپنے سے پہلے محدثین کے مجموعوں کو دیکھا تو انہوں نے محسوس کیا کہ عام آدمی کے لئے ان سے استفادہ کرنا بڑا مشکل ہے۔ انہی دنوں امام بخاری نے ایک خواب بھی دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پنکھا جھل رہے ہیں۔ علماء نے اس کی تعبیر یہ کی کہ امام بخاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب غلط روایات کو دور فرمائیں گے۔ امام بخاری نے حصول علم کے سلسلے میں شام، مصر اور جزیرہ کا دو مرتبہ اور بصرہ کا چار مرتبہ سفر کیا۔ کوفہ اور بغداد میں آمد ورفت رہی۔ آپ کے پاس چھ لاکھ احادیث کا ذخیرہ ہو گیا جو زبانی یاد تھا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنے تذکرے میں لکھا ہے کہ ایک روز امام بخاری اپنے استاد اسحاق بن راہویہ کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ وہاں احادیث کے ایک عام فہم انتخاب کو مرتب کرنے کا ذکر خصوصیت سے ہوا۔ امام بخاری کو استاد کا یہ مشورہ نہایت برمحل نظر آیا چنانچہ انہوں نے اپنی تالیف شروع کر دی۔

امام بخاری خود فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو کعبے میں بیٹھ کر مرتب کیا۔ ہر حدیث کے لکھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتا، پھر استخارہ کرتا اور جب یقین آ جاتا تو جامع الصحیح میں درج کر لیتا۔ جب احادیث کو مضمون کے مطابق ترتیب دینے کا وقت آیا تو مسجد نبوی مدینہ منورہ جا کر روضہ رسول اور منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیانی جگہ بیٹھ کر اس کام کو سرانجام دیا۔

امام بخاری کی انتھک محنت اور حسن نیت کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان کی زندگی میں ہی اسے ۹۰ ہزار اشخاص نے امام بخاری سے بلاواسطہ سنا، یعنی رُوبرُو سماعت کی۔ تصانیف کی تعداد نہایت کثیر ہے۔

امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم نے ۶۲ برس کی عمر میں روسی ترکستان میں وفات پائی۔

صحاح ستہ میں بخاری شریف کا پہلا نمبر ہے۔ تیسری صدی ہجری سے اب تک بخاری شریف کی شروح اور حواشی کی تعداد ۲۰۰ سے زائد ہو چکی ہے۔ وہ امام الحدیث بھی تھے اور محقق حافظ الحدیث بھی تھے۔

ایم ایم حسن (کراچی)

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں

ایک روز جب میں ساحل سمندر پر چہل قدمی کر رہا تھا تو فٹ پاتھ پر میرے آگے مغربی لباس میں ملبوس ایک دوشیزہ چلی جارہی تھی، اس کے ہاتھوں میں دو بڑے تھیلے تھے، جن میں کچھ کپڑے تھے۔ اس کی لڑکھڑاتی چال سے یہ گمان ہو رہا تھا کہ وہ نشے کے عالم میں ہے۔ تھوڑی دور چل کر وہ فٹ پاتھ کے کنارے بیٹھ گئی۔ اتنے میں ادھر سے ایک کار گزری جس پر حکومت سندھ کی تختی لگی ہوئی تھی اور جسے ایک نوجوان چلارہا تھا۔ ایک فیشن ایبل لڑکی کو یوں فٹ پاتھ پر تنہا حیران و پریشان بیٹھا دیکھ کر نوجوان نے اپنی گاڑی روکی اور انگریزی میں دریافت کیا "کیا میں تمھیں کہیں چھوڑ سکتا ہوں" لڑکی نے جواب دیا "میرا کہیں ٹھکانہ نہیں" یہ جواب سن کر نوجوان کی ہمت بندھی اور اس نے گاڑی کا دروازہ کھول دیا اور وہ اس کے پہلو میں بیٹھ کر رفوچکر ہو گئی۔

اس واردات سے قبل مجھے ڈیفنس سوسائٹی میں ایک اور عجیب منظر دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ حسب معمول جب میں سویرے ساحل سمندر پر محو خرام تھا تو میں نے اک نوجوان لڑکی کو ایک بنگلے کی دیوار پھاندتے دیکھا۔ اس لڑکی نے سڑک پار کر کے بے تحاشا دوڑنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اسی بنگلے سے شب خوابی کے لباس میں ایک نوجوان نمودار ہوا اور اس نے جست لگا کر اس لڑکی کا پیچھا کیا اور بالاخر اسے جا دبوچا اور پھر ان دونوں میں برسر عام ہاتھا پائی ہونے لگی۔ جب میں نے صفدر سے ان واقعات کا ذکر کیا تو اسے مطلق حیرانی نہ ہوئی اور وہ بولا "انکل! جو کچھ ہمارے کالج میں ہو رہا ہے اس کے مقابلے میں یہ وقوع کچھ بھی نہیں ہیں"

اس نے پھر مجھے بتایا کہ بعض اونچے گھرانوں کے لڑکے اور لڑکیاں بن بیاہے ایک دوسرے کے ساتھ دوست کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور جب ان کا جی بھر جاتا ہے تو نیا ساتھی تلاش کر لیتے ہیں۔ ان کی ان حرکات پر ان کے گھر والوں کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ اور جہاں تک خلع اور طلاق کا سوال ہے تو اب اس قسم کے حادثات طالب علموں میں عام ہیں۔ اس کی ایک ہم جماعت لڑکی نے تو حد ہی کر دی ہے اس کا ایک امریکن کے ساتھ انٹر نیٹ کے ذریعہ رابطہ تھا اور وہ دونوں اس واسطے سے گھنٹوں ہم کلام رہتے تھے۔ جب ان کے تعلقات زیادہ بڑھے تو انہوں نے اپنی تصاویر کا تبادلہ کیا اور یہ نوبت پہنچی ہے کہ وہ شخص اس لڑکی سے شادی رچانے پاکستان آرہا ہے۔

صفدر کا تعلق بھی ایک خوش حال گھرانے سے ہے۔ یہ نوجوان ہمارے پڑوس میں رہتا ہے اور ایک مقامی امریکن تعلیمی ادارے میں ایم بی اے کا طالب علم ہے۔ اس شخص نے ایک ایسے ماحول میں آنکھیں

کھولی تھیں کہ وہ دینی تعلیم سے یکسر محروم تھا۔ اس کی خواہش پر مبنی اسے قرآن مجید کا درس دے رہا ہوں اور یہ اللہ کے کلام کی برکت ہے کہ وہ اب پابند صوم صلوٰۃ ہے۔ اس کا یہ نیک عمل رفتہ رفتہ اس کے گھر والوں پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔ اپنے شاگرد کی یہ باتیں سن کر میں سخت تشویش میں مبتلا ہو گیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ سب کچھ انگلش میڈیم درسگاہوں کا کیا دھرا ہے۔ یہ تعلیمی ادارے جو ہماری نئی نسل کے رگ و پے میں زہر گھولتے رہے ہیں وہ اب رنگ لا رہے ہیں اور چونکہ صرف ہمارا اعلیٰ طبقہ ہی ان درسگاہوں کی بھاری فیسوں کا متحمل ہو سکتا ہے اس لئے اس فساد کا شکار زیادہ تر ہمارے خوش حال گھرانے ہیں، جہاں پر پہلے ہی سے اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ذرا کم ہے۔ اس بگاڑ میں بیرونی مالی امداد حاصل کرنے والے غیر سرکاری ادارے اور انسانی حقوق کے تحفظ کی انجمنیں بھی برابر کی شریک ہیں۔ ان اداروں کی سرگرمیوں سے یہ گمان ہوتا ہے کہ وہ غیر ملکی ایجنٹ ہیں، جو اس اسلامی مملکت میں دین کی بیخ کنی کے لئے حقوق نسواں کے تحفظ کے روپ میں خواتین میں مادر پدر آزادی کو فروغ دے رہے ہیں۔

قبل اس کے پانی سر سے اونچا ہو جائے اس حکومت کو جو ملک میں نفاذ شریعت کا عزم رکھتی ہے، اس فساد کا نوٹس لینا چاہیے تاکہ ہمارے معاشرے کو تباہی سے بچایا جا سکے۔ کون نہیں جانتا کہ ایک اسلامی معاشرے میں مغربی دنیا کی طرح عورت ایک کھلونا نہیں ہے بلکہ اس کا ایک اعلیٰ مقام ہے، دین اسلام کی تعلیم کے مطابق مخلوقات انسانی میں جنس لطیف ہی کی ایک صنف کو سب سے بڑی برتری حاصل ہے۔ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا مستحق کون ہے؟ فرمایا "تیری ماں" تین دفعہ آپ نے یہی جواب دیا چوتھی دفعہ پوچھنے پر ارشاد ہوا "تیرا باپ" (صحیح بخاری) اس طرح اسلام نے عورت کو مرد پر فضیلت دی ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔ ماں کی گود کو بچے کی اولین درسگاہ قرار دیا گیا ہے۔ جو سبق بچہ اپنی ماں سے سیکھتا ہے وہ زندگی بھر فراموش نہیں ہوتا۔ مگر جب مائیں خود دین سے بیگانہ ہو جائیں اور بجائے اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے کے "بابا بلیک شیپ" کا درس دیں تو بقول حکیم محمد احسن مرحوم پھر تو "بلیک شیپ" ہی پروان چڑھیں گی۔ (روزنامہ "نوائے وقت" ملتان ۲۴ مارچ ۹۹ء)

دعاء صحت

مجلس احرار اسلام ملتان کے مخلص کارکن محترم سردار عزیز الرحمٰن سنجرانی عارضہ قلب میں مبتلا ہیں۔
مجلس احرار اسلام سیالکوٹ کے قدیم رہنما اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن محترم سالار عبدالعزیز صاحب گزشتہ چند ماہ سے علیل ہیں۔
مجلس احرار اسلام جلال پور پیروالہ کے رکن محترم عبدالرحمن جامی نقشبندی کی والدہ ماجدہ اور اہلیہ علیل ہیں۔
احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کیلئے دعاء فرمائیں۔

احمد معاویہ

"ربوہ سے چناب نگر تک"

چنیوٹ سے سرگودھا کی طرف جائیں تو راستے میں دریائے چناب کے سرخ پانیوں کے اس پار ایک شہر "چناب نگر" کے نام سے آباد ہے .... شہر کیا ہے، فتنہ گروفتنہ پرور، ایمان سوز حقیقتوں کا مرقع! یہ شہر آج سے دو ماہ قبل "ربوہ" کے نام سے جانا پہچانا جاتا تھا۔ اسی شہر سے ایمان و کفر کے معرکوں کی تاریخ وابستہ ہے۔ تفصیل اس کی کچھ یوں ہے کہ:

برصغیر سے انگریز بہادر اپنا بوریا بستر لپیٹ کر الٹے قدموں اپنے وطن سدھارنے لگا تو انہی کے "خود کاشتہ پودے" قادیانیت کی درخواست پر نوزائیدہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈمی نے قادیانیوں کو دریائے چناب کے اس پار "چک ڈھگیاں" کے مقام پر معمولی داموں ۱۰۳۴ ایکڑ زمین ۹۰ سال کی لیز پر عطا کی۔ یہ صلہ تھا قادیانی جماعت کے لئے ان "گرانقدر" خدمات کا جو قادیانیوں نے انگریزی اقتدار کو استحکام دینے کے لئے انجام دیں۔ قادیانیوں کے دوسرے خلیفے مرزا بشیرالدین محمود نے قرآن پاک کے ایک مقدس لفظ ربوہ کو چرا کر اس جگہ کا نام رکھا۔ یہ نئی بستی دین و ملت دشمن ارتدادی سرگرمیوں، ملک کی داخلی و خارجی سلامتی کی تخریب کاری کے لئے قادیانی جماعت کا ہیڈ کوارٹر قرار پائی۔

دریائے چناب کے کنارے چھوٹی بڑی پہاڑیوں اور شاداب و آباد لوکیشن کی حامل وسیع اراضی کے حصول کے لئے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ آنجہانی ظفر اللہ قادیانی نے اپنے منصب کا اثر رسوخ بھر پور استعمال کیا۔ یکم اپریل ۱۹۴۹ء میں یہاں ریلوے اسٹیشن بھی قائم ہو گیا۔ اسٹیشن ماسٹر بھی قادیانی مقرر ہوا..... شہر کی مکمل پلاننگ کے بعد یہودیوں کی طرز پر یہاں قادیانیوں کو لا کر آباد کرنا شروع کر دیا گیا۔ اس طرح ایک اسلامی مملکت میں بقول شورش کاشمیری "عجمی اسرائیل" قائم کر دیا گیا۔ کسی غیر قادیانی کا یہاں مکان، دکان تعمیر کرنا یا کوئی دوسرے کاروبار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اس شہر کا مکمل انتظام و انصرام "ناظر امور عامہ" جو قادیانی جماعت میں شعبہ امور عامہ کا سربراہ ہوتا ہے، کے سپرد تھا۔ یہاں قادیانیوں کی اپنی عدلیہ، اپنی بلدیہ اور اپنی انٹیلی جنس تھی۔ ایک عرصہ تک ایسی حالت رہی کہ حکومت پاکستان بھی یہاں مداخلت نہیں کرتی تھی..... یہی وجہ ہے کہ پاکستان بننے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ۱۹۵۳ء میں مجلس احرار اسلام نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا مشترکہ پلیٹ فارم بنا کر تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت برپا کی تو اس کے مطالبات میں ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ کیونکہ اس شہر کا نظم و نسق مکمل طور پر قادیانی ریاست کا روپ دھار چکا تھا۔

مئی ۱۹۷۴ء میں جب نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء ایک تفریحی ٹور پر جاتے ہوئے بذریعہ ٹرین ربوہ سے گزرے تو انہوں نے اسٹیشن پر نعرہ تکبیر اللہ اکبر، ختم نبوت زندہ باد جیسے فلک شگاف نعرے بلند

گئے۔ یہ بات قادیانیوں کو ناگوار گذری اور انہوں نے ان "مجرم" طلبا کو واپسی پر سبق سکھانے کا انتظام کر لیا۔ ۲۹ مئی کو واپسی پر طلباء جب بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ سے گذرے تو طے شدہ منصوبے کے مطابق قادیانی غنڈوں نے گاڑی رکوا کر طلباء پر حملہ بول دیا۔ یہ طلباء جب فیصل آباد پہنچے تو کوئی طالب علم ایسا نہ تھا کہ جس کے جسم پر مہلک ضربیں نہ لگی ہوں اور وہ زخمی نہ ہوا ہو..... یہ گھناونی کارروائی مرزائیوں کو مہنگی پڑی، اس کے نتیجہ میں زبردست تحریک چلی اور قادیانیوں کو ۷، ستمبر ۱۹۷۴ء کو اسمبلی کے فلور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا گیا۔

قادیان کی طرح ربوہ میں بھی سب سے پہلے احرار داخل ہوئے اور حکومت کی طرف سے تمام تر رکاوٹوں کے باوجود ۲۷ فروری ۱۹۷۶ء کو ڈگری کالج سے متصل جامع مسجد احرار اور مدرسہ ختم نبوت کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس تاریخی دن کے موقع پر قائد احرار جانشین امیر شریعت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ اور ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری کو ربوہ سے گرفتار کر لیا گیا۔ اب یہاں احرار کے علاوہ مجلس تحفظ ختم نبوت اور انٹر نیشنل ختم نبوت کے اداروں کا ایک مضبوط نیٹ ورک موجود ہے۔

تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کرنے والی جماعتوں کے مطالبات میں یہ بات بھی شامل رہی کہ اس شہر کا ربوہ نام تبدیل کر کے کوئی اور نام رکھا جائے۔ اس لئے کہ لفظ "ربوہ" قرآن پاک کا مقدس لفظ ہے۔ جس کے معنی ٹیلا کے ہیں۔ قادیانی گروہ اس کے معنی و مفہوم کو غلط طور پر اپنے لئے استعمال کرتا ہے۔ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے محیر العقول بے شمار دعووں کے باوصف ایک دعویٰ کے مطابق نعوذ باللہ مسیح موعود اور عیسیٰ ہے ..... قرآن پاک میں یہ لفظ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جس آیت میں یہ لفظ وارد ہوا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔

"اور ہم نے مریم کے بیٹے اور اس کی ماں کو نشانی بنایا تھا اور انہیں ایک ٹیلا (ربوہ) پر جگہ دی تھی۔ جہاں ٹھہرنے کا موقع اور پانی جاری تھا۔ سورۃ المؤمنون (ترجمہ حضرت لاہوری)

چک ڈھگیاں کے اڑوس پڑوس چھوٹی بڑی پہاڑیوں اور ٹیلوں کا مختصر سلسلہ ہے، اس مناسبت اور آئندہ اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے قادیانیوں نے دجل و تلبیس سے کام لیتے ہوئے اس جگہ کا نام ربوہ رکھا۔

قادیانیوں کے ارتدادی مشن جب غیر ممالک میں جاتے تو وہاں کے انجان و بے خبر اور قرآنی تعلیم سے نا آشنا لوگوں کو بتاتے کہ دیکھئے حضرت مرزا مسیح علیہ السلام کے لئے قرآن پاک میں یہ آیات نازل ہوئی ہیں۔ اور یہ جگہ ان کا مسکن رہی ہے۔ اور ابتک اس نام سے آباد ہے۔ یوں وہ لوگ دھوکے کا شکار ہو رہے تھے۔ چنانچہ چنیوٹ سے پنجاب اسمبلی کے رکن اور انٹر نیشنل ختم نبوت موومنٹ کے جنرل سیکرٹری مولانا منظور احمد چنیوٹی نے پنجاب اسمبلی میں ربوہ نام کی تبدیلی کے لئے قرار داد پیش کی جسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ اب مسئلہ نیا نام تجویز کرنے کا تھا۔ مختلف تنظیموں کی جانب سے مختلف ناموں کے مطالبات تھے۔

صدیق آباد مصطفیٰ آباد، چک ڈھگیاں، چناب نگر وغیرہ۔ پنجاب حکومت کی طرف سے پہلے ۱۲ دسمبر ۱۹۹۸ء کو "نواں قادیان" کا نوٹیفکیشن جاری ہوا، جسے دینی تنظیموں نے مسترد کر دیا۔ کیونکہ قادیانی بھی تلبیس و تدلیس میں "پائے طولیٰ" رکھتے ہیں...... کہتے کہ ہمارے مرزا بشیر الدین محمود نے برصغیر کی "غلط تقسیم پر فرمایا تھا کہ "ایک وقت آئیگا کہ عارضی تقسیم ختم ہو جائے گی اور اکھنڈ بھارت ہو گا، ہم واپس قادیان جائیں گے.... لیجئے صاحب!

مرزا صاحب کی پیشین گوئی پوری ہو گئی اور ہمیں یہیں "قادیان" مل گیا۔

ویسے بھی ایک طویل جدوجہد کے بعد مسلمانوں کو کوئی ایسا نام قابل قبول نہ تھا جس کی نسبت قادیان یا قادیانیوں کی طرف ہو

مجلس احرار اسلام کی جانب سے مطالبہ تھا کہ نیا نام "چناب نگر" رکھا جائے۔ اس نام میں معنویت بھی ہے اور مناسبت بھی۔ بعد میں دیگر تنظیموں نے بھی اصولی طور پر اس نام سے اتفاق کر لیا جسے تسلیم کرتے ہوئے حکومت پنجاب نے نیا نام رکھ دیا اور نوٹیفکیشن ۳۴۰۳/۹۹/سی ایچ۔ ۳۶۔ ۸۱/۔ آر اینڈ جی/۱۱ ایس او مورخہ ۴ فروری ۱۹۹۹ء کے تحت نواں قادیان کا نام بھی تبدیل کر دیا گیا ہے۔ صوبائی وزیر مال چودھری شوکت داؤد کے حوالے سے ۹ فروری کے اخبارات میں "چناب نگر" کا باقاعدہ اعلان کر دیا گیا۔ یہ امر قابل تحسین ہے کہ کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل تمام جماعتیں بڑی حکمت عملی کے ساتھ اس پیچیدہ صورتحال سے نکلنے میں کامیاب ہوئیں.... مقام مسرت ہے کہ اس سلسلہ میں قادیانی سازشیں ایک بار پھر ناکام ہو گئیں۔ قرآن پاک کا مقدس لفظ تحریف و بے حرمتی سے محفوظ ہو گیا..... مگر مسئلہ یہیں ختم نہیں ہو گیا بلکہ ابھی محض اس شہر کے حوالہ سے کئی ایک مسائل باقی ہیں۔ ہم مولانا زاہد الراشدی کے ساتھ اس بات پر مکمل اتفاق کرتے ہیں کہ "ربوہ کے باشندوں کو ان کے مکانات کے ملکیتی حقوق دینے کا بھی فیصلہ ہو جانا چاہیے..... (مجلس احرار اسلام گزشتہ بیس برسوں سے یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ انجمن احمدیہ کی ملکیت ختم کر کے لیز منسوخ کی جائے اور ربائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔) میاں نواز شریف جنھوں نے اور بہت سے مقامات پر غریب لوگوں کو کچی بستیوں کے مالکانہ حقوق دیئے ہیں۔ چناب نگر کے باسیوں کو بھی ان کے رہائشی مکانات کے مالکانہ حقوق دے کر یہ کام کر گزرنا چاہیے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ملک بھر کی دینی تنظیمات کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے پیرانہ سالی کے باوجود جوان عزم و ارادے کے ساتھ طویل جدوجہد کی اور یہ معرکہ بخیر و خوبی انجام پا گیا۔ ہماری ان سے درخواست ہے کہ وہ ختم نبوت کے کاز سے متعلق باقی مسائل و مطالبات کو بھی اسمبلی میں پیش کر کے منظور کرائیں۔ تمام دینی تنظیمیں ان سے متفق و معاون ہیں۔

○

دین محمد فریدی (بھکر)

..........وہ کسر نفسی ثابت نہ کر سکا

میانوالی ۲۶، اپریل ۱۹۶۶ء کے مناظرے مابین حضرت مولانا لال حسین اختر اور قاضی نذیر لائلپوری قادیانی کو سن کر ڈاکٹر نور خان صاحب مرحوم اور اس کے ساتھیوں کا ایمان بچ گیا۔ مگر اس مناظرے کی یادداشت میں قادیانی بائی کمان نے مناظرہ طے کرنے والے مربی کو تبدیل کر دیا۔ اس کی جگہ نیا مربی تعینات ہوا۔ اس کی شکل سے میں واقف نہیں تھا۔ وہ مربی خصوصی ہدایات کے ساتھ آیا۔ ڈاکٹر نور خان کو دوبارہ گھیرنے کی کوشش کرنے لگا ڈاکٹر صاحب سے ہمارا تو طنی تعلق تھا۔ ہر نولی سے ادویات وغیرہ لینے میانوالی جانا آنا اکثر ہوتا رہتا ان دنوں مذہبی جلسوں کا بھی زور تھا۔ میں ذہنی مطابقت کی وجہ سے جمیعتہ علماء اسلام کا رکن اور ضلعی مجلس شوریٰ کا بھی رکن تھا۔ جب بھی میانوالی جاتا ڈاکٹر نور خان صاحب سے ضرور ملتا۔ ایک دن اس کے مطب میں بیٹھا تھا۔ ڈاکٹر نور خان کے ساتھ ایک آدمی اور بھی تھا جسے میں نہیں جانتا تھا۔ میرا منہ بازار کی طرف تھا۔ سڑک سے ڈپٹی ایف سی میانوالی کا چپڑاسی گزرا مجھے دیکھ کر زور سے سائیکل کی بریک لگائی میں نے دیکھا کہ مجھے اشارہ سے باہر بلا رہا ہے۔ کیونکہ ہم دونوں پہلے سے واقف تھے۔ میں اٹھ کر اس کے پاس گیا تو مجھے کہنے لگا کہ ڈاکٹر صاحب آپ مرزائیوں کے پاس کیسے بیٹھنے لگ گئے ہو۔ میں نے کہا کہ ڈاکٹر نور خان تو مرزائی نہیں وہ تو مسلمان ہے۔ کہنے لگا کہ ساتھ میں مرزائی مبلغ جو بیٹھا ہے۔ میں بڑا حیران ہوا فوراً اللہ تعالیٰ نے دل میں بات ڈالی۔ میں نے کہا کہ آؤ تمہیں تماشا دکھاتا ہوں۔ وہ کہنے لگا کہ مجھے کام ہے مجھے پہلے ہی خیال تھا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ یہ مرزائی ہے۔ میں واپس مطب میں داخل ہوا۔ ڈاکٹر نور خان شاعرانہ مزاج رکھتے تھے۔ میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ ڈاکٹر صاحب مجھے ایک شعر کا مطلب سمجھا دیں میری سمجھ میں نہیں آرہا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ کونسا شعر ہے۔ میں نے کہا کہ ایک شاعر کا یہ شعر ہے۔ کہ

کِرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

ڈاکٹر صاحب نے شعر سن کر کہا کہ یہ کس الو کے پٹھے نے شعر کہا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ مربی صاحب بتائیں گے کہ یہ کس الو کے پٹھے کا شعر ہے۔ میرے اور ڈاکٹر صاحب کے مابین گفتگو سن کر مربی صاحب کا چہرہ فق ہو گیا اور ڈاکٹر نور خان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ ڈاکٹر صاحب میں نہ کہتا تھا کہ دین محمد بڑا شرارتی

ہے اسے اپنے پاس نہ بیٹھنے دیا کریں۔ دیکھ لیا نا ابھی کیا شرارت کی! میں نے کہا کہ مربی صاحب میں نے ڈاکٹر صاحب سے شعر کا مطلب پوچھا ہے۔ اس میں شرارت کی کیا بات ہے۔ یہ شعر آپ پڑھیں تو عقیدت سے مرزا کا الہام سمجھیں۔ میں نے پڑھ دیا تو شرارت ہو گیا۔ کہا یہ "در ثمین" میں مرزا قادیانی نے خود اپنے متعلق نہیں لکھا۔ شعر سن کر ڈاکٹر صاحب ہی نے کہا ہے کہ یہ کس الو کے پٹھے کا شعر ہے میں نے تو نہیں کہا۔ جب آپ کے مرزا نے ایسے اشعار کہے ہیں تو برداشت کرو۔ مربی کہنے لگا کہ جی یہ کسر نفسی ہے۔ اللہ والے کسر نفی میں اپنے کو گھٹاتے ہیں بڑھاتے نہیں۔ سب بزرگوں نے کسر نفسی کی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ بات تو چھوڑو مرزا نے اپنے کو بڑھایا ہے کہ نہیں۔ اگر میں یہ ثابت کردوں کہ مرزا نے تو اپنے کو اتنا بڑھایا کہ خدائی کا دعویٰ دار بن گیا تو آپ کہیں گے کہ دین محمد شرارت کرتا ہے۔ مجھے یہ ثابت کر دیں کہ تاریخ میں کسی بزرگ نے ایسی کسر نفسی کی ہو کہ اپنے آپ کو انسانوں کا............ کہا ہو میں تمہاری مخالفت چھوڑ دونگا۔ قریشی کہنے لگا میں ثابت کردوں گا۔ میں نے کہا کہ کرو۔ کہنے لگا پھر ثبوت مہیا کردونگا میں نے ڈاکٹر نور خان صاحب سے کہا کہ جب یہ ثبوت لائے مجھے بر نولی سے بلالیں تقریباً ایک ہفتہ کے بعد میں میانوالی ڈاکٹر نور خان کے پاس گیا تو یہ دیکھا ڈاکٹر صاحب کی میز پر شیشہ کے نیچے نمایاں طور پر لکھا ہوا ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے اپنے متعلق فرمایا۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

میں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب سناؤ مربی کسر نفسی کا ثبوت لایا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آپ کی بڑی مہربانی کہ میری جان ان خبیثوں سے چھوٹ گئی۔ باوجود کہ مناظرے میں انہیں بڑی شکست ہوئی مگر یہ میرا پیچھا کسی صورت میں چھوڑنے کو تیار نہیں تھے میں نے کئی دن مطالبہ کیا کہ کسر نفسی کا ثبوت لاؤ کہ اسلام میں کس بزرگ نے اپنے آپ کو کسر نفسی میں اتنا گرایا ہو۔ مگر وہ کوئی ثبوت مہیا نہ کر سکے۔ روزانہ ادھر اُدھر کی باتیں کرتے اور تمہاری مخالفت میں بے سروپا کہانیاں بناتے رہے۔ میں نے تنگ آکر کل سے یہ شعر خوش خط لکھوا کر میز پر رکھ دیا۔ مربی نے کل جو دیکھا خاموشی سے چلا گیا اور اب تک نہیں آیا۔ اور اس بازار میں اب یہ شعر مشہور ہو گیا پتہ چلا ہے کہ اس نے اس بازار میں بھی آنا چھوڑ دیا۔ کیونکہ مسلمانوں کے ہاتھ حربہ آ گیا ہے جب بھی کوئی مسلمان مربی کو دیکھتا ہے تو زور سے آواز دیتا ہے کہ مرزا کون تھا تو دوسرا زور زور سے یہ پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ اب ہمیں امید ہے کہ کوئی مرزائی ہمارے بازار کا رخ نہیں کرے گا۔

ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن کا قیام

لاہور (نمائندہ نقیب) چند ہم فکر علماء کرام اور دانش وروں نے انسانی حقوق کے نام پر کام کرنے والی این۔ جی۔ اوز کو واچ کرنے اور انسانی حقوق کا اسلامی تصور اجاگر کرنے کے لئے "ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن" کے نام سے گروپ قائم کر لیا ہے۔ جو ۱۱۔ اپریل سے اپنی باقاعدہ سرگرمیوں کا آغاز کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ممتاز علماء کرام اور دانش وروں کا ایک اجلاس ۲۱ فروری بعد نماز مغرب جامع مسجد خضراء سمن آباد لاہور کے خطیب مولانا عبدالروٴف فاروقی کی رہائش گاہ پر مولانا زاہد الراشدی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں اسلام اور پاکستان کے نظریاتی تشخص کے خلاف این۔ جی۔ اوز کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس سلسلہ میں جدوجہد کو منظم کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور "ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن" کے نام سے نئی تنظیم قائم کی گئی ہے۔

جس کے چیئرمین چوہدری محمد ظفر اقبال (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور) اور سیکرٹری پروفیسر شجاعت علی مجاہد آف سیالکوٹ ہوں گے جب کہ سنٹرل کمیٹی میں مولانا زاہد الراشدی (گوجرانوالہ) مولانا عبدالروٴف فاروقی (لاہور) مولانا مشتاق احمد (چنیوٹ) عبداللطیف خالد چیمہ (چیچا وطنی) جناب محمد متین خالد (لاہور) جناب خالد لطیف گھمن (پتوکی) اور سید جنید اشرف (لاہور) شامل ہیں اور سنٹرل کمیٹی میں مزید توسیع کا اختیار چیئرمین اور سیکرٹری کو دے دیا گیا ہے۔ اجلاس میں طے پایا کہ ۱۱۔ اپریل کو لاہور میں سنٹرل کمیٹی کا پہلا باضابطہ اجلاس ہو گا جس میں دستور کی منظوری دی جائے گی۔ اور اس کے ساتھ ہی فاؤنڈیشن کی عملی سرگرمیوں کا آغاز ہو جائے گا۔ اجلاس میں فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد، اہداف اور طریقِ کار پر مشتمل دستوری خاکہ ترتیب دینے کا کام مولانا مشتاق احمد کے ذمہ لگایا گیا جو ۱۱۔ اپریل کے اجلاس میں رپورٹ پیش کریں گے۔ اجلاس میں ان خبروں پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا کہ صوبہ سرحد میں "مسیحی طالبان تنظیم" کے نام سے مسیحی نوجوانوں کو اسلامی ناموں کے ساتھ افغانستان کے مختلف کیمپوں میں عسکری ٹریننگ دی جا رہی ہے اور ایک قرار داد کے ذریعہ اسے پاکستان میں خانہ جنگی کی سازش کا پیش خیمہ قرار دیتے ہوئے حکومت سے اس کا نوٹس لینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایک اور قرار داد میں بنگلہ دیش میں پاکستانی عالم دین اور "خدام القرآن" کے چیئرمین مولانا ساجد عثمان کی گرفتاری پر احتجاج کرتے ہوئے حکومت پاکستان پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ان کی رہائی کے لئے اثر و رسوخ استعمال کرے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ انسانی حقوق کے اسلامی تصور کو اجاگر کرتے ہوئے اس سلسلہ میں قرآن و سنت کی تعلیمات کی اشاعت کی جائے گی۔ انسانی حقوق کے عنوان سے اسلام کے خلاف کئے جانے والے مغربی پراپیگنڈہ کا تعاقب کیا جائے گا اور رفاہِ عامہ کے اسلامی اصولوں سے عوام کو متعارف کرایا جائے گا۔

عبداللطیف خالد چیمہ (مرکزی ناظم نشرواشاعت مجلس احرارِ اسلام پاکستان)

◎ عقیدۂ ختم نبوت امت مسلمہ کی شہ رگ ہے

◎ ہم اسے سیاسی مصلحتوں پر قربان نہیں ہونے دیں گے۔

◎ حکومت کی ترجیح امریکی مفادات کا تحفظ اور سیکولرازم کا نفاذ ہے

◎ ہماری ترجیح نفاذِ اسلام، کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کی برطرفی اورمرتد کی شرعی سزا کا نفاذ ہے

اسلام اور جمہوریت اکٹھے نہیں چل سکتے

امیر احرار سید عطاء المحسن بخاری

کافرانہ جمہوری و انتخابی سسٹم ہر برائی کی جڑ ہے

مسجد احرار چناب نگر میں منعقدہ اکیسویں سالانہ دوروزہ شہدائے ختم نبوت کانفرنس سے امیر احرار سید عطاء المحسن بخاری، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد اسحٰق سلیمی، ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، پیر سید محمد اسعد صاحب، مولانا محمد مغیرہ، سید محمد کفیل بخاری، ملک ربنواز ایڈووکیٹ اور دیگر مقررین کا خطاب

تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے دس ہزار شہداء کی یاد میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام ۲۱ ویں سالانہ دوروزہ "شہداء ختم نبوت کانفرنس" ۴-۵ مارچ جمعرات، جمعۃ المبارک کو جامع مسجد احرار چناب نگر میں روایتی تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں حسب سابق ملک بھر سے مجاہدین ختم نبوت اور سرفروشانِ احرار قافلوں کی شکل میں شریک ہوئے۔ پہلے روز کانفرنس کا آغاز مسجد احرار چناب نگر کے خطیب مولانا محمد مغیرہ کے خطاب سے ہوا۔ انہوں نے احرار قافلوں اور شرکاء کا خیر مقدم کیا اور کانفرنس کے حوالے سے تحریک تحفظِ ختم نبوت کے اہداف و مقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ کفر و ارتداد کا تعاقب و محاسبہ فطرت احرار ہے ہمارے بزرگ اس مسئلہ پر ایثار و قربانی کا جو راستہ ہمیں دکھا اور بتا کر گئے ہیں ہم تمام تر انسانی کمزوریوں کے باوجود "چراغ اپنا جلا رہے ہیں" اور ہم اسی کو کامیابی کا راستہ سمجھتے ہیں کہ شہداء ختم نبوت کے دیئے ہوئے اسوہ پر عمل کرتے رہیں۔ یہاں بیٹھ کر ہم "قادیانیوں" کی ریشہ دوانیوں اور ملک و ملت سے غداریوں کا پردہ چاک کر رہے ہیں تاکہ یہ بے خبر لوگ اس فتنے سے محفوظ رہ سکیں۔

ممتاز قانون دان ملک ربنواز ایڈووکیٹ نے کہا کہ باطل فتنوں بالخصوص قادیانیوں کے خلاف تاریخی جدوجہد کا سارا سہرا حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور اکابر احرار کے سر ہے۔ تحریک آزادی اور برصغیر سے انگریز سامراج کے انخلاء کیلئے احرار کا تاریخ ساز کردار ہماری قومی تاریخ کا سنہری باب ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالات وواقعات نے ہمیں مجبور کر دیا ہے کہ ہم ٹھنڈے دل ودماغ کے ساتھ یہ تجزیہ کریں کہ قیام پاکستان سے قبل علماء حق اور اکابر احرار نے مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے جو طریق کار

> مسلم لیگ نے تقسیم ہند سے قبل برطانوی سامراج کی وفاداری کی۔ ۱۹۵۲ء سے اب تک امریکی گماشتوں کی "زرّیں" حکومتوں کا دور ہے (امیر احرار سید عطاء المحسن بخاری)

اپنایا تھا وہی صحیح تھا۔ بعد نماز مغرب مجلس ذکر منعقد ہوئی اور ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم نے اختتام مجلس پر اجتماعی دعا کرائی۔

نماز عشاء کے بعد منعقدہ پہلے روز کی آخری نشست سے پاکستان شریعت کونسل کے جنرل سیکرٹری مولانا زاہد الراشدی۔ حرکۃ المجاہدین کے شعبۂ دعوت وارشاد کے مرکزی ناظم مولانا اللہ وسایا قاسم، مولانا ضیاء الدین آزاد، محمد اصغر عثمانی نے خطاب کیا جبکہ حافظ محمد اکرام اور رانا عبدالرؤف نے نعت اور نظم سنائی۔

پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل اور مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ آج ہم ربوہ کی بجائے چناب نگر میں کھڑے ہیں نام کی تبدیلی اس سمت سفر میں اہم پیش رفت ہے جس سفر کا آغاز مجلس احرار اسلام نے ۱۹۳۴ء میں قادیان سے کیا تھا۔ ربوہ کے نام سے قادیانی دنیا بھر میں مغالطہ دیتے تھے اب وہ یہ دھوکہ نہیں دے سکیں گے لیکن ہم دھوکے کا وہ سرچشمہ بھی ختم کر کے ہی دم لیں گے جہاں سے دھوکے پھوٹتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکمران جھوٹ بول رہے ہیں کہ سود کے بغیر بنکاری نہیں ہو سکتی ۱۵ سال قبل اس وقت کے وزیر خزانہ غلام اسحاق خان نے بجٹ تقریر میں اعلان کیا تھا کہ ہم نے بلا سود بنکاری کا

> شہداء ختم نبوت کا خون مسلم لیگ پر قرض ہے مسلم لیگ نے ۱۹۵۳ء میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی ضمانت مانگنے والوں پر گولیاں برسائیں لیکن وہ پھر بھی مرزائیوں کو نہ بچا سکی (حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مرکزی نائب امیر)

ٹھوس پروگرام وضع کر لیا ہے اور اگلے سال کا بجٹ بغیر سود کے ہوگا۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے آٹھ سو صفحات پر مشتمل رپورٹ تیار کی اور سود سے پاک بنکاری کا سسٹم دیا وہ رپورٹ وزارت قانون کی میز پر پڑی ہے۔ دنیا میں ۱۵۰ بنک بغیر سود کے کام کر رہے ہیں۔ اصل فتور حکمرانوں کی نیت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کے ایک حصے کو ماننے اور دوسرے حصے کا انکار کرنے والوں کو ذلت ورسوائی ہی ملے گی۔

مولانا اللہ وسایا قاسم نے کہا کہ مجاہدین اسی تحریک کشمیر کو آگے بڑھا رہے ہیں جس کی بنیاد مجلس احرار نے ۱۹۳۰ء میں رکھی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ وقت دور نہیں جب مجاہدین کی قربانیاں رنگ لائیں گی اور شہداء کے خون کے صدقے افغانستان میں مکمل اسلامی نظام نافذ ہوگا اور کشمیر آزاد ہوگا۔

مرزائیوں کے دجل و فریب کو عیاں کرنا اور مسلمانوں کے عقائد کا تحفظ ہمارا بنیادی اور فطری حق ہے۔ ہم کفر و اسلام کو خلط ملط نہیں ہونے دیں گے۔

(مولانا محمد اسحق سلیمی) مرکزی ناظم اعلیٰ

کانفرنس کے دوسرے روز نماز فجر کے بعد مولانا سید محمد اسعد شاہ صاحب نے درسِ قرآن کریم دیا... آپ نے قرآن کریم کی دعوت، امتِ مسلمہ کی زبوں حالی کے اسباب اور اصلاحِ احوال کا طریقِ کار جیسے اہم عناوین پر قرآن و حدیث کے حوالے سے نہایت مدلل اصلاحی اور پر تاثیر گفتگو فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمان قرآن و سنت کو اپنی ضرورت اور خواہش بنالیں اس کے بغیر اصلاح ممکن نہیں۔

۱۱ بجے شروع ہونے والی نشست سے مولانا عبدالواحد مخدوم، محترم عطاء اللہ، محمد شریف ماہی، ابو ہیسون اللہ بخش احرار، حاجی محمد ثقلین اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں محترم پروفیسر خالد شبیر احمد، محترم صوفی غلام رسول نیازی صاحب، محترم محمد یعقوب اختر صاحب اور مولانا فیض الرحمن بھی شریک تھے۔ بعد ازاں مجلس

اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ کشمیری مجاہدین کی قیادت کو اعتماد میں لئے بغیر محض امریکہ کے اشاروں پر کوئی حل قبول نہیں کریں گے (سید محمد کفیل بخاری)

احرار اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کے پروانے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور نہ ہوتے تو آج پاکستان پر مرتدین قابض ہو چکے ہوتے۔ شہدائے ختم نبوت نے اپنے مقدس خون سے ہماری منزل آسان کر دی ہے۔ مرزائیوں کے دجل و فریب کو عیاں کرنا اور مسلمانوں کے عقائد کا تحفظ ہمارا بنیادی اور فطری حق ہے۔ ہم کفر اور اسلام کو خلط ملط نہیں ہونے دیں گے اور یہود و نصاریٰ کے مہرے کے طور پر کام کرنے والوں کا پوری دنیا میں تعاقب کیا جائیگا۔

پاکستان کے ایٹمی راز فروخت کرنے والے غدارِ پاکستان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام پر یادگاری ٹکٹ کا اجراء بھی ملک دشمنی ہے (عبداللطیف خالد چیمہ) مرکزی ناظم نشر و اشاعت

سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ اعلان لاہور اور مشترکہ پریس کانفرنس کے تمام نکات مبہم ہیں واجپائی نے دہلی واپس پہنچتے ہی جو کچھ کہا اس سے پاکستانی حکمرانوں کی آنکھیں کھل جانی جائیں۔ کشمیری مجاہدین کی قیادت کو اعتماد میں لئے بغیر محض امریکہ کے اشاروں پر کوئی بھی حل قبول نہیں کیا جائیگا۔ انہوں

نے کہا کہ ہمیں صرف اللہ کے دروازے پر جھکنا ہوگا جیسے طالبان جھکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

مولانا مشتاق احمد نے کہا کہ قادیانیت کا تعاقب ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ختم نبوت کے لیے کام کرنے میں ہی ہماری نجات مضمر ہے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر حضرت پیر جی سید

کفرو ارتداد کا تعاقب ومحاسبہ فطرت احرار ہے۔

ہم تمام تر انسانی کمزوریوں کے باوجود "چراغ اپنا جلا رہے ہیں" (مولانامغیرہ)

عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ ۱۹۵۳ء میں دس ہزار فرزندانِ توحید نے اپنا خون اسلام کے نفاذ اور قادیانیوں کے قلع قمع کیلئے دیا تھا۔ دنیاوی اقتدار کے لیے نہیں۔ ان شہیدوں کا خون مسلم لیگ کے ذمے قرض ہے جس نے ہلاکو اور چنگیز کا کردار ادا کرتے ہوئے ظلم کی انتہا کی اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی ضمانت مانگنے والوں پر گولیاں برسائیں لیکن وہ پھر بھی مرزا غلام قادیانی کی امت مرتدہ کو بچا نہ سکے اور آخر کار مرزائی غیر مسلم قرار پائے۔

نماز جمعہ کے بعد آخری نشست کی صدارت کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سربراہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم نے کی۔ اس نشست سے عبداللطیف خالد چیمہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فیڈرل شریعت کورٹ میں سود کو جاری رکھنے کیلئے درخواست دائر کرنا نفاذ شریعت کے مسئلہ پر

حکمران جھوٹ بول رہے ہیں کہ سود کے بغیر بنک کاری نہیں ہو سکتی۔ دنیا کے ۱۵۰ بنک بغیر سود کے کام کر رہے ہیں اصل فتور حکمرانوں کی نیت میں ہے۔ (مولانا زاہد الراشدی)

حکومت کی کھلی منافقت کی دلیل ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہداء ختم نبوت کے مقدس خون کے صدقے یہ مسئلہ آج بھی زندہ ہے اور فتنۂ ارتداد کے مکمل خاتمے تک یہ تحریک جاری رہے گی۔ موجودہ حکمران کفر والحاد اور مرزائیت کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں پاکستان کے ایٹمی راز فروخت کرنے والے غدار پاکستان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام پر یادگاری ٹکٹ جاری کیا گیا ہے اور سول اور فوج کے بے شمار کلیدی عہدوں پر اسلام اور وطن دشمن قادیانی فائز ہیں ہمارے ذرائع ابلاغ جنسی انارکی پھیلا رہے ہیں۔

قادیانیوں کو نکیل ڈالے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا

پروفیسر خالد شبیر احمد

مولانا عزیز الرحمن خورشید نے کہا کہ قادیانیت کے تعاقب میں ہماری چوتھی نسل برسرپیکار ہے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک قادیانیت کا ناسور جڑ سے ختم نہیں ہو جاتا۔

قائد احرار سید عطاء المحسن بخاری اختتامی خطاب کیلئے تشریف لائے تو فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر ختم

نبوت زندہ باد، شہداء ختم نبوت زندہ باد اور مرزائیت مردہ باد جیسے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔

امیر الاحرار سید عطاء المحسن بخاری نے فرمایا:

مسلم لیگ کے تین دور ہیں ۱۹۰۶ء سے پہلے۔ ۱۹۳۷ء کے بعد اور ۱۹۵۲ء سے اب تک کا دور، ان ادوار میں مسلم لیگ نے کفار و مشرکین کی رضا حاصل کرنے کا مشن اپنائے رکھا۔ تقسیم ھند سے قبل کا دور

قادیانیوں کے خلاف تاریخی جدوجہد کا سہرا حضرت امیر شریعت اور اکابر احرار کے سر ہے۔ تحریک آزادی اور انگریز سامراج کے انخلاء کے لئے مجلس احرار اسلام کا تاریخ ساز کردار ہماری قومی تاریخ کا سنہری باب ہے۔ (ملک ربنواز ایڈووکیٹ)

برطانوی سامراج کی فرمانبرداری و وفاداری کا زمانہ تھا، پاکستان بننے کے بعد ۱۹۵۲ء سے اب تک امریکی سامراج کے گماشتوں کی "زریں" حکومتوں کا دور ہے۔ کچھ لوگوں نے دبے دبے اعمال کے ذریعے پاکستانی فضا کو سازگار بنایا اب نواز شریف کا دور دورہ ہے جس میں امریکی مفادات کے تحفظ کی ذمہ داری انکی پہلی ترجیح ہے۔ دوسری ترجیح ھندوستان کو دوبارہ اکائی کی صورت میں چمکتا دیکھنا ہے۔

کرکٹ، شعر و شاعری، فلم کلچر کی کامیابی کے بعد اب سیاسی کامیابیوں کا راستہ کھل گیا۔ ہے انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ملت مسلمہ کیلئے شہ رگ کی حثیت رکھتا ہے ہم اس مسئلہ کو سیاسی مصلحتوں پر قربان نہیں ہونے دیں گے۔

کافرانہ جمہوری و انتخابی سسٹم اور کافرانہ تہذیب ہر برائی کی جڑ ہیں۔ اسلام اور جمہوریت ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔

مسلمان قرآن و سنت کو اپنی ضرورت اور خواہش بنا لیں اس کے بغیر اصلاح ممکن نہیں (پیر سید محمد اسعد شاہ)

کانفرنس حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی کی طویل دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

قادیانیت کی تبلیغ کرنے والے کے گھر چھاپہ لٹریچر برآمد، مقدمہ قائم

سیالکوٹ (بیورو رپورٹ) تھانہ پسرور پولیس نے موضع بن باجوہ کے ایک قادیانی انتظار باجوہ کے خلاف قادیانیت کی تبلیغ کرنے اور نوجوانوں کو گمراہ کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کر کے اس کے گھر سے ممنوعہ لٹریچر بھی برآمد کر لیا ہے۔

(خبریں لاہور، ۵، مارچ ۱۹۹۹ء)

مولانا محمد اعظم طارق کا پیغام شہداء ختم نبوت کانفرنس کے نام

جسے عبداللطیف خالد چیمہ نے آخری اجلاس میں پڑھ کر سنایا

شہدائے ختم نبوت کانفرنس میں شرکت باعث سعادت اور ایمانی غیرت کا اظہار ہے اس لئے اس سے محروم نہیں ہونا چاہتا اور پابند سلاسل ہونے کی وجہ سے تحریری پیغام کی صورت میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

مجاہدین احرار! عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور صحابہؓ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ناموس کی پاسداری کے لیے جدوجہد ہماری عظیم روایات کا حصہ ہے۔ ہمارے اکابر نے اس کے لیے جو قربانیاں دی ہیں وہ تاریخ کا روشن باب ہیں اور قتل و شہادت اور قید و بند کے مراحل قدم قدم پر اس شاہراہِ عزیمت کے سنگ ہائے میل ہیں۔

ماضی قریب میں احرار مجاہدین اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے دیگر شرکاء نے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسداری اور سپاہ صحابہؓ کے جیالے کارکنوں اور وفاشعار قائدین نے ناموس صحابہؓ کی سربلندی کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے دنیا پر واضح کر دیا ہے کہ حق کے لیے اہل حق کی جدوجہد کا تسلسل قائم ہے اور ریاستی جبر کے تمام تر مظاہرے ماضی کی طرح آج بھی حق والوں کو حق کی پاسداری سے روکنے میں کامیاب نہیں ہیں۔

میں اس عظیم مشن میں آپ کے ساتھ شرکت اور یک جہتی کا اظہار کرتے ہوئے آپ کو ان نوجوانوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو آج صرف اس جرم میں ریاستی جبر کا نشانہ بن رہے ہیں کہ وہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ دشمنی اور عناد رکھنے والوں کو امت مسلم کی صف میں قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

ان نوجوانوں کی استقامت کے لیے دعا کیجیئے اور ان کے سروں پر ہاتھ رکھیئے کہ یہ آپ ہی کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

والسلام

آپ کا بھائی محمد اعظم طارق اٹک جیل

قراردادیں

○ کانفرنس میں متعدد قراردادوں کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ ○ حکمران اپنے وعدوں کے مطابق مکمل اسلامی نظام نافذ کریں ○ سودی نظام کا خاتمہ کر کے اسلامی معیشت پر مبنی بینکنگ سسٹم نافذ کیا جائے۔ ○ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ ○ فرقہ وارانہ قتل و غارت گری اور دہشت گردی کے اصل اسباب کی نشاندہی اور اس کے حل کیلئے سپریم کورٹ کے جج کی سربراہی میں تحقیقی ٹیم تشکیل دی جائے ○ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے ○ قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام یادگاری ٹکٹ منسوخ کیا جائے ○ کنور ادریس قادیانی کو اہم سرکاری منصب سے ہٹایا جائے ○ سول اور فوج میں تعینات تمام اہم عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے ○ حکومت سندھ میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔ سکھر، نواب شاہ، میر پور ،ماتھیلو کے علاقوں میں قادیانی ارتدادی کارروائیوں کا فوری سدباب کیا جائے اور کیبل سسٹم کے ذریعے گھر گھر قادیانی نشریات بند کرائی جائیں... ○ کانفرنس میں بنگلہ دیش میں پاکستانی عالم دین اور خدام القرآن کے چیئرمین مولانا ساجد عثمان کی گرفتاری پر احتجاج کرتے ہوئے حکومت پاکستان پر زور دیا گیا کہ وہ ان کی رہائی کے لیے سفارتی سطح پر آواز بلند کرے۔ ○ کانفرنس میں جزیرۃ العرب میں امریکی و برطانوی اور فرانسیسی افواج کی موجودگی کی شدید مذمت کی گئی اور تمام عالم اسلام سے کہا گیا کہ وہ کافر افواج کے انخلاء کے لیے ٹھوس اقدامات کرے۔ کانفرنس میں ربوہ کا نام چناب نگر رکھنے کے فیصلے کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا اور اس پر مولانا منظور احمد چنیوٹی سمیت تمام اراکین اسمبلی کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ○ کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ چناب نگر کے سرکاری تعلیمی اداروں میں بننے والی مینجمنٹ کمیٹیوں میں قادیانیوں کو ہرگز شامل نہ کیا جائے۔

○ چناب نگر کو ربوہ لکھنا قابل دست اندازی پولیس جرم قرار دیا جائے ○ تحصیل چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔ ○ چناب نگر کے بورڈ اتارنے اور مٹانے والے قادیانیوں پر مقدمہ درج کر کے گرفتار کیا جائے۔ ○ پی آئی اے کو قادیانیوں کے قبضہ سے آزاد کرایا جائے کلیدی عہدوں پر اکثر قادیانی تعینات ہیں۔ خصوصاً جدہ میں پی آئی اے کے ایڈمن منیجر جاوید اقبال رندھاوا قادیانی ہے۔ جو محکمہ میں اہم عہدوں پر قادیانیوں کو بھرتی کر رہا ہے۔ اور مسلمان ملازمین کو نکال رہا ہے۔ جدہ جیسے اہم شہر میں کسی مسلمان افسر کو متعین کیا جائے اور قادیانی افسر ایڈمن منیجر اقبال رندھاوا کو جدہ سے واپس بلایا جائے۔ ○ نوکوٹ سندھ میں قادیانیوں نے مسجد کو شہید کیا اور قرآن پاک کی بے حرمتی کی ہے اس مقدمہ میں ۱۷ قادیانی گرفتار ہو کر حیدر آباد جیل میں بند ہیں۔ ڈاکٹر عبدالوحید قادیانی ان کے ہمراہ ہے۔ عملہ جیل انہیں بے جا اور ناجائز مراعات دے رہا ہے۔ یہ قادیانی ملزم جیل میں ارتداد کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ حکومت فوراً نوٹس لے اور ناجائز مراعات ختم کرنے کے ساتھ ساتھ کفر کی تبلیغ بند کرائے۔

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم کی مصروفیات

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر، ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم شہداء ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر کی مصروفیات سے فراغت کے بعد۔

۸ مارچ کو ملتان پہنچے اور ۹ مارچ کو رحیم یار خان کے تنظیمی و تبلیغی دورہ پر ایک ہفتہ کے لئے روانہ ہو گئے۔
آپ نے ۱۰ تا ۱۶ مارچ بستی مولویاں، بستی چانڈیہ، بستی آسلام اباد، بسم اللہ پور، بستی درخواست، لیاقت پور. بستی پھروچڑاں اور خانپور میں مختلف اجتماعات سے خطاب کیا اور احباب احرار سے ملاقاتیں کیں۔

۱۲، مارچ کو صادق آباد میں مجلس احرار اسلام کے مرکز مسجد و مدرسہ ختم نبوت میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا اور احباب شہر سے بھی ملاقاتیں کیں۔

۱۶، مارچ کو ملتان پہنچے۔ جب کہ ۱۷ مارچ کو بعد نماز عشاء مدرسہ نعمانیہ پاکپتن میں ایک بڑے دینی اجتماع سے خطاب کیا۔ مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی مدظلہ سے گڑھا موڑ میں ملاقات کی۔ چشتیاں، جنڈووالہ، وہاڑی اور بورے والا میں احباب و کارکنان احرار سے ملاقات کے بعد ۱۸ مارچ کو واپس ملتان پہنچے۔

۲۰، مارچ کو مدرسہ حسینیہ بیٹ میر ہزار ضلع مظفر گڑھ میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ اس موقع پر محترم ڈاکٹر عبدالحمید کی دعوت پر بیٹ میر ہزار کے مختلف احباب نے جماعت میں شمولیت کا اعلان کیا۔

۲۱، مارچ کو ماہڑہ ضلع مظفر گڑھ میں ایک تبلیغی اجتماع سے خطاب کیا اور مدرسہ احرار اسلام کلر والی سے ہوتے ہوئے رات کو ملتان پہنچے۔

۲۴ مارچ کو مولانا ضیاء الدین آزاد کی دعوت پر ماموں کانجن میں جلسہ سے خطاب کیا۔ جب کہ گڑھا موڑ میں مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی مدظلہ اور چیچا وطنی میں احباب احرار سے ملاقات کے بعد آپ چناب نگر روانہ ہو گئے۔

آپ نے نماز عید الاضحی مسجد احرار چناب نگر میں پڑھائی۔

مدرسہ ختم نبوت مسجد احرار میں گائے کی قربانی کا اہتمام کیا گیا جس میں مختلف شہروں سے احرار کارکنوں نے حصہ ڈالا اور قربانی چناب نگر میں اداء کی۔

حضرت پیر جی مدظلہ ۴، اور ۵، اپریل کو احمد پور سیال ضلع جھنگ میں مختلف دینی اجتماعات سے خطاب کریں گے۔ جبکہ ۱۰ تا ۱۶ اپریل لاہور اور گجرات میں مختلف اجتماعات خطاب کریں گے۔

۱۸۔ اپریل کو لاہور میں مرکزی دفتر کی افتتاحی تقریب میں شرکت فرمائیں گے۔

سید محمد کفیل بخاری کی تبلیغی و تنظیمی مصروفیات

مدیر ماہنامہ نقیب ختم نبوت سید محمد کفیل بخاری نے ماہ مارچ میں درج ذیل مقامات کا تنظیمی و تبلیغی دورہ کیا اور مختلف اجتماعات سے خطاب اور تنظیمی اجلاسوں میں شرکت کی۔ نیز حضرت امیر الاحرار سید عطاء المحسن بخاری دامت برکاتہم کے حکم پر مرکزی دفتر لاہور کے علاوہ دیگر تنظیمی امور بھی نمٹائے

یکم مارچ تا ۴، مارچ ۱۹۹۹ء لاہور مرکزی دفتر میں قیام، احباب احرار لاہور کے دو تنظیمی اجلاسوں میں شرکت اور نہایت اہم امور پر مشاورت

۴، مارچ کی شام جناب میاں محمد اویس صاحب کے ہمراہ لاہور سے چناب نگر روانگی اور دو روزہ شہداء ختم نبوت کانفرنس میں شرکت۔

۶، مارچ کو جناب صوفی غلام اکبر صاحب کے ہمراہ چناب نگر سے بھکر پہنچے اور شب قیام بھکر۔

۷، مارچ بعد از ظہر بھرمی چراغ شاہ (بھکر) میں تبلیغی جلسہ سے خطاب، بعد العصر جناب غلام اکبر کے ہمراہ بھکر سے تلہ گنگ روانہ ہوئے اور رات ۲ بجے تلہ گنگ پہنچے۔

۸، مارچ کو مجلس احرار اسلام تلہ گنگ کے مرکز، مسجد سیدنا ابوبکر صدیق میں کارکنان احرار کا اجلاس، شہر میں مختلف احباب سے ملاقات اور بعد نماز عشاء جلسہ سے خطاب۔

۹، مارچ کو تلہ گنگ سے لاہور کے لئے روانہ ہوئے اور ۹، ۱۰ دو دن جدید دفتر احرار واقع نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں ہی قیام کیا۔ اس دوران کارکنانِ احرار کے دو اہم اجلاسوں میں شرکت کی۔ اور نئے دفتر کے نظم و نسق کے علاوہ دیگر تنظیمی امور نمٹائے۔ ان اجلاسوں میں جناب چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ (صدر احرار لاہور) جناب ملک محمد یوسف، جناب میاں محمد اویس، مولانا محمد یوسف احرار، جناب شاہد بٹ، جناب چودھری محمد اکرام اور دیگر احباب و کارکنان نے شرکت کی۔

۱۱، اور ۱۲ مارچ کو ملتان میں قیام کیا۔

۱۳، مارچ کو انتہائی اہم تنظیمی امور کی انجام دہی کے لئے تیسری مرتبہ لاہور روانہ ہوئے۔

۱۴، مارچ کی شام کارکنان احرار کی معیت میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں ان کی قیام گاہ بیگم روڈ لاہور پر حاضر ہوئے۔ حضرت سے ملاقات و دعاء کے بعد دفتر احرار واپس آ گئے۔

۱۴، اور ۱۵ مارچ کو لاہور ہی میں قیام رہا اور ۱۶ مارچ کو ملتان واپس آ گئے۔

۲۱، مارچ کو ملتان سے جھنگ کے لئے روانہ ہوئے۔

بعد از ظہر چاکالی مال موضع اصحابہ ضلع جھنگ میں مجلس احرار اسلام کے مرکز مدرسہ فاروقیہ میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا۔ مدرسہ کے مہتمم جناب قاری محمد اصغر عثمانی صاحب نے لاہور سے مولانا محمد یوسف

احرار، محمد اکمل احرار اور مسجد احرار چناب نگر سے مولانا محمد مغیرہ کو بھی مدعو کیا تھا۔ ان حضرات نے بھی اجتماع سے خطاب کیا، جناب حافظ محمد اکرم صاحب نے نعت سنائی۔

جلسہ کے اختتام پر ٹوبہ ٹیک سنگھ روانہ ہوئے اور جماعت کے مرکز مسجد معاویہ میں نماز عصر اداء کی، جناب حافظ محمد اسمٰعیل سے ملاقات کے بعد کمالیہ پہنچے، کچھ دیر محترم حافظ محمد صدیق صاحب کے ہاں قیام کے بعد چیچا وطنی پہنچے۔ نماز مغرب اور عشاء یہیں اداء کیں۔ مرکزی ناظم نشرو اشاعت محترم عبداللطیف خالد چیمہ، محترم آصف چیمہ صاحب، مدرسہ ختم نبوت کے عملہ اہتمام و انتظام، محترم رضوان الدین صاحب، سراج الدین صاحب اور دیگر احباب سے ملاقات و مشاورت کے بعد شب ۱۲ بجے ملتان پہنچے۔

۲۴، مارچ کو جامعہ گلزار المدارس میلسی میں ایک دینی اجتماع سے خطاب کیا اور مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی مدظلہ کے ہاں مدرستہ العلوم الاسلامیہ گڑھا موڑ میں قیام کیا۔ ان سے تنظیمی امور پر مشاورت اور ہدایات لینے کے بعد واپس ملتان پہنچے۔

۲۶، مارچ کو شاہی جامع مسجد شجاع آباد میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ کے نواسے قاضی قمر الصالحین کی دعوت پر مختلف احباب نے مجلس احرار اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ عید الاضحیٰ سے ایک روز قبل ۲۸ مارچ کو لگری کلاں تحصیل میلسی میں بعد از ظہر ایک دینی اجتماع سے خطاب کیا۔ مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا اسحٰق سلیمی مدظلہ آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت نے بھی اجتماع سے خطاب فرمایا۔ حافظ محمد اکرم صاحب نے نعت سنائی۔

۶۔ اپریل کو مدرسہ معمورہ مہرپور ضلع مظفر گڑھ میں دینی اجتماع سے خطاب کیا۔ حافظ محمد اکرم آپ کے ہمراہ تھے۔

۹۔ اپریل کو مسجد ختم نبوت صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ ۹-۱۰ اپریل کو رحیم یار خان میں قیام کیا۔

کوسووو کے مظلوم مسلمانوں پر سربوں کے مظالم پر اظہار تشویش

مجلس احرار اسلام ملتان کی طرف سے ایک مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ کوسووو کے مظلوم مسلمان سرب دہشت گردوں کے مظالم کا شکار ہیں اور انسانی حقوق کی علمبردار تنظیمیں خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں۔ مجلس احرار اسلام ملتان نے مسلمانوں کے خلاف ہونے والی اس عالمی سازش کی شدید مذمت کی ہے اور بین الاقوامی سطح پر مسلم امہ کے خلاف عیسائیوں اور یہودیوں کے اتحاد اور کوسووو کے نہتے مسلمانوں پر ظلم و ستم کرنے پر شدید احتجاج کیا ہے۔

شیخ حسین اختر لدھیانوی ناظم نشرو اشاعت مجلس احرار اسلام ملتان

مجلسِ احرارِ اسلام۔ پاکستان

پاکستان میں این جی اوز بھیانک کردار

صوبائی وزیر جناب پیر بن یامین رضوی نے اس اہم مسئلہ پر جس ردِّ عمل کا اظہار فرمایا ہے وہ لاکھوں دینی کارکنوں کے دل کی آواز ہے اللہ کرے وزیر موصوف این جی اوز کے بھیانک کردار کو ختم کرنے میں کامیاب ہوں (آمین)

مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے ذیل کے خط میں جناب پیر بن یامین رضوی صاحب سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے انہیں عملی اقدامات کی طرف متوجہ کیا ہے۔ (مدیر)

۱۶ مارچ ۱۹۹۹ء

مکرمی جناب پیر بنیامین رضوی صاحب

(صوبائی وزیر برائے سوشل ویلفیئر حکومت پنجاب لاہور)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام اور پاکستان کے نظریاتی تشخص کے خلاف بیرونی فنڈز اور ایجنڈے پر کام کرنے والی "این۔ جی اوز" کے حوالے سے گزشتہ کئی ماہ سے آپ کے خیالات و اقدامات سے اخبارات کے ذریعے مسلسل آگاہی ہو رہی ہے۔

حکومتی سطح پر ایسے اقدامات کی بہت پہلے ضرورت تھی لیکن یہ سعادت آپ کے حصے کا مقدر تھا۔ مجلس احرار اسلام پاکستان اس مسئلہ پر آپ سے مکمل اتفاق رکھتی ہے اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ آپ کو اور آپ کے رفقاء کار کو اس کام میں استقامت اور کامیابی عطا فرمائے اور تعلیمی اور سماجی خدمات اور انسانی حقوق کے تحفظ کی آڑ میں کفر وارتداد کی آبیاری اور یہود و نصاریٰ کی مادر پدر آزاد تہذیب و کلچر کے فروغ، اسلام کے مسلّمہ دینی اعتقادات و احکام اور پاکستان کی سلامتی کے خلاف برسر عمل افراد و تنظیمات ناکام و نامراد ہوں۔ نیز اللہ ہمیں اس دھرتی پر حکومت الٰہیہ کے نفاذ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام

عبداللطیف خالد

عبداللطیف خالد چیمہ

مرکزی سیکرٹری اطلاعات مجلس احرار اسلام پاکستان

دفتر جامع مسجد چیچہ وطنی

فون و فیکس: ۶۱۵۶۵۷-۰۴۴۵

حکیم حافظ حبیب اللہ چیمہ (چیچا وطنی)

شیزان قادیانیوں کی فرم ہے

شیزان کے بارے میں جب مسلمان دوستوں کو بتایا جاتا ہے کہ یہ قادیانیوں کی فرم ہے اور شیزان کی مصنوعات خرید کر دراصل قادیانی جماعت کی مالی امداد کی جارہی ہے کیونکہ اس کی آمدن کا کثیر حصہ قادیانی فنڈ میں جاتا ہے۔ تو اس کے جواب میں سادہ لوح مسلمان (قادیانیوں کی دھوکہ دہی سے) کہتے ہیں کہ شیزان کمپنی مسلمانوں نے خرید لی ہے اور اب قادیانیوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایسے لاعلم لوگوں کے لیے روزنامہ نوائے وقت میں شائع ہونے والی درج ذیل خبر آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔

"لاہور (سٹاف رپورٹر) جماعت احمدیہ کے سیکرٹری امور عامہ اور شیزان انٹرنیشنل کے ڈائریکٹر عیسیٰ درد گذشتہ روز موٹروے پر ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے۔ ان کی آخری رسومات آج ڈیڑھ بجے "ظفر اللہ ہاؤس" خورشید عالم روڈ پر ادا کی جائیں گی (روزنامہ نوائے وقت لاہور صفحہ نمبر ۸ کالم نمبر ۶ - ۹ مارچ ۱۹۹۹ء)

مسلمانو! سچے عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بن کر شیزان کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کر کے ختم نبوت کے مشن میں شامل ہوں۔

زبان خلق

مکرمی و محترمی جناب مدیر نقیب ختم نبوۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ جل جلالہ آپ کی عمر دراز کرے۔ آپ کو اشاعت دین، درس و تدریس احکام الٰہیہ اور دینِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مزید توفیق بخشے (آمین ثم آمین)

آپ علماء اسلام۔ مشائخ عظام اور اکابر کی قربانیوں اور جُہدِ مسلسل سے ۱۹۷۴ء کے بعد ایک مزید کامیابی اور اکابرین (ربوہ کا نام چناب نگر) سے ہمکنار کر کے اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان عظیم کیا ہے۔ آپ سب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آج اس تاریخ ساز فیصلہ سے ہمارے اکابر کی روحوں کو مسرت ہوئی ہو گی۔ اور اس کے ساتھ ہم مسلمانوں کو بھی از حد خوشی ہوئی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو دینِ محمدی کی مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ صحت کاملہ عطا فرمائے اور ہمیں راہ راست پر چلائے (آمین ثم آمین)

کارکنانِ انجمن نوجوانانِ اہلسنت موڑ ایمن آباد آپ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

والسلام

احقر ڈاکٹر مقبول احمد

عبدالحمید ربانی عفی عنہ

معرفت عمر پبلک کال آفس۔ مین بازار۔ موڑ ایمن آباد۔ گوجرانوالہ

ابو معاویہ فقیر اللہ چوہان ناظم نشریات مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یار خان

● امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد نے افغانستان میں اسلام نافذ کر کے عہد صحابہ کی یاد تازہ کر دی ہے۔

● پاکستان میں اسلام نافذ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ اپنے حقوق مانگ رہے ہیں۔

● سیاسی و سماجی انتشار اور عدم استحکام جمہوریت کے کرشمے ہیں۔

● پاکستان میں حکومت الٰہیہ کا قیام مجلس احرار اسلام کا نصب العین ہے

مرکزی نائب امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کا ضلع رحیم یار خان میں مختلف اجتماعات احرار سے خطاب

مجلسِ احرار اسلام کے مرکزی نائب امیر ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم نے ۱۰ تا ۱۵ مارچ ضلع رحیم یار خان کے مختلف دیہاتوں میں تبلیغی دینی اجتماعات سے خطاب کیا حضرت پیر جی مدظلہ کا یہ دورہ اپنے نتائج کے اعتبار سے نہایت کامیاب رہا۔ آپ نے ہر مقام پر احباب کو مجلس احرار اسلام میں شمولیت کی دعوت دی اور بہت سے احباب آپ کی دعوت قبول کرتے ہوئے جماعت میں شامل ہو گئے ۱۰ مارچ کو آپ بستی حاجی حسن خان چانڈیہ علاقہ آباد پور پہنچے وہاں پر صرف ملاقات اور بیعت کا پروگرام تھا۔ گیارہ بجے دن جب آپ وہاں پہنچے تو علاقہ سے آئے ہوئے لوگوں نے آپ کا والہانہ استقبال کیا عوام کا اصرار تھا کہ چونکہ آپ کی یہاں پر پہلی مرتبہ آمد ہوئی ہے اس لیے ہماری خواہش ہے کہ آپ کا یہاں پر بیان بھی ہو جائے لھذا آپ نے تقریباً بارہ بجے وہاں پر مختصر بیان کیا اور مجلس احرار اسلام اور اکابر احرار کا مختصر تعارف کرایا آپ نے فرمایا کہ مجلس احرار اسلام ۱۹۲۹ء میں قائم ہوئی اور اس کی غرض و غایت صرف اور صرف حکومت الٰہیہ کا قیام ہے۔ دین کے باغیوں سے اس کی جماعت کی ہمیشہ جنگ رہی ہے اکابر احرار نے انگریز کے خلاف جنگ لڑی اور اس سے مسلمانوں کو آزاد کرایا۔ انگریز خود تو چلا گیا لیکن اپنے جانشین یہاں چھوڑ گیا آج تک اس ملک میں اسلام نافذ نہ ہوا۔ ہم اب تک اپنی ڈیوٹی ادا کر رہے ہیں اور بستی بستی قریہ قریہ پہنچ کر دین حق پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں ہماری جماعت کا ہر رضا کار دین کا سپاہی ہے اور یہ دین کا تعلق ہے جو کہ قائم رہے گا۔ اسی طرح صحابہ کرام کی جماعت کو دیکھ لیں سب کے سب دین کے لیے لڑے ہیں دنیا کے لیے کوئی ایک بھی نہیں لڑا۔ دین کی جنگ رحمت ہے دین کی جنگ میں جو انسان مارا جائے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا بڑا درجہ ہے اللہ تعالیٰ اسے شہید کا لقب دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیتے ہیں کہ اب شہید ترے اندر آ چکا ہے اس کو تو نے چھونا تک نہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود فرمایا ہے کہ شہید کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہے۔ کیسے زندہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا تمہیں شعور بھی نہیں۔ یعنی یہ کام تمہاری سمجھ سے بالاتر ہے تم اس کے

سوچنے کا شعور بھی نہیں رکھتے۔

ہر مسلمان پر دین سیکھنا فرض ہے تا کہ وہ اپنی دینی زندگی گزار سکے۔ نماز، روزہ، حج، زکواۃ، اللہ کی توحید ان سب چیزوں کے فرائض ہر مسلمان پر جاننا فرض اوّلین ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ایمان والو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ یعنی اسلام کے جو بھی احکامات ہیں ان سب کو پورے کا پورا ماننا ہو گا یہ نہیں کہ نماز پڑھ لی اور روزہ نہ رکھا یا زکواۃ فرض ہے تو زکوٰۃ نہ دی۔ اب تو پورے کے پورے احکامات تسلیم کرنے پڑیں گے۔ دین میں نرمی نہیں ہے یعنی یہ نہیں کہ کچھ دو اور کچھ لو اسلام کے احکامات سب طبقوں کے لیے برابر ہیں امیر، غریب، حاکم، محکوم حکمران سب پر اسلام کے احکام بلا تمیز نافذ ہوں گے۔

انسان پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں باقی تمام احکام سے زیادہ تاکید نماز کی فرمائی ہے لیکن انسان زیادہ سستی بھی نماز میں کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جا بجا فرمایا ہے کہ اقیموا الصلوٰۃ نماز قائم کرو قائم کا معنی یہ ہے کہ مسلمان سفر میں ہو حضر میں ہو، گرمی ہو یا سردی تندرست ہو بیمار، مرد ہو عورت ہو ہر حال میں نماز پڑھے اس کی ادائیگی میں سستی نہ کریں۔

دو بجے تک آپ نے بیان، ازاں نماز ظہر ادا کی گئی اور بعد نماز آپ نے لوگوں کو بیعت کیا۔ حاجی حسن خان کے فرزندان عطاء اللہ اور فدا حسین نے علاقہ میں جماعت کے کام کیلیے حامی بھری۔ شام کو آپ واپس بستی مولویان پہنچے۔

۱۱ مارچ جمعرات کو آپ بستی اسلام آباد حاجی عبدالعزیز چوہان کے ہاں تشریف لے گئے اور بعد نماز ظہر خطاب کیا آپ نے جماعت کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ مجلس احرار اسلام نے قیام پاکستان سے قبل آزادیٔ وطن کی جنگ لڑی اور ملک آزاد کرایا۔ جماعت کا اوّلین مقصد انگریزی حکومت سے آزادی اور حکومت الہیہ کا قیام تھا تحریک پاکستان کے قائدین نے عوام کو نعرہ دیا ''پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ'' یعنی پاکستان میں اسلام کا بول بالا ہو گا اور اسلامی نظام نافذ العمل ہو گا۔ پچاس برس گزرنے کے بعد بھی ہمارا آئین غیر اسلامی ہے۔ یہ مسلمانوں کے ساتھ سب سے بڑا دھوکا اور فریب ہے۔ پاکستان میں حکومت الہیہ کے قیام کے لئے کوشش کرنا ہماری جماعت مجلس احرار اسلام کا منشور ہے۔ ہماری بات کوئی مانے نہ مانے ہم نے صدا لگانی ہے اور دعوت دینی ہے منانا ہمارا کام نہیں۔ کامیابی اللہ تعالیٰ دیں گے

پہلے ہم برطانیہ کے غلام تھے اور اب امریکہ کے غلام ہیں۔ قانون اب تک انگریز کا چل رہا ہے۔ لادین حکمران اور سیاست دان سن لیں کہ یہ دھرتی خدا کی ہے تو اس دھرتی پر قانون بھی خدا ہی کا ہو گا۔ یہ ملک اسلامی ہے تو اس میں انگریز کا قانون کیوں نافذ ہے۔

ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۳ برس نفاذ اسلام کی جدوجہد کی ہے وہ کیسے مسلمان ہیں جو کلمہ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھتے ہیں مگر آپ کا بتلایا ہوا قانون اسلام نافذ نہیں کرتے بلکہ اس

کے مقابلے میں جمہوریت پیش کرتے ہیں پاکستان میں اسلام نافذ نہ کرنے کا نتیجہ ہے کہ لوگ اپنے حقوق مانگتے ہیں۔ اسلام تو تمام انسانی حقوق عطاء بھی کرتا ہے اور ان کا تحفظ بھی کرتا ہے۔ آج لادین عورتیں جمہوریت کے نام پر مردوں کے برابر حقوق مانگ رہی ہیں۔ جب کہ اسلام میں عورت کے حقوق مرد کے برابر نہیں مرد سے زیادہ ہیں۔ اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ بنایا ہے۔ اس کی تمام ضروریات کو پورا کرنا مرد کے ذمہ ہے۔ عورت کو حجاب اور پردہ کا حکم دیا ہے بازار کی زینت بننے کا نہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے میں امین ہیں اسی طرح آپ کے صحابہ کرام بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دین سن کر اس کو پہنچانے میں امین ہیں۔ کوئی صحابی خائن نہیں نبی علیہ السلام کو ہر صحابی پر اعتماد تھا ان میں سے جس کے پیچھے چلو گے ہدایت پاؤ گے۔

مسلمان کلمہ پڑھنے کے بعد اسلامی نظام کے خلاف جمہوریت کو قبول کرتا ہے تو اللہ کا نافرمان ہے اور نافرمان کو اللہ تعالیٰ سزا دیں گے۔ جس دین کو پہنچانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بہا ہے۔ اس کے لیے ہمارا خون بہے گا تو رنگ لائے گا۔ نبی علیہ السلام کی نبوت تا قیامت قائم رہے گی اسی طرح دین اسلام اور قانون قرآن بھی قیامت تک جاری رہے گا اب کسی نئے قانون اور جمہوریت کی ضرورت نہیں۔ کلمہ نبی کا پڑھا ہے تو قانون بھی اسی کا مانو اور سب کچھ نبی علیہ السلام کے فرمان پر قربان کرو گے تو فلاح پاؤ گے۔

حضرت پیر جی بدلی شریف میں سید عبدالستار شاہ صاحب کے ہاں تشریف لائے یہاں مقامی کارکنوں سے ملاقات کی اور جماعتی کام کو تیز کرنے کی ہدایت کی کارکنوں کے ساتھ یہ نشست مغرب تک جاری رہی بعد ازاں بستی مولویاں تشریف لائے اور آٹھ بجے شب محترم حافظ محمد اسماعیل قمر کی دختر نیک اختر کی تقریب نکاح میں مختصر سا خطاب فرمایا ۱۲ مارچ کو صادق آباد میں محترم چوہدری گلزار احمد صاحب ضلعی صدر مجلس احرار اسلام کے گھر ان کی تیمار داری کے لیے تشریف لے گئے محترم چوہدری گلزار احمد ایک عرصہ سے گردوں کی تکلیف میں ہیں اور وکٹوریہ ہسپتال بہاول پور میں زیر علاج ہیں۔ وہاں سے جامع مسجد ختم نبوت شہزاد کالونی پہنچے آپ نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا قرآن مجید ایمان والوں کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ اور اطاعت رسول کو ہی اطاعت الٰہی قرار دیتا ہے۔ دین میں کسی کو جبراً داخل نہیں کیا جاسکتا مگر جب ایمان قبول کر لیا تو پھر اقامت صلوٰۃ، ادائیگی زکوٰۃ، منکرات و فواحش سے اجتناب اور معروفات کا اہتمام جبراً کرنا ہوگا۔ ایسا ہرگز نہیں کہ آپ کا دل نہ مانے تو پھر زکواۃ نہ دیں یا شراب کو ترک نہ کریں یا زنا نہ چھوڑیں گے تو پھر اسلام ہر ایک جرم کی سزا مقرر کرتا ہے۔ دین قبول کرنے کے بعد میں نرمی نہیں ہے یعنی کچھ لو اور کچھ دو کا کافرانہ فلسفہ دین میں نہیں ہے اپنے آپ کو دین اسلام کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔

مجلس احرار اسلام کے اکابر کا کام یہ رہا ہے کہ جہاں کہیں بھی کوئی کام دین کے خلاف ہو قوم کو اس سے باخبر کریں مرزا غلام قادیانی نے انگریز کے ایماء پر دعویٰ نبوت کیا تو مجلس احرار اسلام کے اکابر میدان میں کود پڑے اور حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ نے قادیان کی سرحد پر پہلا جلسہ کیا اور مرزا بشیر الدین محمود کو للکار کر کہا کہ اگر تو اپنی سچائی اور جھوٹ کو واضح کرنا چاہتا ہے تو آ ہم مقابلہ کیلئے تیار ہیں سچ اور جھوٹ واضح ہو جائے گا۔ شراب تو اپنے باپ کی اتباع میں پی کر آ اور میں اپنے نانا نبی علیہ السلام کی سنت کے مطابق ستو پی کر آتا ہوں آ اور میرا مقابلہ کر۔

اکابر احرار نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں آٹھ برس سے کم تو کسی کی جیل کی مدت نہیں حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ پر دس مقدمے تو ایسے تھے کہ جن کی سزا موت تھی۔ اکابر احرار نتائج کی پروا کئے بغیر حق پر ڈٹ گئے اور حکمران وقت کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کی۔ سر سکندر حیات نے کوشش کی اور لدھا رام سے جعلی رپورٹ لکھوائی لیکن لدھا رام نے عدالت میں بیان دیا کہ سر سکندر حیات نے مجھ سے جعلی رپورٹ لکھوائی ہے اس بیان سے حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کی سزائے موت ختم ہوئی اور آپ باعزت طور پر رہا ہوئے۔ تحریک خلافت میں حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ نے تقریر کی تو چودھری افضل حق رحمتہ اللہ علیہ اس وقت تھانیدار تھے اور رپورٹ لکھنے آئے تھے حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کی تقریر سنی تو ملازمت سے استعفٰی دیدیا اور جماعت میں شامل ہو گئے پھر جماعت اور دین کی خدمت کے لئے اپنا سب کچھ لٹا دیا حتیٰ کہ عید کے روز چنے لیکر اپنے رضا کاروں کی دعوت کی اور چودھری افضل حق رحمتہ اللہ علیہ کا جنازہ بھی دفتر احرار لاہور سے نکلا۔

مجلس احرار اسلام روز اوّل سے آج تک اس دعویٰ پر قائم ہے کہ اس ملک میں حکومت الٰہیہ کا قیام ہو ہمارا کام ہے کوشش کرنا منوانا نہیں ہم تو دین کے چوکیدار ہیں اور آواز لگا رہے ہیں اگر چور، ڈاکو آجائے تو چوکیدار خبردار کرنے کے لئے آواز لگاتا ہے کہ خبردار چور، ڈاکو آ گئے ہیں۔ ہم بھی دین کے چوکیدار ہیں اور آواز لگا رہے ہیں کہ خبردار! جمہوریت اسلام کے مدمقابل قانون ہے یہ مسلمانوں کے لئے نفع بخش نہیں ہے اور یہ قانون یہود و نصاریٰ کا بنایا ہوا ہے اور یہود و نصاریٰ مسلمان کا کبھی بھی خیر خواہ نہیں بن سکتا۔ پھر انسان کا بنایا ہوا قانون اور کچھ عرصہ بعد تبدیل ہوا کرتا اور اس میں طبقاتی طور پر بھی رو رعایت ہوتی ہے لیکن دین اسلام اور قانون قرآن تو اللہ کا دیا ہوا قانون ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی اور رعایت کا گمان تک نہیں ہے۔ حکمرانوں نے پاکستان بننے کے وقت کہا تھا کہ پاکستان میں اسلام کا قانون ہو گا لیکن آج تک یہ سیاسی وڈیرے عوام کو دھوکا دیتے آ رہے ہیں اور اپنے من پسند قوانین بنا کر جمہوریت کا راگ الاپ رہے ہیں۔

نماز جمعہ کے بعد آپ اپنے ایک دوست پروفیسر تحسین صدیقی صاحب کے گھر گئے اور ان کی تیمار داری کی بعد ازاں محمد رفیق صاحب کے گھر تشریف لے گئے ان کے عزیزان نے آپ کی بیعت پھر آپ

مدرسہ عید گاہ تشریف لے گئے اور حضرت مولانا عبدالغفور صاحب سے ملاقات کی یہاں سے آپ فضل الرحمن نوشاد کے گھر گئے آٹھ بجے شب وہاں سے آپ غازی پور کے لئے روانہ ہوئے۔ قیام شب وہاں کیا ۱۳ مارچ کو فجر کی نماز کے بعد آپ نے جامع مسجد غازی پور میں درس قرآن مجید دیا اور فضیلت درود شریف پر بیان فرمایا۔ بعد ازاں آپ بستی پروچڑان تشریف لے گئے وہاں علامہ حاجی محمد اسماعیل صاحب کے گھر مجلس احرار اسلام پروچڑان کے کارکنوں سے خطاب کیا اور جماعتی نظم کو مستحکم کرنے پر زور دیا وہاں سے آپ قدیم احرار کارکن حکیم حافظ ارشاد احمد صاحب کے ہاں گئے اور ان سے بھی جماعتی امور پر گفتگو کی۔ واپسی پر آپ مولانا حافظ کریم اللہ صاحب کے گھر بھی گئے۔ وہاں سے خان پور مرزا عبدالقیوم بیگ کے ہاں گئے اور جماعتی احباب سے مل کر جماعتی نظم پر بات چیت کی سارا دن بہت مصروفیت رہی شام کو وہاں سے بسم اللہ پور نزد جمال دین والی روانگی ہوئی تقریباً ۹ بجے بسم اللہ پور پہنچے اور بعد نماز عشاء وہاں آپ نے بیان فرمایا

مجلس احرار اسلام حکومت الہیہ کا قیام چاہتی ہے ہم اس ملک میں اسلام کا بول بالا دیکھنا چاہتے ہیں ہم اب تک آزاد نہیں ہوئے ہم آزاد تب ہوتے جب انگریز کے جانے کے ساتھ اس کا قانون جمہوریت بھی پھینک دیتے۔ آج اسمبلی میں کہا گیا ہے کہ "ہمیں مولوی کا دین، اسلام نہیں چاہیے"، ہم پوچھتے ہیں کہ کیا مولوی دین خود بناتا ہے اگر کوئی مولوی دین بناتا ہے تو وہ مرتد ہے۔ دین تو اللہ تعالی نے نازل فرمایا ہے بنایا تو نبی نے بھی نہیں بلکہ دین تو نازل شدہ ہے۔

سیاستدان کہتے ہیں کہ ہمیں طالبان کا اسلام نہیں چاہیے طالبان تو اسلام نافذ کر رہے ہیں اسلام ہی کی بدولت یہ عمل ہو رہا ہے۔ افغانستان میں امیرالمومنین ملا محمد عمر ایک چٹائی پر بیٹھا ہوا ہے اس نے صحابہ کرام کی سنت تازہ کر دکھائی ہے اور آج کا لیڈر کہتا ہے کہ اسلام میں کچھ ترمیم کرنی چاہیے یہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے کہا تھا کہ آپ ہمارے بتوں کی اتنی مخالفت نہ کریں اس میں کچھ نرمی کرو تو ہم اسلام قبول کرلیں گے۔ کفار نے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا کہ آپ سود، شراب اور زنا کو حرام نہ کریں تو ہم اسلام قبول کرلیں گے۔ کیونکہ سود اور شراب سے ہمارا کاروبار چلتا ہے اور زنا ہمارا کلچر ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں یہ نہیں ہوسکتا جو کچھ اللہ تعالی نے حرام کر دیا ہے وہ سب کے لئے حرام ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوسکتی اس طرح دیکھ لیں کہ اب ہم نے کس حد تک اسلام کو قبول کیا ہے سود، شراب، زنا یہ سب کچھ ہم میں چل رہا ہے اور کلمہ بھی پڑھتے ہیں۔ ہم نے من حیث القوم کلمہ نہیں پڑھا آپ سوچ لیں کہ کس حد تک ہم اسلام میں سچے ہیں۔ آج کا سیاسی لیڈر مجتہد بن بیٹھا ہے اور اپنی

رائے کو اسلام میں ٹھونسٹنا چاہتا ہے۔ امامت کا حق صرف نبی کا ہے انبیاء کے علاوہ کوئی امام معصوم نہیں۔ نبی کے سوا کوئی امام معصوم کا عقیدہ کفر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے کوئی دین پیش نہیں کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کبھی نہیں کہا کہ میں امام ہوں۔ امامت خاصہ انبیاء علیہم السلام ہے جو ان کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے وقت کی حجت اور دلیل بنا کر بھیجا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رتبہ بھی اس لئے ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے۔ اگر یوں نہ ہوتا تو پھر حضرت علی کے والد ابی طالب کا درجہ بھی بلند ہوتا لیکن نہیں درجہ اس کا بلند ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور آپ کا کلمہ پڑھا جس نے کلمہ نہیں پڑھا چاہے خاندان کے اعتبار سے کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو اس کی عزت نہیں۔

گیارہ بجے تک آپ کا بیان جاری رہا بعد ازاں وہاں سے فارغ ہو کر واپس بستی مولویاں آپ تشریف لائے ۱۴ مارچ صبح آپ نیو اڈا فتح پور اپنے کارکن غلام یٰسین سومرو کے گھر تشریف لے گئے آپ نے موجود کارکنوں سے جماعتی نظم و نسق پر گفتگو کی وہاں

سے ٹب چوہان اپنے کارکن محمد یعقوب چوہان کے گھر تشریف لے گئے جہاں پر آپ نے اہلیان ٹب، سے گفتگو کرتے ہوئے انہیں امامت صلوٰۃ کی تلقین فرمائی اور اصلاحی بیان فرمایا بعد ازاں آپ بستی درخواست تشریف لے گئے وہاں پر حاجی عبدالرحیم چوہان مع اہلیان بستی آپ کا استقبال کیا آپ نے حاجی عبدالرحیم کے گھر پرچم احرار لہرایا بعد نماز ظہر ایک اجتماع سے خطاب کیا۔

یہاں خطاب سے فارغ ہوئے تو جام غازی احمد اور خورشید احمد مجاہد نے بستی قیصر چوہان اپنے گھر جانے کی عرض کی جو کہ منظور ہو گئی اور آپ قیصر چوہان تشریف لے گئے اور مغرب تک قیصر چوہان میں کارکنانِ احرار کے ساتھ رہے۔ مغرب کو آپ جام غوث بخش چوہان کے گھر موضع کوٹ مہدی شاہ تشریف لے گئے جہاں پر آپ نے موجود افراد کو صوم وصلواۃ کی پابندی کی تلقین کی اور واپس بستی مولویاں تشریف لائے۔

۱۵، مارچ صبح کو آپ گلشن معاویہ (بستی میرک) حضرت مولانا محمد عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر تشریف لے گئے اور مولانا مرحوم کے فرزندان آپ مدرسہ جامعہ فاروقیہ بستی جام گامن داندھو نزد بھٹہ واہن تشریف لے گئے مدرسہ کا سالانہ جلسہ تھا یہ بہت ہی پسماندہ علاقہ ہے اور مولانا محمد موسیٰ صاحب مہتمم مدرسہ ہذا جنگل میں علم کا چراغ روشن کئے بیٹھے ہیں بعد نماز ظہر آپ کا بیان ہوا۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرمایا ہے کہ اگر ایمان لانا چاہتے تو صحابہ کرام کی طرح

ایمان لاؤ یعنی ایمان کے لئے صحابہ کرام کسوٹی ہیں آپ کا ایمان صحابہ کرام کے ایمان پر پرکھا جائے گا۔ اپنے اندر جھانک کر دیکھیں کہ ہمارے ایمان صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ایمان کے مطابق کتنے ہیں۔ صحابہ کرام کو نبی علیہ السلام نے حکم دیا کہ اب شراب حرام قرار دے دی گئی ہے تو صحابہ کرام نے اسی وقت شراب کے مٹکے انڈیل دیئے پھر یہ نہیں سوچا کہ کیسے ہو گا وہاں تو صرف اطاعت ہی اطاعت ہے اور ہم ہیں کہ ہر برائی کے لئے کوئی نہ کوئی تاویل ڈھونڈھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب قرآن مجید کے کسی حکم کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا اب کوئی حکم منسوخ نہیں ہو گا۔ تمام آسمانی کتابیں آسمان سے انبیاء کرام علیہ السلام پر لکھی لکھائی بھیجی گئیں صرف قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس کو اللہ تعالی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر اتارا پھر آپ اسے یاد کر لیا کرتے تھے۔ زندگی کے تمام امور کا انحصار عقیدہ پر ہے اس لئے سب سے پہلے عقیدہ کی تصحیح ضروری ہے۔

عبادت خاص اللہ تعالی ہے۔ انبیاء علیہم السلام بھی بندوں کو اللہ کی عبادت کے لئے کہتے تھے اور پہلی تعلیم توحید کی دیتے تھے اور بندوں کو بتوں کی پوجا سے روکتے تھے اور ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیتے تھے ایمان والوں کو ایک اللہ کی عبادت کا حکم ہے اللہ تعالی نے بقیہ کتب آسمانی میں سے کسی کی بھی خود تلاوت نہیں کی ایک قرآن مجید ایسی کتاب ہے کہ اسے اللہ تعالی نے خود تلاوت کیا اور فرشتوں نے سنا اور فرشتے غش میں آکر گر گئے پھر سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سر اٹھایا تمام کتابوں میں قرآن مجید افضل کتاب ہے، تمام مخلوق میں انسان افضل مخلوق ہے اور تمام انسانوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں اور امتوں میں سے آپ کی امت افضل ہے۔

جیسے جسمانی بیماری کے علاج کے لئے حکیم اور ڈاکٹر کے ہاں جانا پڑتا ہے اسی طرح روحانی بیماری کے علاج کے لئے بھی نبی علیہ السلام کے در پر آنا پڑے گا تب شفاء کاملہ وعاجلہ ملے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکیم کائنات ہیں اور تاقیام قیامت آپ کی حکمت جاری رہے گی۔ عصر تک آپ کا بیان جاری رہا بعد ازاں آپ واپس بستی مولویاں تشریف لائے

۱۶ مارچ کی صبح آپ خان پور تشریف لے گئے جہاں پر مقامی اراکین احرار سے جماعتی مشورے کئے پھر آپ لیاقت پور تشریف لے گئے وہاں پر قاری ظہور الرحیم عثمانی صاحب کے ہاں قیام ہوا اور پھر رات کو آپ واپس ملتان کے لئے روانہ ہو گئے۔

اس سارے سفر میں سرگرم احرار کارکن صوفی محمد اسحٰق قمر، ابومعاویہ رحمانی، حافظ محمد اکرم (نعت خواں) اور محمد یعقوب چوہان آپ کے ہمراہ رہے۔

حسنِ انتقاد

ادارہ

میرا جرم کیا ہے؟

یہ ایک قیدی کی سرگزشت ہے۔ قیدی، جس کا نام ابو معاویہ محمد اعظم طارق ہے...... اس وقت اٹک جیل کے قاسم بلاک میں، چکی نمبر ۱۴ میں اسیری کے دن گزار رہا ہے۔دن ہی نہیں، راتیں بھی۔ زنداں کی یخ بستہ لمبی کالی راتیں۔ زنداں.... کہ جہاں، تنہائی کے سب دن ہیں، تنہائی کی سب راتیں۔ کیا واقعی یہ قیدی تنہا ہے؟ شاید نہیں......

ہم اہل قفس تنہا بھی نہیں، ہر روز نسیم صبح وطن
یادوں سے معطر آتی ہے، اشکوں سے منور جاتی ہے

اس کتاب میں یادوں کا تعطر بھی ہے اور اشکوں کی تنویر بھی۔ چھے سو صفحوں کی یہ کتاب پڑھ کر میں سوچتا ہوں کہ کتنے قیدیوں کی سرگزشتیں ایسی ہوتی ہیں؟ دل جواب دیتا ہے ''ان سب قیدیوں کی...... کہ جنھیں سجن و زنداں اور رسن و دار کا مرحلہ درپیش ہو تو وہ کلمۂ شکر پڑھتے ہیں...... ''شکر کردگار کنم کہ گرفتارم بہ مصیبتے نہ کہ بہ معصیتے'' (خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مصیبت میں مبتلا ہوں، معصیت میں تو نہیں)! یہ جملہ شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

حکومت کا کہنا ہے کہ سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا محمد اعظم طارق فرقہ پرست، تخریب کار، دہشت گرد اور تشدد پسند ہیں۔ مولانا اعظم طارق کا کہنا ہے کہ وہ فرقہ پرستوں، تخریب کاروں اور دہشت گردوں اور تشدد پسندوں سے اس سرزمین کو پاک کرنا چاہتے ہیں، اس لیے جیل میں ہیں۔ مولانا کی مسلسل قید کو تین سال سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے مگر حکومت کا موقف ''الزام'' سے بڑھ کر ''جرم'' کا درجہ نہیں پا سکا۔ ادھر ساڑھے تین سال کے اسی عرصۂ اسارت میں مولانا نے اپنے موقف کو کتابی شکل دے دی ہے۔ مولانا کا موقف حکومتی موقف کو جھٹلانے کے لیے کافی ہے۔

یہ کتاب ایک ایسے شخص کی آپ بیتی ہے جو پاکستانی سیاست میں احتجاجی مہموں اور انتخابی معرکوں کے ذریعہ سے داخل ہوتا ہے۔ ایک الیکشن میں قومی اسمبلی اور دوسرے الیکشن میں صوبائی اسمبلی کی نشست جیتتا ہے۔ تب سے وہ مسلسل قاتلانہ حملوں اور جھوٹے مقدموں کی زد میں ہے۔ اس کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فرقہ پرستوں، تخریب کاروں، دہشت گردوں اور تشدد پسندوں کے خلاف جہاد کرنے نکلا ہے۔ اس کی بات پر یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ وہ جو ایک دینی کارکن تھا۔ وہ جو آج ایک ''قائد'' ہے، وہ

جو ایک "مولوی" تھا، وہ جو آج ایک ایم پی اے ہے، آج اپنی آپ بیتی میں، وہ آج بھی دینی کارکنوں اور مولویوں کی سی باتیں کرتا ہے، "قائدین" اور یم پی ریز کی سی نہیں۔ وہ صاف بتاتا ہے کہ مولانا ایثار القاسمی (شہید) کے بھائیوں نے، بھائی کے قاتلوں سے صلح کیونکر کی تھی؟ پنجاب حکومت میں، سپاہ صحابہ کے صدر، شیخ حاکم علی کی وزارت سے جماعت کی ساکھ کو کیا کیا نقصانات پہنچے؟ "علمائے دربار و سرکار" کی جانب سے ملازمانہ مصلحتوں اور گدایانہ عادتوں پر مبنی "حق گوئی" کے کیسے کیسے مظاہرے دیکھنے میں آئے؟ بے نظیر بھٹو اور ان کی کابینہ، نواز شریف اور ان کی کابینہ کی جانب سے جمہوری، اسلامی اور پارلیمانی روایات کی پامالی کس کس انداز میں کی گئی؟ .... یہ سب باتیں بجا ہیں، چشم کشا ہیں مگر ان تجربات و مشاہدات کا حل کیا ہے؟ مولانا نہیں بتاتے۔ یہ باتیں شاید وہ کسی آئندہ فرصت میں کسی آئندہ کتاب میں بتائیں۔ ان کی آپ بیتی کا موجودہ حصہ پڑھ کر تو اس احساس اور اس تاثر کو تقویت ملتی ہے کہ یہ اسمبلیاں، یہ جمہوری تماشے، دین کے کسی بھی عالم، کسی بھی کارکن کے لئے صحبت ناجنس سے بڑھ کر کچھ نہیں ہیں۔

اس نظام سے مفاہمت کرنے والوں کی منزل اسلام نہیں جمہوریت ہے۔ اسلام کا راستہ، مزاحمت کا راستہ ہے، اور بقول شاعر

جو رہ بھی ادھر کو جاتی ہے مقتل سے گزر کے جاتی ہے

کتاب کی قیمت ۲۰۰ روپے ہے جسے فاروقی شہید اکیڈمی، راوی محلہ، سمندری (ضلع فیصل آباد) نے شائع کیا ہے۔ بخاری اکیڈمی، دار بنی ھاشم مہربان کالونی ملتان سے بھی مل سکتی ہے۔ (تبصرہ: ذ۔ بخاری)

"محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم":

محترم مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی کو اپنے والد ماجد حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ سے قرآنِ کریم اور حدیث شریف کی خدمت ورثہ میں ملی ہے۔ درج بالا عنوان پر انہوں نے واہ کینٹ میں دروسِ قرآن کریم کی چار مجلسوں میں سورۃ آل عمران کی آیت ۱۶۴

لقد من اللّٰہ علی المؤمنین اذبعث فیھم رسولاً... (الخ)

کی روشنی میں اظہار خیال فرمایا ہے جسے ان کے محبِ قدیم محترم محمد عثمان غنی صاحب نے ضبط تحریر میں لاکر افادہ عام کی سبیل پیدا کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ورسالت، امت پر آپ کے احسانات اور سراپا رحمت ہونے کو قرآن و حدیث اور واقعات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مزین کیا ہے۔ معاشرتی قباحتوں کی نشاندہی اور اصلاحی تجاویز پیش کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطاء فرمائے اور انہیں اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کی طرح خدمت قرآن و حدیث میں ہی مشغول رکھے۔ (آمین) پیرایہ بیان واعظانہ اور اصلاحی ہے۔

۹۶ صفحات کا یہ رسالہ ۵ روپے علاوہ ڈاک خرچ بھیج کر دارالارشاد خانقاہ مدنی، مدنی روڈ اٹک شہر سے منگوایا جا سکتا ہے۔ (تبصرہ: خادم حسین)

مسافرانِ آخرت

ملک محمد صدیق صاحب کو صدمہ:

مجلس احرار اسلام تلہ گنگ کے قدیم معاون اور ہمارے کرم فرما محترم ملک محمد صدیق صاحب (غلہ منڈی تلہ گنگ) کی ہمشیر گزشتہ ماہ رحلت فرما گئیں۔

مجلس احرار اسلام لاہور کے رکن محترم چودھری محمد اکرام صاحب کے چھوٹے بھائی چودھری محمد اسلام ۵ مارچ کو انتقال کر گئے۔

لاہور سے ہمارے دیرینہ مہربان محترم ملک محمد طاہر صاحب کے چھوٹے بھائی ملک محمد رفیع طویل علالت کے بعد ۶، مارچ ۱۹۹۹ء کو لاہور میں انتقال کر گئے۔

تلہ گنگ سے ہمارے قدیم مہربان اور معاون محترم چودھری عنایت اللہ صاحب کے بھائی گزشتہ ماہ انتقال کر گئے۔

ہمارے کرم فرما جناب محمد یعقوب مغل صاحب (تحصیل میلسی) کی خالہ محترمہ ۲۳، فروری ۹۹ء کو انتقال کر گئیں۔

چیچہ وطنی سے مجلس احرار اسلام کے معاون شیخ رفیق الرحمن کے جواں سال پھوپھی زاد جناب محمد نواز شامی گزشتہ ماہ انتقال کر گئے۔

ڈیرہ اسماعیل خان سے ہمارے معاونِ خصوصی اور میزبان حاجی فضل الرحمن بادوزئی ایڈووکیٹ کی والدہ ماجدہ ۵، مارچ ۹۹ء کو انتقال کر گئیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان سے حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب کی اہلیہ ۱۱ مارچ کو رحلت کر گئیں۔

مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے فعال کارکن اور ہمارے مخلص و مہربان بھائی محمد رشید چیمہ کی والدہ ماجدہ ۲۷، جنوری کو انتقال کر گئیں۔

مولانا عبدالمجید عارف رحمہ اللہ:

آل انڈیا مجلس احرار اسلام کے سابق مبلغ اور حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ حضرت مولانا عبدالمجید عارف (جو کئی برس قبل ساہی وال سے اسلام آباد منتقل ہو گئے تھے) رمضان المبارک کے آخری عشرے میں انتقال کر گئے۔ وہ گذشتہ چند برسوں سے صاحب فراش تھے۔ محترم عبداللطیف خالد چیمہ مرکزی ناظم نشرو اشاعت نے اسلام آباد مولانا مرحوم کے گھر جا کر پروفیسر محمد سعید اختر سمیت مولانا کے فرزندان اور اہل خانہ سے امیر احرار حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ اور دیگر مرکزی قیادت کی طرف سے اظہار تعزیت کیا۔ مولانا عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ کسی اشاعت میں مضمون شامل کیا جائے گا -

اہلیہ مرحومہ حکیم محمد صدیق تارڑ: مجلس احرار اسلام کے قدیم اور سرفروش کارکن محترم حکیم محمد صدیق تارڑ صاحب (مریدکے) کی اہلیہ ۱۲، مارچ کو مریدکے میں انتقال کر گئیں۔

حکیم مفتی سید محمد یٰسین شاہ صاحب مرحوم:

تحریک آزادیٔ کشمیر اور تحریک پاکستان کے نامور کارکن، ممتاز عالم دین اور پنجاب طبیہ کالج جھنگ کے بانی حکیم مفتی سید محمد یٰسین شاہ صاحب طویل علالت کے بعد ۲۴، فروری ۱۹۹۹ء کو رات دس بج دس منٹ پر انتقال کر گئے۔

مرحوم، ڈائریکٹر حکیم پراجیکٹ حکومتِ پاکستان سید محمد ادریس بخاری، پنجاب طبیہ کالج جھنگ کے پرنسپل پروفیسر حکیم سید محمد اجمل شاہ صاحب، ایڈمن آفیسر پنجاب طبیہ کالج جھنگ، پروفیسر ڈاکٹر حکیم سید محمد ذوالحسنین شاہ صاحب کے والد گرامی تھے۔ وزیر آباد سے حکیم شیخ نجم الہدیٰ آپ کے ماہر ناز شاگردوں میں سے ہیں۔ تحریک آزادی کشمیر اور تحریک پاکستان میں خدمات اور دیگر قومی، طبی اور دینی و سماجی خدمات کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان اور حکومت آزاد کشمیر نے آپ کو گولڈ میڈل اور صدارتی ایوارڈ عطاء کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ (آمین)

اراکین ادارہ تمام مرحومین کی مغفرت کی دعاء کرتے ہیں اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ قارین سے درخواست ہے کہ وہ بھی ایصال ثواب اور دعاء مغفرت کا اہتمام فرمائیں۔ (ادارہ)

لاہور میں دفتر احرار

کا قیام اور تقریب افتتاح

ملک بھر کی تمام مجالس احرار اسلام کے لئے خوشخبری ہے کہ ۳۴ مرلہ پر مشتمل ڈبل سٹوری کوٹھی لاہور کے دل نیو مسلم ٹاؤن میں مجلس کے دفتر کے لئے خرید کرلی گئی ہے۔

ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری دامت برکاتھم

امیر مجلس احرارِ اسلام پاکستان

۱۸، اپریل بروز اتوار ۴، بجے سہ پہر دفتر کا افتتاح فرمائیں گے۔

احباب و کارکنان افتتاحی تقریب میں بھرپور شرکت فرمائیں

دفتر میں عملہ تعینات کردیا گیا ہے۔ جو کارکنانِ احرار کی خدمت کے لئے ہمہ وقت موجود ہے۔ مزید تفصیلات بذریعہ دعوت نامہ عنقریب آپ تک پہنچ جائیں گی

الداعیان الی الخیر

○ محمد اسحٰق سلیمی (مرکزی ناظم اعلیٰ) ○ عبداللطیف خالد چیمہ (مرکزی ناظم نشر و اشاعت) ○ سید محمد کفیل بخاری (ناظم دفتر)

دفتر مجلس احرارِ اسلام پاکستان (نزد مسلم ٹاؤن چوک) 69/C نیو مسلم ٹاؤن۔ وحدت روڈ۔ حسین سٹریٹ لاہور فون: 042- 5865465

ساغر اقبالی

حاصل مطالعہ

خاکساری میں شمولیت کے بعد جاہل صوفی، فریبی پیر، جعلی زاہد، اور ریاکار عالم، میری نظروں سے نکل گئے اور آج بھی جو کتاب و سنت کا تارک ہے وہ میری نظر میں رہنمائی کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ جب کوئی جبے قبے والا بہروپیا میرے سامنے بزرگی بگھارتا اور جھوٹے حال وقال کے تشنج کو سعادت قرار دیتا ہے تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میری روح پر نیلی روشنائی انڈیلی جارہی ہے۔ کیونکہ ان کی باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبر کا آرام اور جنت کی آرائش سب کرائے کی چیزیں ہیں۔ عمل صالح کا زندگی میں کوئی مقام نہیں۔ (جہانِ دانش از: احسان دانش)

میں ان سوروں کا ریوڑ بھی چرانے کو تیار ہوں۔ جو برٹش امپیریلز کی کھیتی کو ویران کرنا چاہیں۔ میں کچھ نہیں چاہتا۔ ایک فقیر ہوں اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر مرمٹنا چاہتا ہوں۔ اور اگر کچھ چاہتا ہوں تو اس ملک سے انگریزوں کا انخلاء دو ہی خواہشیں ہیں۔ میری زندگی میں یہ ملک آزاد ہو جائے یا پھر میں تختہ دار پر لٹکا دیا جاؤں۔

میری رگوں میں خون نہیں آگ دوڑتی ہے۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ میں قاسم نانوتوی کا علم لے کر نکلا ہوں۔ میں نے شیخ الہند کے نقش قدم پر چلنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ میں زندگی بھر اس راہ پر چلتا رہا ہوں اور چلتا رہوں گا۔ میرا اس کے سوا کوئی مؤقف نہیں۔ میرا ایک ہی نصب العین ہے اور وہ برطانوی سامراج کی لاش کو کفنانا اور دفنانا۔ (سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۱۶ اگست ۱۹۶۵ء)

جرمنی کا ایک بوڑھا آدمی صرف ایک گھنٹے کی نیند کے عوض اپنا مکان پیش کر رہا ہے۔ وہ گذشتہ جنگ عظیم میں لڑا تھا۔ جنگ کے زمانے سے اب تک وہ ایک لمحہ کے لئے بھی سو نہیں سکا۔ اس نے خواب آور گولیوں کی بے تحاشا مقدار بھی کھائی ہے۔ اور ہر قسم کی دوائیاں بھی استعمال کر چکا ہے مگر بے سود۔ آج وہ تیئس برس بعد ایک گھنٹہ نیند کے عوض اپنا مکان پیش کررہا ہے۔ (ایان فرانس پریس۔ سیارہ ڈائجسٹ سالنامہ ۱۹۶۸)

ہر چیز اس لئے مرتی ہے تا کہ وہ دوبارہ اپنے ساتھ نئی تخلیق لائے۔ چٹان مرتی ہے کہ گھر بنانے کے لئے چھوٹے چھوٹے پتھر پیدا کرے۔ شمع مرتی ہے تا کہ نور پیدا ہو۔ لکڑی مرتی ہے تا کہ اس سے آگ جل سکے۔ پھل مرتا ہے تا کہ اس سے درخت پیدا ہو۔ درخت مرتا ہے تا کہ پھل پیدا کرے۔ ہر چیز مرتی ہے تا کہ وہ اپنی اصل کی طرف لوٹے۔ زندگی رفتن ہے اور موت آمدن، زندگی لباس اور موت عریانی، زندگی ایک کھلا ہوا خیال ہے، اور موت ایک پوشیدہ راز۔ "خلق الانسان علمہ البیان" جو شخص اپنے مافی الضمیر کا صحیح طور پر اظہار نہیں کرتا وہ انسانیت کا حق ادا نہیں کرتا۔ (ترجمہ ایم آر کیانی)

ان ربک لبالمرصاد۔ بے شک تمہارا پروردگار تمہیں گھات لگائے تاک رہا ہے۔ (ترجمہ ابوالکلام آزاد)

سالگرہ منانے والے کم سے کم یہ تو سمجھ لیں کہ اس میں خوشی کی بھلا کیا بات ہوتی ہے جس کی عمر ایک سال گھٹ جائے اسے تو غم کرنا چاہیے، کہ مرنے کا وقت ایک سال اور قریب آ گیا۔ (شوکت تھانوی)

شرابی کا نشہ اس قدر ناپاک اور نقصان رساں نہیں ہوتا جتنا دولت کا غرور اور منصب کا پندار (جہانِ دانش)

امیروں کے مال میں حرام غالب ہوتا ہے اور غریبوں کے مال میں حلال غالب ہوتا ہے۔ (سید عطاء المحسن بخاری)

جب نگاہوں کی زبان کھل جاتی ہے تو منہ کی زبان کی ضرورت نہیں رہتی۔ (ابوالکلام آزاد)

جس کے ہاں خیالات کی رعنائی ہو اس کے ہاں جذبات کا ہیجان و طغیان کم ہوتا ہے۔ (مولوی عبدالحق)

اخلاق کے تباہ و برباد ہونے کا سب سے بڑا سبب نوکری ہے (سعدی)

روٹی کی خیر منانے والے تعلیم یافتہ نوجوان میں ایک کمزوری ہوتی ہے جو اسے تلخ سچائی کے اظہار سے روکتی ہے۔ (منشی پریم چند)

جب تم خدا کا گھر چھوڑ دو گے تو عورتیں تمہارے گھر چھوڑ دیں گی (مولانا احتشام الحق تھانوی)

مرد بے حوصلہ کرتا ہے زمانے کا گلہ

بندۂ حُر کے لئے نشترِ تقدیر ہے نوش

نہیں ہنگامۂ پیکار کے لائق وہ جوری جو ہوا نالۂ مرغانِ سحر سے مدہوش

حضرت حسن بصری نے تین چیزوں سے سختی سے منع فرمایا ہے

● - امراء کے دربار میں قدم نہ رکھنا چاہے شفقت کے طور پر ہی کیوں نہ ہو۔

● - کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھنا چاہے وہ رابعہ بصری ہو اور تم اسے قرآن مجید ہی کیوں نہ پڑھا رہے ہو۔ ● - اپنے کانوں کو راگ سننے کا عادی نہ بنانا چاہے تم بندگان خدا میں سے ہی کیوں نہ ہو۔

سفید لباس استعمال کرو اور اپنے مردوں کو بھی سفید کفن پہناؤ (نسائی)

حکیم لقمان کہتے ہیں:۔

● - جب نماز ادا کرو تو اس دوران دل کو قابو میں رکھو۔ ● - جماعت کے رفیق بنے رہو۔ ● - جب کسی کے گھر جاؤ تو اپنی آنکھ کو محفوظ رکھو۔ ● جب خلقت کے پاس آؤ تو زبان کی نگہداشت کرو۔ ● اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں فراموش نہ کرو۔ ● - موت کو نہ بھولو۔ ● - کسی کے حق میں نیکی کرو اسے بھول جاؤ۔

● - جو تم سے بدی کرے اسے فراموش کر دو

"ذاتی طور پر میں ایک مسئلہ کی خاطر جس کا تعلق اسلام اور ہند سے ہے۔ جیل جانے کو تیار ہوں۔ مجھ سے کیا پوچھتے ہو میری چارپائی کندھوں پہ اٹھاؤ اور اس طرف لے چلو جدھر مسلمان جا رہے ہیں۔ اگر گولی چلی تو میں ان کے ساتھ مروں گا" (علامہ اقبال جنوری ۱۹۳۸ء واقعۂ شہید گنج)

کاغذ اگر صاف ہی رہے تو اس کی کوئی قیمت نہیں۔ کورا ہے۔ جب تک اس پر سیاہی یا رنگین پنسلوں کے داغ نہ پڑیں۔ (خلیل جبران)

زبان کو عقل سے صرف تین باتیں معلوم کرنی چاہئیں۔
کس سے بولے۔ کب بولے اور کیا بولے

اس کلیے کا حق ادا کیا تو انسان ساری عمر سوچتا ہی رہ جائے اور کسی سے بھی بات نہ کرے پھر بھی اتنا تو ہونا چاہیے کہ ہر ایک سے نہ بولے۔ کبھی کبھی بولے اور سوچ سمجھ کر بولے۔ (محمد طفیل)

کوئی ایسی نعمت جس پر حسد نہیں کیا جاتا (عفو اور تواضع)

کوئی ایسی مصیبت جس میں اگر کوئی مبتلا ہو تو زمانہ اس کی ہمدردی نہیں کرتا (تکبر اور حسد)

(بزرجمہر)

جوش میں آنا آدھی زندگی اور بے دلی آدھی موت ہے۔

غلام، بادشاہوں کا عیب ہے۔

جو شخص سوال پوچھنے میں تیز ہو وہ جواب دینے میں کمزور ہوتا ہے۔

روح آگ ہے اور جسم اس کی راکھ

بہترین انسان وہ ہے کہ جب اس کی تعریف کی جائے تو وہ شرمندہ ہو اور جب اس کی برائی کی جائے تو وہ خاموش رہے (خلیل جبران)

نیکی کا صلہ جلد ملتا ہے نہ گناہ کی سزا (حدیث نبوی)

اسلام داڑھی میں نہیں۔ داڑھی اسلام میں ہے۔ (مولانا عبدالشکور دین پوری)

پبلشر کو انسانی خون کی ایسی چاٹ ہوتی ہے کہ بعض اوقات وہ اپنے عزیزوں اور دوستوں کی شہ رگ پر بھی دانت گاڑھ دیتا ہے۔ اور خون چوس کر اتنی دور پھینکتا ہے کہ راہگیروں کی اس پر نظر بھی نہیں پڑتی۔

جب شراب بولتی ہے تو ذہن سے حفظ مراتب کے خانے خالی ہونے لگتے ہیں۔ اور ذات و صفات کا تعلق واضح نہیں رہتا۔ بلکہ یوں کہیے کہ ذہنی معمل میں خیر و شر کی تحلیل کا عمل بند ہو جاتا ہے۔

جو لوگ عزیزوں کی محبت سے محروم اور دوستوں کے فریبوں سے دل برداشتہ ہو جاتے ہیں وہ اجنبیوں کے معمولی سے اخلاق اور سلوک کو غنیمت جاننے لگتے ہیں۔

گندے جسموں میں نیکی کا خیال بھی اندھیرے میں دھوئیں سے زیادہ نہیں ہوتا۔

("جہانِ دانش" از احسان دانش)

میں کبھی جوان تھا اور اب بوڑھا ہو گیا ہوں اور ابھی تک میں نے صحیح معنوں میں سچے اور نیک انسان کو کبھی تباہ حال نہیں دیکھا اور نہ اس کے بچوں کو روٹی کے ٹکڑوں کی خاطر بھیک مانگتے دیکھا ہے۔

(گولڈ سمتھ)

وفاق المدارس الاحرار پاکستان کے تحت قائم دینی ادارے

- مدرسہ ختم نبوت مسجد احرار (ربوہ) چناب نگر، ضلع جھنگ فون: (04524) 211523
- بخاری پبلک سکول، (ربوہ) چناب نگر، ضلع جھنگ
- بخاری مسجد- سرگودھا روڈ چنیوٹ ضلع جھنگ (زیر تعمیر)
- مدرسہ معمورہ: جامع مسجد ختم نبوت، دار بنی ہاشم، ملتان فون: (061) 511961
- مدرسہ معمورہ مسجد نور تغلق روڈ ملتان- ● مدرسہ محمودیہ مسجد المعمور ناگڑیاں، ضلع گجرات
- دارالعلوم ختم نبوت جامع مسجد چیچہ وطنی فون: (0445) 611657
- دارالعلوم ختم نبوت (جدید) مرکز احرار، مرکزی مسجد ختم نبوت، ہاؤسنگ سکیم چیچہ وطنی فون: (0445) 610955
- مدرستہ العلوم الاسلامیہ جامع مسجد گڑھا موڑ (وہاڑی) فون: (0693) 690013
- مدرسہ ختم نبوت، مسجد ختم نبوت نواں چوک، گڑھا موڑ ضلع وہاڑی
- مدرسہ ختم نبوت چک نمبر 88/W.B گڑھا موڑ ضلع وہاڑی
- مدرسہ معمورہ تعلیم القرآن چک نمبر 158 لنک 10-R جہانیاں ضلع خانیوال
- مدرسہ معمورہ موضع چیمنا، میلسی ضلع وہاڑی- ● مدرسہ احرار اسلام مصطفیٰ آباد، کرم پور ضلع وہاڑی
- مدرسہ ابوبکر صدیق جامع مسجد ابوبکر صدیق تلہ گنگ (ضلع چکوال)
- بستان زہرا برائے طالبات دار بنی ہاشم ملتان فون: (061) 511356
- مدرستہ البنات (برائے طالبات) گڑھا موڑ، ضلع وہاڑی
- مدرسہ معاویہ جھنگ روڈ، ٹوبہ ٹیک سنگھ ● مدرسہ ختم نبوت پتشتیاں ضلع بہاولنگر
- مدرسہ احرار اسلام مسجد سیدنا علی المرتضیٰ، چکڑالہ، ضلع میانوالی (زیر تعمیر)
- مدرسہ احرار اسلام چودھری چھوسے والا، کلروالی، ضلع مظفر گڑھ
- مدرسہ معمورہ مسجد معاویہ بستی مہر پور ضلع مظفر گڑھ-
- مدرسہ ختم نبوت مسجد ختم نبوت شہزاد کالونی صادق آباد (ضلع رحیم یار خان)
- مدرسہ ختم نبوت، مسجد بخاری، گل زیب کالونی وہاڑی روڈ ملتان (زیر تعمیر)
- جامعہ المعاذ بدھلہ روڈ، ملتان ● مدرسہ سیدنا فاروق اعظم پڈ کالی مال موضع صحابہ ٹوبہ روڈ جھنگ

پچیسویں سالانہ

رضی اللہ عنہ

مجلسِ ذکرِ حسین

بیاد

شہیدِ غیرت، قتیلِ سازش ابن سبا، مظلومِ کربلاء

سیدنا حسین ابنِ علی رضی اللہ عنہما

خصوصی خطاب

آل نبی اولادِ علی ابنِ امیر شریعت خطیبِ بنی ہاشم

سید عطاء المحسن بخاری

اور دیگر علماء و دانشور بارگاہِ حسینی میں ہدیہ عقیدت و محبت پیش کرتے ہوئے تاریخ و سیرت کی روشنی میں

تذکار و افکار حسین اور حقیقت حادثہ کربلاء بیان کریں گے

10 محرم الحرام ۱۴۲۰ھ بروز بدھ 1 بجے دن تا نمازِ عصر

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

مؤمنینِ اہل سنت کے لئے دعوت و ضیافت کا اہتمام ہو گا

مجلس محبانِ آل و اصحاب رسول ملتان